سلسلۂ نور المحبین

مسلمانوں کے لیے اللہ کی مراد کا رہنما

شیخ محمد عوض المنقوش
محمد عبد الصمد
ترجمہ: أسماء نکیش

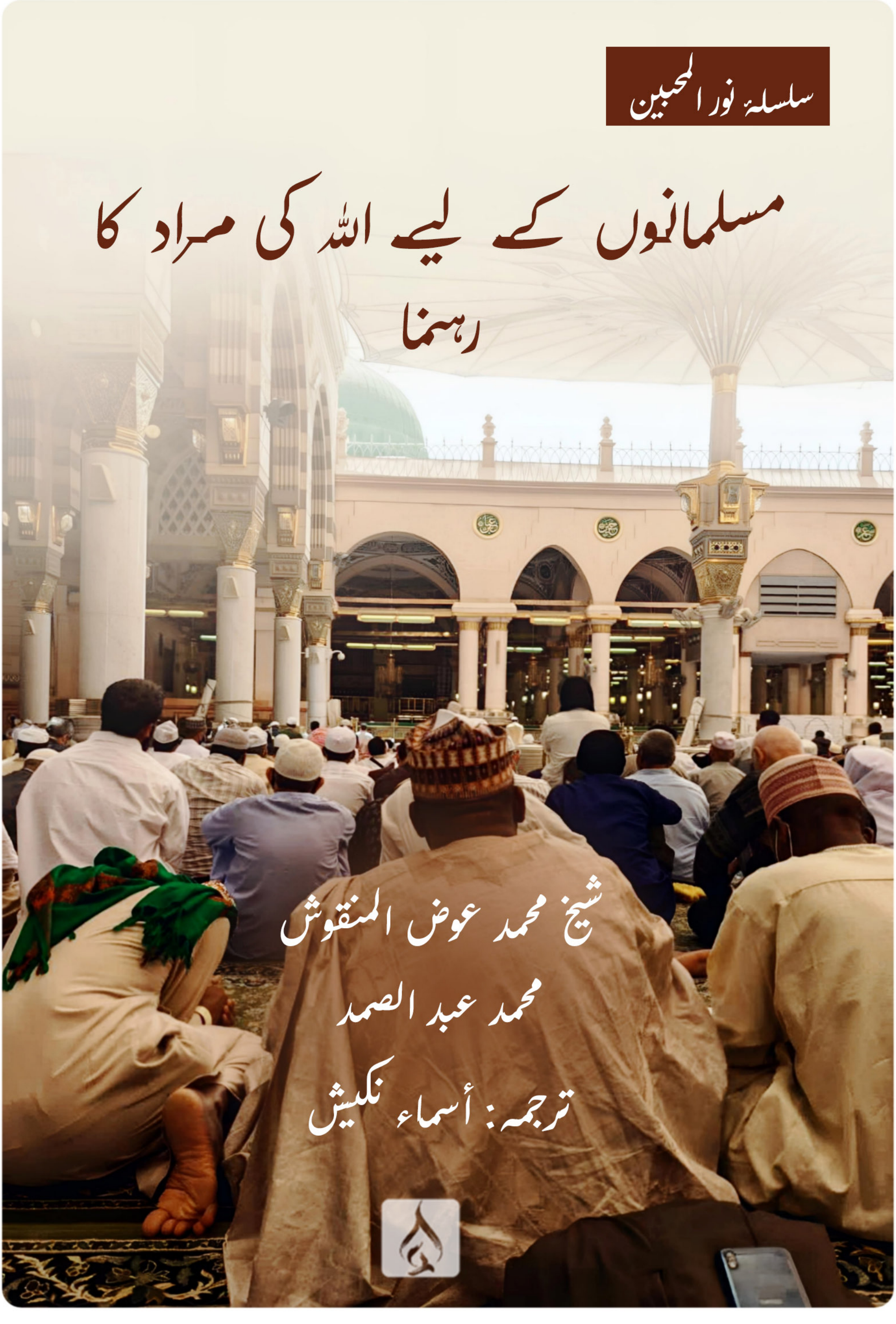

مسلمانوں کے لیے اللہ کی مراد کا رہنما

جائزہ

شیخ محمد عوض المنقوش

مصنف

محمد عبد الصمد

ترجمہ

أسماء نكيش

(سیکنڈ ایڈیشن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ! حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے آسانی فرمائیے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

حضرت رسول اللہ ﷺ کے اسماء میں سے ایک "اللہ کي مراد" بھی ہے... عارفین آپ ﷺ کے اس مبارک نام کی شرح میں بیان کرتے ہیں کہ کائنات کی تخلیق کا سبب اور سیدنا محمد ﷺ کے وجودِ مقدس کا تعلق اس حقیقت سے جڑا ہوا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"اگر آپ ﷺ نہ ہوتے، تو کائنات بھی نہ ہوتی"

پس اللہ کی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں کہ جن کے بغیر نہ ہم ہوتے اور نہ ہی یہ کائنات بھی ہوتے۔

مقدمہ

یہ کتاب حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بنیادی تعارف پیش کرنے کا مقصد رکھتی ہیں۔ یہ کتاب آپ ﷺ کے بارے میں مزید پڑھنے کا متبادل نہیں ہیں، لیکن یہ ان لوگوں کی مدد کرتی ہیں جو آپ ﷺ کی محبت تلاش کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ آپ ﷺ کے بارے میں مزید تحقیق شروع کریں، کیونکہ آپ ﷺ کی محبت آپ ﷺ کو پہچاننے سے شروع ہوتی ہے۔

یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ایک سادہ قدم ہیں جو آپ ﷺ کی معرفت حاصل کرنے کے لیے جستجو کر رہے ہیں، تاکہ وہ آپ ﷺ کو محبت سے جانیں۔ تو اس کتاب کو پڑھیں، اور آپ کا ارادہ ہو کہ آپ ﷺ سے محبت کریں تاکہ اللہ کی رضا حاصل ہو، اور اللہ آپ کو آپ ﷺ کی حقیقت سمجھنے میں مدد دے گا، آپ کے لیے اس کی معرفت کا دروازہ کھولے گا اور آپ کو آپ ﷺ کی محبت کی ہدایت دے گا۔ پھر آپ اس محبت کی برکت اور اللہ کی رضا کے ساتھ زیادہ قریب ہو جائیں گے۔۔۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

تعارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم...

وبعد،

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! جو کوئی بھی انسان یا مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو، وہ اپنی مصیبت میں میری مصیبت کو یاد کرے، کیونکہ میری وفات کے بعد میری امت میں کسی کو بھی ایسی مصیبت نہیں پہنچے گی جو میری مصیبت سے زیادہ شدید ہو۔"

آپ ﷺ نے اس حدیث کو اپنی وفات سے قبل کہا تھا، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو لگے کہ جو کچھ آپ نے جھیلا ہے وہ بہت بڑی، دردناک اور غمگین مصیبت ہے، تو تمہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو وفات دی تھی، تاکہ تم یہ جان سکو کہ یہ مصیبت کسی بھی دوسری چیز سے بڑی ہے جس کا سامنا کوئی شخص کر سکتا ہے۔ تو جو کچھ بھی تم اپنی زندگی میں سامنا کر رہے ہو، اس کے سامنے سکون اختیار کرو، کیونکہ اگر تم یہ حقیقت جان لو تو کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو تمہیں غمگین کرے۔

لیکن---

آجکل اسے محسوس کرنے کی کیا اہمیت ہے؟

آجکل بہت سے مسلمانوں یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اتباع اور محبت کے قابل ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں جو کام کیے۔ لیکن آپ ﷺ ایک انسان تھے ، اور اللہ نے آپ ﷺ کو دین اسلام مکمل کرنے کے بعد وفات دی۔ اس کے نتیجے میں، آپ ﷺ اب قبر میں موجود ہیں اور ہماری روزمرہ کی زندگی میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ ہمارے لیے فائدہ مند چیز وہ اعمال ہیں جن کا ہمیں شریعت نے حکم دیا ہے اور جنہیں حضرت رسول اکرم ﷺ نے ہم تک پہنچایا ہے، اور ہمیں ان میں بہترین طریقے سے ان کی پیروی کرنی چاہیے۔ لہذا، یہ لوگ اس بات کی اہمیت محسوس نہیں کرتے کہ ہمیں یہ شعور ہو کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہمارے موجودہ بھلائی اور نعمتوں میں آپ ﷺ کا کوئی کردار ہے۔

مسلمانوں کی ایک اور جماعت ایسی ہے جو بے شک نبی ﷺ کی تعظیم کرتی ہے اور برکت کی نیت سے آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر دعا کرتی ہے، لیکن یہ اس حد تک نہیں پہنچ پاتی کہ صرف آپ ﷺ کا قول: " اے لوگو! جو کوئی بھی انسان یا مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو۔۔۔" پڑھ کر ہی اپنی روزمرہ کی پریشانیوں کو بھول جائے۔۔۔

دونوں گروہ ایسا نہیں کہتے کہ وہ حضرت محمد ﷺ سے محبت نہیں کرتے (اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے)، لیکن دونوں گروہ اگرچہ اعتقاد کی سطح مختلف ہے، پھر بھی وہ نبی ﷺ کے ساتھ تعلق مکمل نہیں ہے۔ اس تعلق میں

کچھ نہ کچھ کمی ہے، کیونکہ آپ ﷺ ہمیں وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو ہماری زندگی کی مشکلات سے نکلنے میں مدد دیتا ہے، مگر ہم اس عطا کو استعمال کرنے سے قاصر ہیں۔

یہ کمی آپ ﷺ کی محبت کے مفہوم میں کمی ہے، اور اس کی اصل میں دو وجوہات ہیں: پہلی یہ کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی حقیقت کو پوری طرح نہیں سمجھ پاتے، اور دوسری یہ کہ ہم اس حقیقت کو سمجھنے کے بعد بھی آپ ﷺ کی معرفت نہیں رکھتے۔ صحیح معرفت نہ ہونے کی وجہ سے محبت میں بھی کمی رہتی ہے۔

جب آپ کسی چیز کی حقیقت کو نہیں سمجھتے تو آپ اسے صحیح طرح سے جان نہیں سکتے، اور اس وقت آپ اس سے ویسی محبت بھی نہیں کر سکتے۔

رسول اللہ ﷺ کو سمجھنے کے لیے بنیادی حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ انسان ہیں، مگر دوسرے انسانوں سے مختلف ہیں۔ رسول ﷺ کی قدر و منزلت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ اللہ عزوجل، جو اپنی لامحدود قدرت سے جو چاہے تخلیق کر سکتا ہے، اس پر یہ ہرگز مشکل نہ تھا کہ ایسا رسول بھیجتا جو انسانی طاقت سے بڑھ کر صفات کا حامل ہو (آج کی زبان میں "سپر مین" کہا جاتا ہے)، کیونکہ اللہ کی قدرت بے حد ہے۔

ہماری عقلیں یہ تصور کر سکتی ہیں کہ اللہ کی عظمت کے مطابق ایسا رسول بھیجا جانا چاہیے جو کمال کی صفات سے آراستہ ہو، تاکہ وہ رسالت کی ذمہ داریاں سنبھال سکے اور اس کو پہنچا سکے۔ ان رسول کو انسانی شکل سے

بلند اور انسانوں کی طاقتوں سے بالاتر ہونا چاہیے تاکہ لوگ ان کے دعووں پر یقین کریں۔ لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا، اور آپ ﷺ کو انسانوں کی شکل میں بھیجا تاکہ لوگوں آپ ﷺ سے محبت کر سکیں، نہ کہ آپ ﷺ سے ڈریں یا آپ ﷺ کی پیروی میں دقت محسوس کریں، یا یہ سوچیں کہ آپ ﷺ ان سے مختلف ہیں۔ لیکن جب آپ ﷺ کو گہری معرفت سے جانیں گے، تو آپ یہ سمجھیں گے کہ حقیقت میں آپ ﷺ انسانوں سے بلند تر ہیں۔

لہذا، آپ ﷺ کی صورت اور اخلاق اللہ کی طرف سے ہمارے لئے رحمت ہیں۔ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو مکمل انسانی شکل میں بھیجا تاکہ ہم اللہ سے محبت کرنے کے لیے رسول ﷺ سے محبت کریں، اور اللہ کو جاننے کے لیے رسول ﷺ کو جانیں، اور اللہ کے قریب ہونے کے لیے آپ ﷺ کی پیروی کریں۔ یہ سمجھ کی کمی ہی ہے جو ہمیں یہ ادراک نہیں ہونے دیتی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہماری زندگی کی کسی بھی مصیبت سے زیادہ بڑی مصیبت ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق اس طرح رکھتے ہیں جیسے وہ بس باقی انسانوں کی طرح انسان ہیں، حالانکہ آپ ﷺ باقی تمام انسانوں سے مختلف ہیں۔

یہ حقیقت ہمیشہ ہماری نگاہوں کے سامنے ہونی چاہیے جب ہم آپ ﷺ کے کلام یا سیرت کو پڑھیں، یہ حقیقت ہی وہ عدسہ ہونا چاہیے جس سے ہم آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو دیکھیں۔ یہ حقیقت وہی بنیاد بننی چاہیے جس پر ہمارا ایمان قائم ہو، جب تک ہم نے اللہ کو رب، محمد ﷺ کو نبی اور رسول اور اسلام کو دین کے طور پر قبول کیا

ہے۔ ہمیں اس حقیقت کا احساس ہونا چاہیے کہ آپ ﷺ عام انسانوں کی طرح نہیں ہیں، جب ہم آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں یا آپ ﷺ کے اعمال پر بات کرتے ہیں۔ تمہیں اپنے عادی ذکرِ نبی ﷺ کو ہرگز اس بات کا سبب نہیں بنانا چاہیے کہ تم آپ ﷺ اور اپنے درمیان، یا آپﷺ اور دیگر عظیم یا تاریخ انسانی میں مؤثر شخصیات کے درمیان فرق کو بھول جاؤ۔

جب آپ ﷺ کے ساتھ معاملہ کریں تو ان کی حقیقت کو ہرگز نہ بھولیں۔ جب آپ ﷺ کی صفات، اخلاق، افعال، سوچ، عبادت، اور محبت کو یاد کریں گے کہ وہ انسانوں سے مختلف ہیں۔

کیا آپ کو اسکول میں وہ استاد یاد ہے جس کا آپ احترام کرتے تھے؟ وہ استاد جس کے اسباق، باتیں، ہنسی اور آپ کے ساتھ یا ساتھیوں کے ساتھ مختلف رویے آپ کے ذہن میں محفوظ ہیں، لیکن دیگر اساتذہ، جن کا آپ اتنا احترام نہیں کرتے تھے، آپ کو نہ ان کے نام اور نہ ان کے اسباق یاد ہیں ۔

اس حقیقت کو سمجھنا آپ کے لیے راستہ کھولے گا کہ آپ ﷺ کو ویسے پہچانیں جیسا کہ ان ﷺ کی پہچان ہونی چاہیے۔ وہ شخص جو آپ سے کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تو تمہاری طرح ہوں، میں تو تمہاری طرح کا انسان ہوں..."، ان جملوں کو غلط نہ سمجھیں کہ جیسے نبی ﷺ ہمارے جیسے ہی ہیں۔

یہ صرف ان ﷺ کا عاجزی ہے، اور اس میں زیادہ کچھ نہیں۔ ان ﷺ چاہتے ہیں کہ آپ اللہ کے سامنے اپنی بندگی کو سمجھیں، تکبر نہ کریں اور یہ نہ بھولیں کہ آپ زمین کے مٹی سے بنے ہیں۔ جب وہ ﷺ فرماتے ہیں کہ "میں تمہاری طرح کا بشر ہوں"، تو وہ ان لوگوں سے کہہ رہے ہیں جو ان ﷺ کا مقام جانتے ہیں اور جو بات کو اس کے صحیح مقام پر سمجھتے ہیں۔

یہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے ایک دعوت ہے کہ ان کی اخلاق اور صفات میں ان سے مشابہت اختیار کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ﷺ کا مقام نہیں جانتے، تو آپ الفاظ کو بس لکھا ہوا دیکھیں گے، بغیر یہ سمجھے کہ ان کا اصل مفہوم کیا ہے۔ لیکن جب آپ حضرت محمد ﷺ کا مقام پہچان لیں گے، تو آپ کو ان کے لیے عاجزی اور احترام سے جھکنا ہی ہوگا۔ اگر آپ اسلام کی نعمت اور اللہ پر ایمان کی قدر محسوس کرتے ہیں، تو آپ ہمارے آقا محمد ﷺ کا مقام بھی جان جائیں گے، کیونکہ ان ﷺ کے بغیر آپ مسلمان نہ ہوتے۔

یہ وہ حقیقت ہے جو انہیں بشری شکل میں تو ظاہر کرتی ہے لیکن اصل میں وہ ﷺ عام انسانوں کی طرح نہیں ہیں، وہ اللہ سبحانہ وتعالی اور آپ کے درمیان واسطہ ہیں۔ جب آپ اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے اپنے فہم کا معیار بناتے ہیں، تو آپ اپنی محبت میں پیدا ہونے والے پہلے خلل کو درست کرتے ہیں، اور تب آپ دوسرے خلل کو دور کرنا شروع کر سکتے ہیں، یعنی ان ﷺ کو صحیح معنوں میں پہچاننا۔

چاہے آپ ﷺ کی سیرت کو کتنا ہی پڑھیں، یا ان کی احادیث اور سنت کو کتنا ہی یاد کرلیں، اگر آپ ان ﷺ کی اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں جس کے لیے اللہ نے انہیں منتخب کیا، تو آپ کو اس محبت میں کوئی حقیقی فائدہ نہ ہوگا، آپ کی یہ معلومات محض خشک نصاب کی طرح بے روح بن جائیں گی۔

جب آپ ان ﷺ کی حقیقت کو سمجھ لیں گے، تو اللہ تعالیٰ کا فرمان، " اور (اے محمدﷺ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے " (الأنبياء: ١٠٧)۔ اس وقت آپ یہ سوال بھی باآسانی جواب دے سکیں گے کہ ہمیں اپنے نبی محمد ﷺ کو کیوں پہچاننا چاہیے؟

ہر کوئی نبی کریم ﷺ سے محبت کا انکار نہیں کرتا، لیکن نبی اکرم محمد ﷺ کو پہچاننا ہی وہ فرق پیدا کرتا ہے جو روایتی محبت اور ایک زندہ محبت کے درمیان ہے۔ یہ وہ محبت ہے جو ہر لمحہ تجدید پذیر ہوتی ہے، اور جب بھی آپ ﷺ کے بارے میں کچھ پڑھتے یا سنتے ہیں، تو ان ﷺ کا فضل، ان کی رحمت، ان کی عظمت اور یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ وہ ﷺ اس کائنات میں ہر خیر، خوشی، اور رحمت کا سرچشمہ ہیں۔

آپ اس بات کا ادراک کریں گے کہ وہ ﷺ ہی سچے خلیفہ ہیں، کہ ان ﷺ کی حقیقت کا ظہور کائنات کی تخلیق سے بھی پہلے تھا۔ اللہ نے تمام جہانوں کو ان ﷺ کے لیے تخلیق کیا تاکہ وہ اپنی مرضی سے ان میں تصرف کر سکیں۔ وہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ اللہ کی ان پر ہمیشہ رحمت اور برکت ہو۔

یہ معانی آپ کی زندگی کا حصہ نہیں بن سکیں گے اگر آپ ﷺ کی شناخت محض ان کے عمل کی پیروی اور روایتی محبت تک محدود رکھیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ محض اتباع کوئی بری بات ہے، بلکہ اعمال پر پابندی اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کی نیت سے ان پر عمل کرنا اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔ اللہ اعمال کو قبول کرتا ہے، چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہوں۔ مگر ہمارا کہنا یہ ہے کہ اللہ کا فضل بے پایاں ہے اور اس کی کوئی حد نہیں، تو پھر کیوں نہ ہم اس فضل میں اضافے کی جستجو کریں؟ کیوں نہ ہم اعلیٰ مقام کے طلب گار بنیں؟ کیوں نہ نبی کریم ﷺ کو اس وسیع رحمت الٰہی کے تناظر میں پہچانیں؟

جب آپ اس حقیقت کا ادراک کر لیں کہ نبی کریم ﷺ عام انسان نہیں ہیں، کہ وہ ﷺ ہمارے وجود کا سبب ہیں، اور کہ وہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں، ہماری اعمال ان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، وہ ﷺ ہماری نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ہماری خطاؤں کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اور یہ کہ وہ ﷺ ہر اس شخص کا سلام لوٹاتے ہیں جو ان پر سلام بھیجتا ہے، جب آپ ان تمام حقائق کو اپنے دل میں زندہ کریں گے، تب آپ ﷺ کو پہچاننے کا وہ طریقہ پائیں گے جو آپ کے لیے محبت کے مختلف دروازے کھول دے گا—ایک ایسی محبت جو معرفت پر مبنی ہو۔

تصور کریں کہ آپ کسی نام سے محبت کرتے ہیں مگر اس کے بارے میں کوئی تصویر، کوئی صفت، یا مکمل معلومات نہیں رکھتے۔ جب آپ کو کسی شخص سے دلچسپی ہوتی ہے، تو سب سے پہلے آپ اس کا سوشل میڈیا پروفائل دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اس کا نام، رہائش، شوق، پسندیدہ فلمیں، پڑھی گئی کتابیں، سفر کردہ ممالک، قریبی دوست، اور ازدواجی حیثیت جیسی معلومات حاصل کر سکیں۔ اور جتنا زیادہ آپ اس کے بارے میں جانتے ہیں، اتنا ہی آپ اس کے قریب محسوس کرتے ہیں۔ جب آپ اس سے بات کرتے ہیں تو اس کو بہتر سمجھنے لگتے ہیں، اور اس کے لیے آپ کی محبت بڑھتی جاتی ہے۔

پھر جب آپ کے دوست اس کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ اس کی صفات، اخلاق، اور خوبیوں کا ذکر کر سکتے ہیں۔ پس، معرفت محبت کا دروازہ کھولتی ہے، ایک ایسی محبت جو وسیع اور گہری ہو۔ اس لیے، محبت کے بغیر معرفت کا ہونا ممکن نہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ سے محبت کیوں کرنی چاہیے؟

بیشک اس محبت کے کئی اسباب ہیں، جیسا کہ آگے چل کر ہم وضاحت کریں گے، مگر یہاں میں وہی سوال آپ سے پوچھنا چاہوں گا جو میں نے خود سے پہلے پوچھا تھا: **آپ نبی کریم ﷺ سے محبت کیوں نہیں کرتے؟** کیا چیز ہے جو آپ کو ان سے محبت کرنے سے روکتی ہے؟ کیا آپ نے کبھی آزمایا کہ ان سے محبت کریں؟

اگر آپ ان کے لائے ہوئے پیغام پر ایمان رکھتے ہیں اور آپ کو ان ﷺ سے کسی قسم کی کوئی ناگواری محسوس نہیں ہوتی، یا آپ کو یہ نہیں لگتا کہ انہوں نے آپ کے ساتھ کوئی برا سلوک کیا ہے، تو پھر کیوں نہ ان ﷺ سے محبت کو آزمایا جائے؟

یہ محبت محض اس لیے نہ ہو کہ یہ ایک الٰہی حکم ہے اور اس کے بغیر آپ کا ایمان مکمل نہیں ہوتا، نہ اس لیے کہ یہ جنت میں داخلے اور ثواب کے لیے ضروری ہے، نہ صرف اس لیے کہ اس سے دنیا میں برکت ملتی ہے، نہ اس لیے کہ ان ﷺ نے اپنے پورے زندگی اس دین کو ہم تک پہنچانے کے لیے قربانیاں دیں، نہ اس لیے کہ آپ انہیں تاریخ کی عظیم شخصیات کی طرح دیکھتے ہیں جن کی باتیں آپ پڑھتے ہیں اور جن کی پیروی کرتے ہیں، اور نہ ہی اس لیے کہ آپ کے والدین نے آپ کو اس محبت کا درس دیا ہے۔

کیوں نہ ان ﷺ سے محبت کو ان کی ذات کی خاطر آزمایا جائے؟ ان سے محبت کریں کہ آپ نے ان کو جانا ہے، ان کی صفات، ان کی رحمت، ان کی محنت اور قربانیوں کو محسوس کیا ہے۔ ان سے محبت کریں کیونکہ آپ نے ان ﷺ کو دل سے پہچانا ہے۔

میں ہمیشہ یہ سوال کرتا ہوں کہ ہم نبی کریم ﷺ سے وہ محبت کیوں نہیں کرتے جو ہم موجودہ دور کے مشہور لوگوں سے کرتے ہیں، کیوں نہ ہم ان کی خبریں پڑھیں، ان کی حدیثیں سنیں، ان کے افعال کی تقلید کریں

اور ان کی زندگی کے ہر پہلو میں ان کی پیروی کریں جیسے ہم ان لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں جن سے ہم متاثر ہوتے ہیں؟

شاید اس کا سبب یہ ہو کہ ہم نے یہ سیکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں، اور اس لیے مردوں سے محبت زندہ لوگوں سے محبت کے بعد آتی ہے۔ لیکن جب آپ یہ جانیں گے کہ نبی ﷺ برزخی زندگی گزار رہے ہیں، آپ کے اعمال ان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، وہ ﷺ ہماری دعاؤں کو سنتے ہیں اور ہمارا سلام قبول کرتے ہیں، تو آپ ان سے محبت کرنے کا ایک مختلف طریقہ اپنا سکتے ہیں۔

جتنا آپ ان کے بارے میں زیادہ جانیں گے، اتنا ہی آپ کی محبت بڑھتی جائے گی۔ اور جب آپ کی محبت بڑھتی ہے تو آپ کی قربت بھی بڑھتی ہے، اور قربت آپ کو مزید جاننے کی خواہش دیتی ہے، تاکہ آپ کی محبت اور قربت میں مزید اضافہ ہو سکے۔ یہی سلسلہ جاری رہتا ہے، یہاں تک کہ آپ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ سے ملیں گے، اور وہ آپ کے لیے شفاعت کریں گے، آپ کو اپنی دستِ مبارک سے پانی پلائیں گے اور جنت کا دروازہ آپ کے لیے کھولیں گے۔

محبوبین و عارفین نے نبی ﷺ کو پہچاننے کے مختلف طریقے بیان کیے ہیں جن کی مدد سے آپ ان ﷺ کو بہتر طور پر جان سکتے ہیں، جن میں سے:

- **زیادہ سے زیادہ سیرت پڑھنا :** سیرت میں آپ کی زندگی کی تاریخیں، آپ کی خصوصیات جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں، آپ کی شمائل جو آپ کی صفات، اخلاق اور مختلف زندگی کے حالات کو ظاہر کرتی ہیں، شامل ہیں۔ اپنے لیے روزانہ کا تھوڑا سا وقت مخصوص کریں، تاکہ آپ نبی کریم ﷺ کی سیرت کا ایک یا دو صفحات پڑھیں۔
- **زیادہ سے زیادہ اس کی سنت پڑھنا:** یہ وہ مختلف احادیث ہیں جن کی علماء نے بڑی محنت سے حفاظت کی ہے اور انہیں بہت ساری سنن کی کتابوں میں جمع کیا ہے، جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابو داؤد، سنن ابن ماجہ، مسند امام احمد، موطأ امام مالک اور دیگر کتابیں۔ آپ ان کتابوں سے آغاز کر سکتے ہیں اور اپنے لیے نبی ﷺ کی حدیثوں کا روزانہ کا ورد مقرر کر سکتے ہیں، جیسے امام نووی کی کتاب ریاض الصالحین۔
- **زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنا :** نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا وہ دروازہ ہے جو آپ کے لیے بے شمار خیرات کا دروازہ کھولتا ہے، جس کی نہ کوئی حد ہے نہ کوئی آغاز۔ ہم اس کے فوائد کو بعد میں تفصیل سے بیان کریں گے، مگر اتنا کافی ہے کہ آپ درود شریف کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی عادت ڈالیں تاکہ آپ یہ احساس کر سکیں کہ ہر بار جب آپ درود بھیجتے ہیں، نبی ﷺ آپ پر سلام واپس بھیجتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ آپ پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

- **شعراء اور محبت کرنے والوں کے نبی ﷺ کی مدح پڑھنا اور سننا :** یہ مدائح وہ محبت ہیں جو اپنی بہترین معانی میں محبت کی عکاسی کرتی ہیں، اور ان کا کثرت سے سننا آپ کی روح میں ان معانی کو جذب کرنے میں مدد دیتا ہے، تاکہ آپ دل کی سچی محبت کے ساتھ ان میں گہرائی پیدا کر سکیں۔ کیونکہ معرفت کے لیے ایک دل کی ضرورت ہوتی ہے جو ان معانی کو محسوس کرے، اور وہ دل پھر ان معانی کو سچی محبت میں تبدیل کر دیتا ہے۔
- **مدینہ منورہ میں اگنے والی چیزوں سے برکت حاصل کرنا :** مدینہ منورہ وہ شہر ہے جسے نبی کریم ﷺ نے اپنی موجودگی سے شرف بخشا، اور آپ ﷺ کا سانس لینے والا ہوا بھی اس شہر میں برکت کا حامل ہے۔ جو بھی چیزیں آپ ﷺ کے ہاتھوں سے گزریں یا آپ ﷺ کے سانس کی تاثیر سے متاثر ہوئیں، ان میں برکت آتی ہے اور یہ برکت قیامت تک جاری رہتی ہے ان شاء اللہ۔ اس طرح، مدینہ کے پیدا کردہ کھانے اور پھلوں سے برکت حاصل کرنا ایک روحانی لطف اور فائدہ ہے۔

مندرجہ صفحات میں وہ تھوڑی سی معلومات شامل ہیں جو آپ کو نبی کریم ﷺ کے بارے میں جاننا چاہیے، وہ بنیادی باتیں جو آپ کو آپ ﷺ کی محبت میں اضافے کے لیے ضروری ہیں۔ یہ معلومات آپ کو اس بات کو سمجھنے میں مدد دیں گی کہ آپ ﷺ سے محبت کیوں ضروری ہے، اور یہ آپ کو مزید جاننے کی خواہش پیدا کرے

گی تاکہ آپ جان سکیں کہ دنیا کی ہر چیز اس غم کے مقابلے میں بہت معمولی ہے جو ہمیں آپ ﷺ کے انتقال کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے۔

ایک بار پھر، یہ صفحات آپ کو نبی کریم ﷺ کے بارے میں مزید جاننے کے لیے مکمل نہیں کر سکتیں، بلکہ یہ ایک کوشش ہے تاکہ آپ ﷺ کو جاننے کا دروازہ کھلے اور آپ محبت کی راہ پر گامزن ہوں۔ اس کے ذریعے آپ نبی ﷺ کی محبت کے مختلف طریقے دریافت کریں گے اور آپ اللہ تعالیٰ کی رضا اور قربت تک پہنچ سکیں گے، جو کہ دراصل نبی ﷺ کی محبت کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔

آئیے اس سفر کا آغاز اللہ کے بھروسے کے ساتھ کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے ﴾۔

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

فصل اول

آپ ﷺ کی محبت کا فرض، اور آپ ﷺ کی معرفت آپ ﷺ کی محبت کا راستہ ہے

جان لو کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت وہ مقام ہے جس میں متنافسین ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس پر محبت کرنے والے اپنی جانیں قربان کرتے ہیں۔ یہ دلوں کی قوت، روحوں کا غذاء، آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یہ وہ زندگی ہے جس سے محروم شخص مردہ سمجھا جاتا ہے، اور یہ وہ روشنی ہے جس کے بغیر انسان اندھیروں میں غرق ہوتا ہے۔ یہ ایمان، اعمال، حالات اور مقامات کی روح ہے۔

اگر آپ اس شخص سے محبت کرتے ہیں جو آپ کی مدد کرتا ہے، یا جو آپ کو کوئی انعام دیتا ہے، یا جو آپ سے نقصان کو روکتا ہے، یا آپ اس کی بہترین سیرت یا خوبصورت صورت سے محبت کرتے ہیں، تو نبی ﷺ کی محبت کا کیا حال ہو گا؟ وہ نبی جو اخلاق کے تمام محاسن اور عزت و احترام کا حامل ہے، اور جو ہمیں عظیم ترین بھلائیاں اور فضل عطا کرنے والے ہیں!

اللہ نے ہمیں دنیا و آخرت کی نعمتیں اور برکتیں رسول اللہ ﷺ کے ذریعے دی ہیں، اور اگر اللہ کے رسول ﷺ نہ ہوتے تو نہ ہم اللہ کو جان پاتے اور نہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا علم حاصل کر پاتے۔

اگر آپ نے ایمان اور اسلام کی نعمت اور اللہ کا فضل محسوس کیا ہے، تو آپ کو اس شخص سے محبت کرنی چاہیے جس نے آپ تک یہ خیر پہنچائی، اس کی باتوں، افعال، اخلاق، سیرت اور زندگی سے محبت کرنی چاہیے۔ اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا: "«تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک ایمان نہیں لا سکتا جب تک کہ میں اُسے اپنے والدین، بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔»"

محبت کی صحت کی علامات ہیں کہ: پہلی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی شدت سے خواہش کریں، آپ ﷺ کی باتوں کو سننے کی آرزو ہو، آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے، آپ ﷺ کے طریقے اور سیرت سے رہنمائی حاصل کرنے کی خواہش ہو، اور آپ ﷺ کی شریعت پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا﴾، یہاں اللہ تعالی نے نبی ﷺ کی پیروی کو اللہ کی محبت کا نشان قرار دیا اور نبی ﷺ کی اچھی پیروی پر اللہ کی محبت کا وعدہ کیا۔

محبت اور محبوبیت اسی اتباع کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں، اور یہ دونوں ایک ساتھ ضروری ہیں۔ صرف اللہ سے محبت کرنا کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اللہ آپ سے محبت کرے، اور اللہ آپ سے محبت نہیں کرے گا جب تک کہ آپ اس کے پیارے رسول ﷺ کی پیروی نہ کریں، ظاہری و باطنی طور پر، اس کی خبر کو سچ مانیں، اس کے حکموں کو مانیں، اس کی دعوت پر لبیک کہیں، اور اس کی محبت کو سب سے اہم رکھیں۔ آپ ﷺ کی

محبت میں اس قدر مخلص ہوں کہ آپ دوسرے لوگوں کی محبت اور ان کے احکام کو اس کی محبت اور حکم کے سامنے چھوڑ دیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری سنت کو زندہ کیا، اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو شخص دعویٰ کرتا ہے محبت کا، وہ اس کے شرعی احکام پر راضی ہو اور اس کی مرضی کے خلاف دل میں کوئی تنگی نہ محسوس کرے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے﴾، اس آیت سے واضح ہے کہ ایمان کا دعویٰ اس شخص کا نہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں پر دل میں تنگی محسوس کرے یا ان کے فیصلوں کو تسلیم نہ کرے۔

سیدی تاج الدین بن عطاء اللہ السکندری فرماتے ہیں: "اللہ نے ہمیں اس آیت میں بتاتی ہے کہ سچا ایمان صرف اسی کے لیے حاصل ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کو اپنی زندگی کے ہر پہلو میں تسلیم کرے، قولاً، فعلاً، اخذ و ترک میں، محبت اور نفرت میں بھی ہوتے ہیں۔"

نبی ﷺ کی محبت کی ایک اور علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے اخلاق کو اپنانا، جیسے سخاوت، ایثار، حلم، صبر، تواضع اور دیگر خوبیاں۔ جو شخص اپنی ذات پر اس کا احساں کرے گا، وہ ایمان کی مٹھاس کو چکھے گا، اور جو اس میں کامیاب ہوگا، وہ عبادات میں لذت پائے گا، دین کی مشقتوں کو برداشت کرے گا اور دنیا کی فانی عزتوں کو آخرت کے تقاضوں پر ترجیح دے گا۔

محبتِ رسول اللہ ﷺ کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ انسان کو مصیبتوں میں تسلی ملتی ہے۔ محبت کرنے والا اس محبت کی لذت میں اتنا محو ہو جاتا ہے کہ وہ دنیا کی مشکلات اور مصیبتوں کو بھول جاتا ہے، اور وہ جو تکالیف دوسروں کے لیے بڑی دکھ دیتی ہیں، وہ اُسے کم ہی محسوس ہوتی ہیں، گویا اس نے ایک نئی فطرت اختیار کر لی ہو جو مخلوق کی فطرت سے مختلف ہو۔ اس کی زندگی میں دنیا کے معاملات اور ان کی پریشانیاں اتنی اہم نہیں رہتیں، کیونکہ اس کا دل اللہ کی محبت میں مگن ہوتا ہے، اور وہ ہر چیز کو اللہ کی طرف سے اچھا اور بہترین دیکھتا ہے۔

محبتِ رسول ﷺ کی ایک اور علامت یہ ہے کہ انسان کثرت سے ان کا ذکر کرتا ہے، کیونکہ جو چیز انسان کو پسند آتی ہے، وہ اس کا بار بار ذکر کرتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر بھی ایک ایسی عبادت ہے جس کا ہر ذکر برکت اور قبولیت میں اضافہ کرتا ہے، اور خاص طور پر جب وہ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجا جائے تو اس کا اثر اور زیادہ بڑھتا ہے، اور یہ عمل ہر وقت اور ہر موقع پر کرنا چاہیئے۔

محبتِ رسول اللہ ﷺ کی ایک اور علامت یہ ہے کہ جب آپ اس کا ذکر کرتے ہیں، تو آپ کے اندر ایک خاص قسم کا ادب اور خشوع پیدا ہوتا ہے، اور جب بھی اس کا نام آتا ہے تو آپ کا دل نرم ہو جاتا ہے، جیسے آپ اس کے سامنے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح، جب وہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے تو ان کے دلوں میں خشیت اور غم پیدا ہو جاتا، اور وہ آنکھوں سے آنسو بہاتے۔ اسی طرح تابعین اور بعد کے لوگ بھی اس محبت میں غرق ہو کر ان کا ذکر کرتے تھے، اور یہ سب محبت، شوق اور احترام کی وجہ سے تھا۔

محبت کی ایک اور علامت یہ ہے کہ انسان کا دل اپنے محبوب سے ملاقات کے لئے بے قرار رہتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب اپنے نبی ﷺ سے محبت کرتے اور ان کے دیدار کا شوق رکھتے تھے تو ان کا دل بے چین ہو جاتا اور وہ ان کے قریب جانے کی کوشش کرتے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھنا، انہیں دیکھنا اور ان سے برکت حاصل کرنا پسند کرتے تھے۔

آج کے دور میں جب ہم رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے ان کے روضہ شریف پر نہیں جا سکتے، تو ہمیں ان کے ساتھ ملاقات کا موقع ان کے ارشادات اور احادیث کے ذریعے ملتا ہے۔ ہم ان کی باتوں کو پڑھ کر اور ان پر عمل کر کے ان سے قریب جا سکتے ہیں۔ ان کی احادیث کے مجالس میں شرکت اور ان پر درود بھیجنا بھی ہمارے دلوں کو سکون اور قربت فراہم کرتا ہے۔ اور جب آپ ان سے ملاقات کے لئے دل سے بے قرار ہوں،

تو اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی زیارت کا شرف دے سکتا ہے، یہاں تک کہ آپ خواب میں بھی ان کی زیارت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔

محبتِ رسول اللہ ﷺ کی ایک اور علامت یہ ہے کہ آپ قرآن مجید سے محبت رکھتے ہوں جو کہ اللہ کی کتاب ہے، جسے رسول اللہ ﷺ نے ہدایت کے طور پر پیش کیا اور جسے آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں مکمل طور پر اپنایا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی محبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کتنی سچی ہے، تو آپ کو اپنے دل میں قرآن سے محبت کا جائزہ لینا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ آپ قرآن کو سننے میں کتنی لذت محسوس کرتے ہیں، اور دیگر چیزوں کے سننے کے مقابلے میں آپ کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: «اقْرَأْ عَلَيَّ»، تو انہوں نے کہا: "آپ پر قرآن نازل ہوا ہے، پھر آپ مجھ سے کیوں پڑھوائیں؟"، تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: "میں چاہتا ہوں کہ قرآن میں سے کچھ آپ سے سنوں"، اور پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی۔ جب وہ اس آیت تک پہنچے: ﴿بھلا اس دن کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے احوال بتائے والے کو بلائیں گے اور تم کو ان لوگوں کا حال (بتانے کو) گواہ طلب کریں گے﴾، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «بس!» اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آہیں نکل آئیں اور آپ ﷺ رو پڑے۔

محبتِ رسول ﷺ کی ایک اور علامت یہ ہے کہ آپ کو اس کی سنت سے محبت ہو، اور آپ ﷺ کے ارشادات کو پڑھنے اور سننے میں خوشی ملے۔ جس کے دل میں ایمان کی لذت ہو، وہ ہر حدیثِ رسول ﷺ کو اپنے دل کی گہرائیوں سے محسوس کرتا ہے۔

اسی طرح، محبّتِ رسول ﷺ کی ایک اور علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی، اقوال، اعمال اور اخلاق سے محبت ہو، اور آپ ان کی سیرت کو مکمل طور پر اپنا کر ان کی پیروی کریں، سوائے ان مخصوص احکام کے جو صرف رسول اللہ ﷺ پر ہی نازل ہوئے ہیں۔

اگر آپ کسی انسان کو اس کی خوبصورت خصوصیات جیسے کرم، شجاعت، حلم، علم، تواضع، عبادت، زہد، عقل، ادب، حسن سلوک، یا ان کے اچھے اخلاق کی بنا پر پسند کرتے ہیں، تو یہ سوچیں کہ جب ان تمام کمالات کا مجموعہ ایک شخص میں آ جائے، تو وہ شخص کون ہو گا؟ وہ شخص تو ہمارے پیارے نبی ﷺ ہیں، جن میں تمام خوبیاں اور کمالات بدرجہ اتم موجود تھے۔

یہی وہ نقطہ آغاز ہے جہاں محبتِ رسول ﷺ کی ابتدا ہوتی ہے، آپ ﷺ کی محبت کو پہچاننا اور اس کی صفات کی وجہ سے اُسے پسند کرنا، اور پھر اس محبت کو اس قدر بلند کرنا کہ آپ ﷺ کو خود اس کی ذات کی محبت میں چاہیں، نہ کہ صرف کسی اور وجہ سے، بلکہ اللہ کی محبت کے تقاضے کے طور پر ہوتا ہے۔

محبتِ رسول ﷺ میں ارتقاء اس طرح ہوتا ہے کہ ابتدا میں آپ ﷺ کو اس وجہ سے پسند کریں کہ آپ جانتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ رحمتِ عالمین نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ فوراً ہمارے گناہوں پر ہمیں سزا دیتے، پھر آپ ﷺ کو اس وجہ سے پسند کریں کہ آپ ﷺ اللہ کے محبوب ہیں، کہ آپ ﷺ اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں، اور آخر کار آپ ﷺ کو صرف اور صرف اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کریں، اللہ کی رضا اور اس کی محبت کے لیے ہے۔

اے اللہ! ہمیں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی محبت عطا فرمائے، آپ ﷺ کی محبت پر دوام عطا فرمائے، آپ ﷺ کی محبت میں صدق نصیب فرمائے، آپ ﷺ کی محبت کی حالت میں موت دے، آپ ﷺ کی محبت کے ساتھ قیامت کے دن اٹھانا، آپ ﷺ کی محبت کے ساتھ حشر فرمائے، سوال کے وقت اپنی ملاقات میں آپ ﷺ کی محبت عطا فرمائے، اور ہمارے دلوں میں آپ ﷺ محبت پیدا فرمائے۔ آپ ﷺ اور ان کے آل پر درود و سلام بھیجئے۔

آیئے ہم اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں، آپ ﷺ کی سیرت کو پڑھتے ہیں، تاکہ آپ ﷺ کی زندگی کے اہم پہلوؤں کو سمجھ کر ہم اس محبت کو مزید گہرا اور سچا بنا سکیں۔

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

فصل دوم

آپ ﷺ کی ولادت اور نسب

اور آپ ﷺ کی معزز سیرت کا ایک حصہ ﷺ

آپ ﷺ کی سیرت کی کہانیاں آپ ﷺ کی ولادت سے شروع ہوتی ہیں، اور اسی لیے ہمیں آپ ﷺ کو ایک انسان کے طور پر سمجھنا زیادہ عام ہو جاتا ہے۔ لیکن ولادت سے پہلے آپ کو یہ جاننا ضروری ہے کہ جیسے کہ حدیثوں میں آیا ہے، آپ ﷺ نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ آپ ﷺ کی حقیقت یہ ہے کہ آپ کا نور سب سے پہلے تخلیق کیا گیا تھا، جیسا کہ آپ ﷺ نے حضرت جابر سے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: "سب سے پہلے جو چیز اللہ نے پیدا کی وہ تمہارے نبی کا نور ہے، اے جابر۔"

آپ ﷺ کا نور آپ کی ظاہری شکل سے پہلے تھا اور وہ کائنات کا اصل اور حقیقت ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنا ضروری ہے کہ آپ ﷺ کا نور سب سے پہلے تھا۔ یہ نور حضرت آدم سے آپ ﷺ کے والد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب تک پہنچا، اور یہ سلسلہ نسل در نسل چلا آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نور کو اس طرح سے محفوظ کیا کہ آپ کی نسل ہمیشہ پاکیزہ رہی، اور آپ ﷺ کا نسب سب سے زیادہ شریف اور طاہر رہا۔

یہ حقیقت دل میں محسوس کرنی چاہیے تاکہ آپ سمجھ سکیں کہ وہ ﷺ اللہ کی سب سے پاکیزہ مخلوق ہیں اور اللہ نے انہیں اپنی خاص نظر سے منتخب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی پیدائش سے قبل ان کی حفاظت کی اور ان کی زندگی کے تمام مراحل میں ان کی عنایت جاری رکھی۔ یہ حقیقت سمجھنا ضروری ہے تاکہ ہم جان سکیں کہ آپ ﷺ دوسرے انسانوں سے مختلف ہیں۔

اور جب آپ اس حقیقت کو سمجھتے ہیں تو آپ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیدائش میں ان کے والدین کے درمیان نہ کوئی بھائی تھا نہ کوئی بہن، کیونکہ اللہ نے آپ ﷺ کو اپنے نسب میں اس طرح مختص کیا کہ ان کے والدین کی نسل آپ ﷺ تک پہنچ کر ختم ہو گئی، تاکہ آپ ﷺ کا نسب اللہ کے مقرر کردہ عزت و شرف کا حامل ہو اور آپ ﷺ کے ذریعے نبوت کا مکمل ہونا یقینی ہو سکے۔

آپ ﷺ کا نسب شریف بڑے عظیم اور محترم آباؤ کی نسل سے ہے۔ آپ ﷺ وہ نبی عربی ہیں جو کہ بطحہ، ہاشمی اور قریشی نسب سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ بنی ہاشم کی منتخب اور منتخب نسل سے ہیں، جو عرب کے بہترین اور سب سے اعلیٰ خاندانوں میں شمار ہوتی ہے، اور یہ شرف آپ کے والدین کی طرف سے بھی ہے، اور اللہ کی نظر میں آپ ﷺ کی پیدائش اور آپ کا نسب سب سے افضل قرار پایا۔

آپ ﷺ کا مکمل نسب یوں ہے :سیدنا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (جن کا اصل نام شیبہ الحمد تھا) بن ہاشم (جن کا نام عمرو تھا) بن عبد مناف (جن کا نام المغیرہ تھا) بن قصی (جن کا نام زید تھا) بن کلاب (جن کا نام حکیم تھا) بن مرہ بن لوئی بن غالب بن فہر (جن کا نام "فہر" ان کے چہرے کی جمال کے حوالے سے رکھا گیا) بن قریش بن مالک بن النضر (جو کہ "نضارہ" کے لیے جانا جاتا ہے) بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ (جن کا نام عامر تھا) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدّ بن عدنان۔

عدنان کا نسب حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے، جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم عصر تھے۔

آپ ﷺ کے والد، سیدنا عبد اللہ، کی شادی سیدنا عبد المطلب نے آپ کی والدہ، سیدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ سے کی تھی۔ آپ کے والدین کا نسب "کلاب" پر ملتا ہے۔ اللہ نے سیدنا عبد اللہ کو آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل وفات دی۔

آپ ﷺ کا شریف ترین ولادت ربیع الاول کے مہینے کی بارہویں تاریخ کو صبح کے وقت ہوئی۔ آپ ﷺ کی والدہ نے آپ ﷺ کو اس وقت جنم دیا جب آپ ﷺ نے زمین پر ہاتھ رکھے اور سر آسمان کی طرف اٹھایا، اور آپ ﷺ کی ناف کا حصہ نہیں تھا (مختون تھے)، آپ ﷺ کی پیدائش ہر قسم کی گندگی اور آلائش سے پاک اور معزز تھی۔

آپ ﷺ کا نام والدہ آمنہ نے "محمد" رکھا تھا، یہ نام ایک خواب کی بنا پر رکھا تھا جو ان کو آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے نظر آیا تھا۔ اس خواب میں آمنہ کو بشارت دی گئی تھی کہ وہ عالموں کے سردار کی ماں بننے والی ہیں۔

آپ ﷺ کی پرورش سیدہ حلیمہ سعدیہ نے کی تھی، جنھوں نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاں پانچ سال کی عمر تک وقت گزارا، پھر ایک دن آپ ﷺ کا سینہ شق کیا گیا، جس کے بعد سیدہ حلیمہ نے آپ ﷺ کو واپس اپنی والدہ کے پاس بھیج دیا، کیونکہ وہ آپ ﷺ کی حفاظت کے لئے پریشان ہو گئیں تھیں۔

آپ ﷺ کی پیدائش کے چھٹے سال، آپ کی والدہ سیدہ آمنہ آپ ﷺ کو اپنے رشتہ داروں سے ملنے کے لیے مدینہ لے کر گئیں۔ آپ ﷺ وہاں ایک مہینہ مقیم رہے، لیکن واپسی کے دوران، آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال "الأبواء" نامی مقام پر، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے، ہوگیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی کفالت آپ کے دادا، حضرت عبد المطلب نے کی۔

آپ ﷺ کے دادا کی وفات کے بعد، آپ ﷺ کی کفالت آپ کے چچا ابو طالب نے کی۔ آپ ﷺ نے بچپن میں بکریاں چرائیں، اور یہ بھی مشہور ہے کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں آپ کے چچا کے گھر میں برکت آئی، یہاں تک کہ آپ کے چچا اس بات کا انتظار کرتے تھے کہ آپ واپس آئیں تاکہ کھانا اور زیادہ برکت کے ساتھ کھایا جا سکے۔

آپ ﷺ کے تیرہویں سال میں، آپ کے چچا ابو طالب آپ کو شام تجارت کے لیے لے گئے۔ بصری کے شہر پہنچ کر، بحیرہ راہب نے آپ ﷺ کو دیکھا اور ان میں نبی کی صفات دیکھ کر آپ ﷺ کو پہچان لیا۔ اس نے آپ کے چچا سے کہا کہ آپ ﷺ کو واپس لے جائیں کیونکہ اس وقت تک اللہ کی حفاظت کے سوا کوئی بھی ان کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد آپ واپس مدینہ آ گئے۔

چودہ سال کی عمر میں، قریش اور ہوازن کے درمیان جنگِ فجار ہوئی، جس میں ہوازن نے قریش پر فتح حاصل کی۔ اس دن آپ ﷺ نے اپنے قوم کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا۔ بعد میں قریش نے ہوازن پر فتح پائی۔

اس کے بعد قریش نے حلف الفضول کیا، جس کا مقصد مظلوموں کی مدد کرنا تھا، اور آپ ﷺ نے اس حلف میں بھی شریک ہو کر اس میں حصہ لیا۔

آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں اللہ کی حفاظت سے جوانی کے تمام فتنوں اور دنیاوی خواہشات سے بچ کر ایک بلند کردار دکھایا، اور آپ ﷺ صداقت، امانت اور حسن اخلاق میں مشہور تھے۔

پچیس سال کی عمر میں، آپ ﷺ نے سیدہ خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ تجارت کی۔ ان کے غلام میسرہ کے ساتھ آپ نے شام کا سفر کیا، جہاں نسطور راہب نے آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی۔ جب سیدہ خدیجہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے خود آپ ﷺ سے شادی کی، حالانکہ ان کی عمر اس وقت چالیس سال تھی۔

پھر آپ ﷺ کے تیس سال کی عمر میں، ایک شدید سیلاب کی وجہ سے کعبہ کی عمارت گر گئی، جس کے بعد قریش نے کعبہ کی تجدید کی۔ اس دوران آپ ﷺ نے حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر نصب کیا، جس کے بعد آپ ﷺ کو "امین" کے لقب سے نوازا گیا۔

آپ ﷺ کی عمر کے آٹھویں اور چونیتھیں سال میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خلوت پسند بنائی اور آپ ﷺ غار حرا میں خلوت اختیار کرنے لگے۔ یہاں آپ ﷺ کو ایسے علامات نظر آنا شروع ہوئیں جو آپ کے نبوت کے آغاز کی تیاری تھیں۔ آپ ﷺ روشنی دیکھتے، آوازیں سنتے اور درختوں اور پتھروں سے آپ پر سلام آتا۔

آپ ﷺ کی نبوت سے چھ مہینے پہلے، آپ ﷺ کو خواب میں وحی آنا شروع ہوئی، اور آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ بالکل واضح حقیقت بن کر سامنے آتے، جیسے صبح کی روشنی۔

جب آپ ﷺ کی عمر چالیس سال ہوئی، تو جبرائیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: "خوش ہو جاؤ، محمد ﷺ! میں جبرائیل ہوں اور تم اللہ کے رسول ہو اس امت کے لیے۔" پھر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: "پڑھو۔" آپ ﷺ نے کہا: "میں پڑھا نہیں سکتا۔" تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگا کر دبایا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو تھکاوٹ محسوس ہوئی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے دوبارہ کہا: "پڑھو۔" آپ ﷺ نے پھر کہا: "میں پڑھا نہیں سکتا۔" تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو تین مرتبہ گلے سے لگایا اور

پھر فرمایا: ﴿ (اے محمد ﷺ) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا۝ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۝ پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۝ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۝ اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا﴾

پھر جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پہاڑ سے نیچے اترنے کا کہا۔ جب آپ ﷺ نیچے آئے، تو جبرائیل علیہ السلام نے زمین پر پاؤں مارا، تو پانی کی ایک چشمہ پھوٹ نکلی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے وضو کیا اور آپ ﷺ کو بھی اسی طرح وضو کرنے کو کہا۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے پانی سے اپنے ہاتھوں کا چھڑکاؤ کیا اور آپ ﷺ کے چہرے پر بھی پانی چھڑک دیا، اور پھر دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام غائب ہو گئے۔

پھر آپ ﷺ مکہ واپس آئے اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جو کچھ ہوا تھا بتایا، تو انہوں نے آپ ﷺ کو تسلی دی اور آپ ﷺ کی صداقت پر ایمان لایا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا پہلی خاتون تھیں جنہوں نے آپ ﷺ پر ایمان لایا۔ پھر وہ آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جنہوں نے آپ ﷺ سے وہ سب کچھ سنا جو آپ ﷺ نے بیان کیا۔ ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ کی باتوں کی تصدیق کی اور کہا: "یہ وہی جبرائیل ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش میں زندہ ہوتا جب تمہارے قوم والے تمہیں نکال باہر کرتے۔" آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا وہ مجھے

نکال دیں گے؟" تو ورقہ بن نوفل نے جواب دیا: "جس طرح اس پیغام کے ساتھ کوئی بھی آیا تو اسے دشمنی کا سامنا کرنا پڑا۔"

پھر ابو بکر اور علی رضی اللہ عنہما نے اسلام قبول کیا۔

آپ ﷺ نے مکہ میں تیرہ سال گزارے اور لوگوں کو دین کی دعوت دی۔ شروع میں آپ ﷺ کی نماز بیت المقدس کی طرف تھی، مگر ہجرت کے بعد قبلہ کو کعبہ کی طرف موڑ دیا گیا۔

جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی، تو انہوں نے دارِ ارقم میں پناہ لی اور تین سال تک وہاں چھپ کر عبادت کی۔ پھر اللہ کے حکم سے آپ ﷺ کو دین کو ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا، تو آپ ﷺ نے علانیہ طور پر اسلام کی دعوت دینا شروع کر دی۔

اللہ نے قرآن نازل کیا اور ان لوگوں کو اس سے چیلنج کیا، لیکن وہ اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ جادو ہے، کچھ نے کہا کہ یہ کانوں میں بوجھ ہے، اور باوجود اس کے کہ وہ خود مانتے تھے کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے، پھر بھی انہوں نے انکار کیا اور اپنی شقاوت پر قائم رہے۔

جب اسلام کا پیغام پھیلنے لگا، تو قریش کے کافر آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے پاس گئے اور آپ ﷺ کی شکایت کی، کہ وہ ان کے معبودوں کو برا کہتے ہیں اور ان کے دین کی مذمت کرتے ہیں۔ یہ شکایت بار بار ہوئی اور ابو

طالب آپ ﷺ کی دفاع کرتے رہے۔ آخرکار قریش نے کہا کہ آپ ﷺ کو ہمارے حوالے کر دیں تاکہ ہم اسے قتل کر دیں، اور بدلے میں ہم آپ کو عمارة بن الولید دیں گے، جسے آپ ﷺ کی جگہ اپنانا چاہتے ہیں۔ ابو طالب نے کہا: "کیا آپ مجھے اپنے بیٹے کو دیں گے اور میرے بیٹے کو قتل کرنے دیں گے؟!" اور انہوں نے انکار کر دیا۔

پھر آپ ﷺ نے توحید کا پیغام پھیلانا شروع کر دیا۔ قریش نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ آپ ﷺ کو جادوگر کہہ دیا جائے۔ موسم کے دوران انہوں نے راستوں پر بیٹھ کر لوگوں کو آپ ﷺ سے بچنے کی نصیحت کی۔ تاہم، آپ ﷺ کا ذکر لوگوں میں پھیل گیا اور آپ ﷺ کے بارے میں ہر طرف بات ہونے لگی۔ اس کے بعد قریش نے آپ ﷺ کو اذیت دینا شروع کیا اور جو لوگ اسلام قبول کرتے، ان پر ظلم و تشدد کیا گیا۔

پھر قریش نے آپ ﷺ سے آیت کا مطالبہ کیا، تو آپ ﷺ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی معجزہ دکھایا۔ اس کے بعد جو لوگ ایمان لائے ان کا ایمان اور مضبوط ہو گیا، اور جو کافر تھے، ان کی سرکشی اور بڑھ گئی۔

جب قریش کا ایذا بڑھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیروکاروں کو پانچویں سال بعثت میں حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دی۔ اس ہجرت میں کئی صحابہ کرام شامل ہوئے جن میں حضرت عثمان بن عفان، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف، اور حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہم شامل تھے۔

پھر آپ ﷺ مکہ واپس آئے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ سنایا اور فرمایا: "مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔" حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی اور آپ کی تصدیق کی اور یوں اسلام قبول کرنے والی سب سے پہلی ہستی بنیں۔

پھر حضرت خدیجہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، تو آپ ﷺ نے ان کو بھی سارا واقعہ سنایا۔ ورقہ نے آپ ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا: "یہ وہی فرشتہ (شریعت) ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا وہ واقعی مجھے نکالیں گے؟" ورقہ نے کہا: "جو بھی اس پیغام کے ساتھ آیا، اسے دشمنی کا سامنا کرنا پڑا۔"

پھر حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ایمان لے آئے۔ آپ ﷺ نے مکہ میں تیرہ سال لوگوں کو دین کی دعوت دی۔ اس دوران آپ ﷺ نماز میں بیت المقدس کی طرف رخ کرتے تھے، پھر ہجرت کے بعد قبلہ کو کعبہ کی طرف تبدیل کر دیا گیا۔

جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی تو انھوں نے دارِ ارقم میں جمع ہونا شروع کر دیا اور وہاں تین سال چھپ کر عبادت کرتے رہے، پھر انہیں حکم دیا گیا کہ دین کو ظاہر کریں، چنانچہ آپ ﷺ نے کھل کر اسلام کی دعوت دینا شروع کی۔

اللہ نے قرآن نازل کیا اور انہیں ایک سورہ بنا کر لانے کا چیلنج دیا، مگر وہ نہ لا سکے۔ ان میں سے کچھ کہتے: "یہ جادو ہے" اور کچھ کے کان بند تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ مانتے تھے کہ یہ انسان کا کلام نہیں ہے، لیکن انہوں نے انکار کیا اور ان کی بدبختی غالب آ گئی۔

جب اسلام کا پیغام پھیلنا شروع ہوا تو کفارِ قریش رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب کے پاس گئے اور شکایت کی کہ محمد ﷺ ہمارے معبودوں کی بے حرمتی کرتے ہیں اور ہمارے دین کی مذمت کرتے ہیں۔ یہ شکایت بار بار کی جاتی رہی اور ابو طالب ان کی جانب سے دفاع کرتے رہے۔ آخر میں انہوں نے کہا: "ہمیں محمد ﷺ دے دو تاکہ ہم انہیں قتل کر دیں، اور اس کے بدلے میں عمارۃ بن ولید کو لے لو، ہم اس کو اپنا بیٹا بنا لیں گے۔" تو ابو طالب نے جواب دیا: "کیا میں تمہیں تمہارا بیٹا سنبھالنے کے لیے دوں اور اپنے بیٹے کو تمہارے حوالے کر دوں تاکہ تم اسے قتل کر دو؟" انہوں نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا۔

پس رسول اللہ ﷺ نے علانیہ توحید کا اعلان کرنا شروع کیا، تو قریش نے فیصلہ کیا کہ انہیں جادوگر کہیں۔ موسمِ حج میں قریش راستوں پر بیٹھ جاتے اور لوگوں کو آپ ﷺ سے ڈراتے تھے۔ اس طرح وہ تفرقے میں پڑ گئے، لیکن آپ ﷺ کا پیغام اور ذکر پھیلتا گیا۔ پھر انہوں نے آپ کو اذیتیں دینا شروع کر دیں اور جو لوگ اسلام قبول کرتے تھے انہیں بھی تکالیف پہنچاتے۔

انھوں نے آپ ﷺ سے کوئی نشانی مانگی، تو آپ ﷺ نے انھیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھایا۔ اس سے مومنوں کا ایمان بڑھ گیا اور کافروں کا طغیان مزید بڑھ گیا۔

جب قریش کا ظلم بڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے پانچویں سال میں اپنے پیروکاروں کو حبشہ ہجرت کی اجازت دی، تو کچھ لوگ وہاں ہجرت کر گئے، جن میں حضرت عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف اور جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہم شامل تھے۔

پھر چھٹے سال میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما ایمان لے آئے، جس سے اسلام کو قوت ملی۔

ساتویں سال میں قریش نے بنی ہاشم کا مقاطعہ کرنے کا عہد کیا تاکہ وہ رسول ﷺ کو ان کے حوالے کر دیں۔ اس عہد کو ایک دستاویز میں لکھ کر کعبہ میں لٹکا دیا۔

بنی ہاشم اور ان کے بھائی بنی عبدالمطلب، ابو طالب کے ساتھ شعبِ ابی طالب میں الگ تھلگ ہو گئے اور تقریباً تین سال وہاں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ ان پر سختی بہت بڑھ گئی اور ان کے بچوں کے بھوک سے رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو آگاہ کیا کہ دیمک نے اس دستاویز سے ظلم اور زیادتی کے الفاظ مٹا دیے ہیں اور صرف اللہ کا ذکر باقی رہ گیا ہے۔ نبی ﷺ نے انھیں یہ بات بتائی، تو انھوں نے وہ

دستاویز نکالی اور اسے اسی طرح پایا۔ پھر مطعم بن عدی اور چند لوگوں نے اس دستاویز کو ختم کرنے کی کوشش کی، اور وہ لوگ ہجرت کے نویں سال کے آخر میں شعب سے باہر آ گئے۔

بعثت کے دسویں سال میں رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو طالب کا انتقال ہو گیا، اور تین دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی وفات پا گئیں۔ ان دونوں کے انتقال سے آپ ﷺ کو شدید رنج ہوا، اور آپ ﷺ کو قریش کی طرف سے ایسے اذیتیں پہنچائی گئیں جو آپ کے چچا ابو طالب کی زندگی میں نہیں پہنچتی تھیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں ایک ماہ تک قیام فرمایا اور قبیلہ ثقیف کو اللہ کی طرف بلایا، لیکن انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت کو مسترد کر دیا اور واپسی پر اپنے اوباش نوجوانوں کو آپ ﷺ پر پتھر پھینکنے پر اکسایا۔ یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدم خون سے تر ہو گئے۔ آپ ﷺ واپس مکہ آئے اور مطعم بن عدی کی پناہ میں داخل ہوئے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک براق پر سوار کر کے راتوں رات سفر کروایا۔ وہاں آپ نے انبیاء کی جماعت کی امامت فرمائی، اور پھر آپ ﷺ کو آسمانوں پر لے جایا گیا یہاں تک کہ آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گئے، اور اسی شب میں نماز فرض کی گئی۔

جب آپ ﷺ واپس آئے اور اپنی قوم کو اس واقعے کے بارے میں بتایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی اور انہیں صدیق کا لقب ملا، جبکہ کافروں نے آپ ﷺ کو جھٹلایا اور آپ سے بیت المقدس کی صفات کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پہلے بیت المقدس کو دیکھا نہیں تھا، لیکن حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کے سامنے بیت المقدس کو پیش کیا، تو آپ نے انہیں اس کی تفصیل بتا دی جس سے وہ آپ ﷺ کو جھٹلا نہ سکے، لیکن انہوں نے پھر بھی ضد میں کفر پر اڑے رہے۔

بعثت کے گیارہویں سال آپ ﷺ نے حج کے موسم میں مختلف قبائل کو اسلام کی دعوت دینے کی بھرپور کوشش کی۔ اس دوران مدینہ سے تعلق رکھنے والے چھ افراد نے آپ ﷺ پر ایمان قبول کیا اور مدینہ واپس جا کر وہاں اسلام کو پھیلایا۔

پھر بعثت کے بارہویں سال میں رات کے وقت بارہ انصاری مرد عقبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے پہلی بیعتِ عقبہ کی۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا تاکہ انہیں قرآن اور دین کی تعلیم دیں۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر دو بڑے سرداروں، سعد بن معاذ (سردارِ اوس) اور سعد بن عبادہ (سردارِ خزرج)، نے اسلام قبول کیا، اور ان دونوں کے اسلام لانے سے ان کی قوموں میں بھی بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

بعثت کے تیرہویں سال میں مدینہ سے ستر انصاری مسلمان رسول اللہ ﷺ کے پاس عقبہ میں آئے اور آپ ﷺ سے دوسری بیعتِ عقبہ کی، اس وعدے پر کہ اگر آپ ﷺ ان کے پاس ہجرت کریں تو وہ آپ کا اسی طرح دفاع اور حفاظت کریں گے جس طرح اپنے آپ، اپنے خواتین اور بچوں کی کرتے ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے لیے بارہ نقیب مقرر کیے، جن میں سے نو خزرج اور تین اوس سے تھے، پھر وہ مدینہ واپس چلے گئے۔

تب نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا، تو وہ مدینہ ہجرت کر گئے۔ آپ ﷺ مکہ میں اللہ کی طرف سے ہجرت کی اجازت کا انتظار کرتے رہے، اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ منتظر رہے۔

قریش نے دار الندوہ میں جمع ہو کر نبی ﷺ کے بارے میں مشورہ کیا اور آپ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اللہ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے اس بات کی اطلاع دی اور مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

آپ ﷺ مدینہ کے عوالی علاقے میں پیر کے روز، ۱۲ ربیع الاول کو داخل ہوئے اور قبا میں چودہ دن قیام فرمایا اور وہاں مسجد قبا تعمیر کی۔ پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور اپنے دادا عبدالمطلب کے ننھیال بنی نجار میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر ایک ماہ قیام کیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی مسجد اور اپنے اہل کے لیے

رہائش گاہیں تعمیر کر لیں۔ اسی سال، جو ہجرت کا پہلا سال تھا، اذان کا طریقہ مشروع ہوا۔ اسی سال کے آخر میں یا دوسرے سال کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا: ﴿مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے﴾ (وہ یہ کہ) خدا پر اور اس کے رسولﷺ پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو﴾، تو جہاد کا حکم دیا گیا۔

دوسرے سال قبلہ کعبہ کی طرف تبدیل کر دیا گیا۔ اور اسی سال شعبان میں رمضان کے روزے فرض کیے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو بھی فرض کیا۔ دوسرے سال ہی غزوہ بدر پیش آیا، جو کہ یوم الفرقان (فرق کرنے کا دن) کہلاتا ہے، اس دن دو لشکر آپس میں ملے۔ اس موقع پر غنیمت کی تقسیم کے بارے میں سورة الأنفال نازل ہوئی۔ اسی سال یہودی قبیلہ بنو قینقاع نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا یہاں تک کہ وہ شکست کھا گئے۔

تیسرے سال غزوہ اُحد پیش آیا، جس میں اللہ تعالیٰ نے کئی صحابہ کرام کو شہادت کے شرف سے نوازا، جن میں سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

چوتھے سال رسول اللہ ﷺ بنی نضیر کے پاس گئے تاکہ ان سے ایک معاملے میں مدد حاصل کریں، اور جب آپ ﷺ ان کے قلعے کی دیوار کے سہارے بیٹھے تھے تو انہوں نے آپ ﷺ پر پتھر گرانے کا ارادہ کیا۔ حضرت جبرائیل

علیہ السلام نے آپ کو اس سازش کی اطلاع دی، تو آپ ﷺ وہاں سے یہ ظاہر کرتے ہوئے اٹھے جیسے واپس جا رہے ہیں، پھر آپ ﷺ فوج کے ساتھ ان کے پاس آئے اور انہیں شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اس واقعے پر سورۃ الحشر نازل ہوئی۔

اسی سال نماز قصر کی اجازت دی گئی، شراب کو حرام قرار دیا گیا، تیمم کی اجازت دی گئی، اور غزوہ ذات الرقاع میں خوف کی حالت میں نماز (صلاۃ الخوف) کا طریقہ مشروع ہوا۔

پانچویں سال غزوہ بنی المصطلق اور پھر غزوہ خندق (غزوہ احزاب) پیش آیا، جس میں مشرکین نے تقریباً ایک ماہ تک مدینہ والوں کا محاصرہ کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس طرح ہٹا دیا جیسا کہ اس نے فرمایا: ﴿تو ہم نے اُن پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل کئے) جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے﴾

غزوہ خندق کے دوران نبی کریم ﷺ کے کئی معجزات ظاہر ہوئے۔ ان میں سے ایک واقعہ اس چٹان کا ہے جو مسلمانوں کے سامنے اس وقت آئی جب وہ خندق کھود رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی کدال سے اس چٹان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اسی دوران حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی پیش آیا، جب انہوں نے نبی کریم ﷺ اور پانچ افراد کو تھوڑے سے کھانے کی دعوت دی، لیکن اس تھوڑے سے کھانے سے نبی کریم ﷺ نے خندق کے تمام فوجیوں، جو ایک ہزار سے زیادہ تھے، کو سیر کر دیا۔ بنو قریظہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ معاہدے میں

تھے، لیکن انہوں نے محاصرے کے دوران عہد توڑ دیا اور مشرکین کی مدد کی۔ جب اللہ نے احزاب کو شکست دی اور محاصرہ ختم ہوا تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے، ان کا محاصرہ کیا اور انہیں شکست دی۔

چھٹے سال رسول اللہ ﷺ عمرہ کی نیت سے نکلے، لیکن قریش نے انہیں بیت اللہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ اس موقع پر بیعتِ رضوان ہوئی اور صلح حدیبیہ طے پائی، جس میں دس سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا۔ معاہدے میں یہ شرط بھی تھی کہ جو مسلمان قریش کے پاس جائے گا، اسے واپس کر دیا جائے گا، اور یہ کہ قبیلہ بنی بکر قریش کے ساتھ اور قبیلہ خزاعہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوگا۔ مزید یہ کہ رسول اللہ ﷺ اگلے سال مکہ میں داخل ہو سکیں گے۔

ساتویں سال قریش کے کچھ سربرآوردہ افراد اسلام قبول کر چکے تھے، جن میں عمرو بن العاص اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔ اسی سال رسول اللہ ﷺ نے مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کو اسلام کی دعوت کے خطوط بھیجے۔ اسی سال نبی کریم ﷺ نے خیبر کا محاصرہ کیا اور سترہ دن بعد اسے فتح کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے عمرہ قضا کیا اور تین دن مکہ میں قیام فرمایا۔ اسی سال رسول اللہ ﷺ نے منبر بنوایا، جبکہ اس سے قبل آپ ﷺ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ نے منبر سے خطبہ دیا تو وہ تنا آپ ﷺ سے جدائی کے سبب رونے لگا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اسے تسلی دی اور اپنے سینے سے لگا لیا۔

آٹھویں سال غزوہ مؤتہ پیش آیا، جس میں حضرت جعفر بن ابو طالب، حضرت زید بن حارثہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ اور کچھ دیگر مسلمان شہید ہوئے۔

آٹھویں سال میں مکہ فتح ہوا، جب قریش نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ توڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے میں مکہ میں داخل ہو کر اسے فتح کیا۔ آپ ﷺ نے اہل مکہ کو معاف کر دیا اور فرمایا: "جاؤ، تم سب آزاد ہو"۔ اس فتح کے بعد لوگ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہونے لگے۔

پھر غزوہ حنین پیش آیا، جو کہ قبیلہ ہوازن کے ساتھ جنگ تھی۔ مسلمانوں کی ابتدا میں حالت خراب ہو گئی تھی، لیکن رسول اللہ ﷺ اور آپ کے چند صحابہ نے ثابت قدم رہ کر جنگ جاری رکھی، یہاں تک کہ اللہ نے ان کی مدد کی اور فتح نصیب ہوئی۔

نویں سال میں غزوہ تبوک ہوا اور یہ سال "سال وفود" کے نام سے جانا گیا کیونکہ اس سال مختلف قبائل نے مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔ اسی سال رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے ساتھ حج کرنے کا حکم دیا۔

دسویں سال میں رسول اللہ ﷺ کی حجۃ الوداع ہوئی، جس میں آپ ﷺ نے اپنے تمام بیویوں کے ساتھ حج کیا اور لوگوں سے الوداعی خطاب کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً اللہ نے تمہارے خون، مال اور عزت کو اسی طرح حرام

کر دیا ہے جیسے تمہاری اس دن کی حرمت ہے، اور جیسے اس مہینے اور اس شہر کی حرمت ہے۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں نے پہنچا دیا؟" لوگوں نے جواب دیا: "ہاں، آپ نے پہنچا دیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اللھم اشھد" (اللہ گواہ ہے)۔

پھر آپ ﷺ مدینہ واپس لوٹے اور وہاں دو مہینے قیام فرمایا۔ بعد ازاں آپ ﷺ کو بیماری کا آغاز ہوا جو صفر کے آخر میں شروع ہوئی۔ اس بیماری کے دوران آپ ﷺ نے ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا: "اللہ نے اپنے بندے کو دنیا کی متاع اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، ان دونوں میں سے انتخاب کرنے کا اختیار دیا، اور اس نے وہ چیز منتخب کی جو اللہ کے پاس ہے۔" اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہا: "یا رسول اللہ، ہم آپ کو اپنے والدین اور ماؤں سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہیں" کیونکہ انہیں سمجھ آ گیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے انتقال کی خبر دے رہے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور آپ ﷺ نماز کے لیے نہیں جا سکے، اس لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پیر کے دن، ۱۲ ربیع الاول کی صبح، جب مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں امام بن کر نماز پڑھا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے کی پردہ اٹھایا اور نماز کے دوران مسلمانوں کو صفوں میں کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ مسکرائے اور ہنسے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر پیچھے ہٹ گئے کہ نبی ﷺ نماز کے لیے آنا چاہتے

ہیں۔ لوگ خوش ہو گئے اور ان کی نماز میں کچھ خلل پڑنے والا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ نماز جاری رکھیں۔ پھر آپ ﷺ واپس اپنے کمرے میں گئے اور پردہ گرا دیا۔

اور رسول اللہ ﷺ اسی دن وفات پا گئے...

یہ آپ ﷺ کی سیرت کا ایک مختصر خلاصہ ہے، جو صرف اس کی مختصر جھلکیاں پیش کرتا ہے، لیکن یہ آپ کو اس بات کی مدد فراہم کرتا ہے کہ آپ مزید پڑھنا شروع کریں اور آپ ﷺ کی حقیقی زندگی کے بارے میں جانیں، نہ صرف بنیادی واقعات کا ذکر۔ ہر ایک واقعہ کے اندر تفصیلات، اسباق اور مواقع پوشیدہ ہیں جو آپ ﷺ کی شخصیت، فطرت اور اخلاقیات کو بے نقاب کرتی ہیں۔

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

فصل سوم

آپ ﷺ کی وصف اور وہ بلند اخلاق جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائے

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: "اللهم كما أحسنت خَلْقِي فحسّن خُلُقِي"... یعني: "اے اللہ! جیسے تُو نے میری ظاہری شکل و صورت کو اچھا بنایا ہے، ویسے ہی میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔"

یعنی آپ ﷺ سب سے بہترین مخلوق ہیں، نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ اخلاق کے لحاظ سے بھی ہیں۔ یہی وہ حقیقت ہے جس پر تم کو ایمان لانا چاہیے جب تم حضرت محمد ﷺ کے بارے میں سوچیں، کہ آپ ﷺ کی شکل و صورت اور آپ ﷺ کے اخلاق جو آپ ﷺ میں پائے جاتے ہیں، وہ انسانوں میں سب سے کامل ہیں، نہ شکل میں کوئی آپ ﷺ سے زیادہ حسین تھا اور نہ اخلاق میں ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت چہرے والے اور سب سے زیادہ چمکدار رنگت والے تھے، کسی بھی بیان کرنے والے نے آپ ﷺ کو بیان کرتے وقت آپ کے چہرے کو چاند کے کامل چاند کی رات سے مشابہت دی۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جب رسول اللہ ﷺ مدینہ کی کسی گلی سے گزرتے، تو لوگ خوشبو محسوس کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ اس راستے سے گزرے ہیں۔"

نبی ﷺ کی جسمانی اور اخلاقی صفات کے بارے میں سب سے جامع حدیث جو آئی ہے، وہ ہند بن ابی ہالہ کی حدیث ہے، جو آپ ﷺ کے مخصوص آداب، آپ کی صفات اور آپ کی شخصیت کو واضح کرتی ہے۔ اس حدیث کو یہاں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ہم آج آپ ﷺ کی جسمانی اور اخلاقی خصوصیات کا تصور بہتر طور پر کر سکیں۔

روایت ہے کہ حضرت الحسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "میں نے اپنے چچا ہند بن ابی ہالہ ،جو کہ بہت اچھے وصف کرنے والے تھے، سے رسول اللہ ﷺ کی حلیہ (صورت) کے بارے میں پوچھا، اور میں چاہتا تھا کہ وہ مجھے کچھ ایسا بتائیں جسے میں یاد رکھ سکوں اور اس پر عمل کر سکوں (کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو چکا تھا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابھی چھوٹے تھے، تو وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی صفات کو ذہن میں محفوظ کر لیں)" ۔ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ ایسے تھے کہ:

- آپ کی شخصیت عظمت و بزرگی سے بھرپور تھی۔ (یعنی آپ ﷺ کی موجودگی میں ایک خاص وقار اور ہیبت تھی، جیسے ہم آج کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی شخصیت میں ایک خاص جاذبیت تھی۔)
- آپ ﷺ کا چہرہ چاند کی مکمل رات کی طرح چمکتا تھا۔ (خاص طور پر جب آسمان صاف ہوتا تھا۔)

- آپ ﷺ کا قد درمیانہ تھا، نہ بہت بلند اور نہ بہت چھوٹا۔ (بلکہ آپ ﷺ کا قد ایک خوبصورت تناسب میں تھا، آپ ﷺ معمولی سے زیادہ قد والے تھے، لیکن آپ ﷺ کا قد اتنا بھی نہیں تھا کہ وہ جمال کی حد سے باہر ہوتا۔)
- آپ ﷺ کا سر بڑا تھا۔ (یعنی آپ ﷺ کے سر کی جسامت آپ ﷺ کے جسم کے تناسب سے بہت اچھی تھی۔)
- آپ ﷺ کے بال کچھ گھنے اور لہراتے ہوئے تھے ۔
- اگر آپ ﷺ کی عقیقہ (یعنی سر کے بال) تقسیم کی جاتی تو آپ ﷺ اسے تقسیم کرتے، اور اگر نہیں تو آپ ﷺ اسے جوں کا توں چھوڑ دیتے۔ (اس میں اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے سر کے بال کبھی تقسیم کیے گئے، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ ﷺ انہیں ویسے ہی چھوڑ دیتے۔)
- آپ ﷺ کے بالوں کا قدر آپ کے کانوں کی لو تک پہنچتا تھا جب آپ ﷺ نے اپنے بالوں کو بڑھا رکھا ہوتا۔
- آپ ﷺ کا رنگ صاف اور چمکدار تھا۔ (سفید مائل سرخی کے ساتھ)
- آپ ﷺ کی پیشانی وسیع اور واضح تھی۔ (جو طول و عرض دونوں میں پھیلتی تھی۔)
- آپ ﷺ کی بھنویں نرم اور خم دار تھیں۔

- اور ان کے بیچ ایک باریک رگ دکھائی دیتی تھی جو غصے کے وقت ابھرتی تھی۔
- آپ ﷺ کا ناک تھوڑا اوپر کی جانب اُٹھا ہوا تھا۔ (اور ناک کا درمیانی حصہ کچھ ہلکا خم دار تھا۔)
- آپ ﷺ کے ناک پر ایسا نور تھا کہ جو شخص بھی آپ ﷺ کو غور سے نہ دیکھے، وہ یہ سمجھتا کہ آپ ﷺ کی ناک بہت بلند تھا۔
- آپ ﷺ کی داڑھی گھنی اور عظیم تھی۔
- آپ ﷺ کے گالوں پر چمک تھی اور یہ اُبھری ہوئی نہیں تھے۔
- آپ ﷺ کے منہ کا حصہ وسیع تھا۔ (یعنی آپ ﷺ کا منہ تنگ نہیں تھا بلکہ آپ ﷺ کے چہرے کے دیگر اعضا کے مطابق متوازن تھا۔)
- آپ ﷺ کے دانت صاف اور باقاعدہ تھے۔ (آپ ﷺ کے دانتوں میں کوئی تنگی یا جڑاؤ نہیں تھا، بلکہ وہ صاف اور ایک دوسرے سے الگ تھے۔)
- آپ ﷺ کی سینے اور ناف کے درمیان کی لائن پر بال نرم اور کمزور تھے۔
- آپ ﷺ کی گردن ایسی نظر آتی تھی جیسے چاندی کی صفائی کے ساتھ بنی ہوئی کوئی حسین شکل تھی۔
- آپ ﷺ کی جسمانی ساخت متوازن تھی۔ (یعنی آپ ﷺ کے تمام جسمانی اعضاء ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ اور مکمل تھے، کسی بھی عضو میں تفاوت نہیں تھا۔)

- آپ ﷺ کا جسم مضبوط اور یکجا تھا۔ (نہ بہت پتلا تھا نہ بہت موٹا، بلکہ آپ ﷺ کے اعضاء آپس میں متوازن اور جسم بھرا ہوا تھا، آپ ﷺ کے اعضاء میں کوئی ڈھیلا پن نہیں تھا۔)
- آپ ﷺ کا پیٹ اور سینہ برابر تھے۔ (یعنی نہ آپ ﷺ کا پیٹ آپ ﷺ کے سینے سے نکلا ہوا تھا اور نہ سینہ پیٹ سے بڑھ کر تھا۔
- آپ ﷺ کا سینہ چوڑا تھا، اور آپ ﷺ کے کندھے ایک دوسرے سے دور تھے، آپ ﷺ کے جوڑ اور ہڈیاں مضبوط اور طاقتور تھیں۔
- آپ ﷺ کا جسم اتنا روشن تھا کہ جب آپ ﷺ لباس سے آزاد ہوتے تو آپ ﷺ کا جسم ایسے چمکتا جیسے سفید چاندی ہو۔
- آپ ﷺ کے سینے اور ناف کے درمیان ایک لائن میں بال تھے جو سیدھا اور برابر تھے۔
- آپ ﷺ کی چھاتی اور پیٹ کے علاوہ دیگر جسمانی حصوں پر بال نہیں تھے۔
- آپ ﷺ کے بازو، کندھے اور سینے کے اوپر بال تھے۔
- آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں مضبوط اور چوڑے تھے۔
- آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں میں موٹی ہڈیاں تھیں۔ (آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں مضبوط اور بڑے تھے، آپ ﷺ نہ کمزور تھے نہ بہت پتلے تھے۔)

- آپ ﷺ کے جسم کے اطراف سیدھے اور متوازن تھے۔ (یعنی آپ ﷺ کے جسم کے کنارے کسی بھی طرح کے خم یا سکڑاؤ سے آزاد تھے۔)

- آپ ﷺ کے قدموں کے تلوے زمین سے بالکل سیدھے اور بلند تھے۔ (جب آپ ﷺ زمین پر قدم رکھتے تو آپ ﷺ کے پاؤں کا درمیانی حصہ زمین سے دور ہوتا۔)

- آپ ﷺ کے قدم اتنے نرم اور ہموار تھے کہ پانی ان سے تیز گزر جاتا۔ (آپ ﷺ کے پاؤں صاف اور چمکدار تھے، ان میں کسی قسم کا خم یا ٹوٹ پھوٹ نہیں تھی۔)

- جب آپ ﷺ چلتے تو ایسا لگتا جیسے آپ ﷺ اپنا قدم زمین سے اُٹھا کر صاف کر کے رکھتے ہوں۔ (آپ ﷺ کے قدموں میں کوئی جھکاؤ نہیں ہوتا تھا اور آپ ﷺ کا چلنا پُراعتماد اور طاقتور تھا۔)

- آپ ﷺ کا چلنا ایسا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ اپنے قدموں کو لے کر سیدھے اور مستحکم قدم رکھتے تھے۔ (آپ ﷺ کے چلنے کی رفتار متوازن اور آرام دہ تھی)

- آپ ﷺ کی چال میں سکون اور وقار تھا۔ (آپ ﷺ کا چلنا نرم اور نرم تھا، ہر قدم کا خیال رکھتے ہوئے چلنا۔)

- آپ ﷺ کی قدموں کی چاپ وسیع تھی۔

- جب آپ ﷺ چلتے تو ایسا لگتا جیسے آپ ﷺ ایک بلند جگہ سے نیچے آ رہے ہوں۔ (یعنی آپ ﷺ کا چلنا بہت قدرتی تھا، آپ ﷺ اپنے قدموں کو تیز اور طاقتور رکھتے ہوئے چلتے تھے۔)

- جب آپ ﷺ مڑتے تو پورا جسم مڑتا تھا۔ (آپ ﷺ اپنی گردن کو مروڑ کر نہیں دیکھتے تھے، بلکہ پورے جسم کو موڑ کر دائیں یا بائیں طرف مڑتے تھے۔)

- آپ ﷺ عموماً اپنی نگاہیں نیچے رکھتے تھے۔ (جیسے کہ کوئی غمگین یا گہری سوچ میں غرق ہو۔)

- آپ ﷺ کی نظر زیادہ تر زمین پر ہوتی تھی۔ (اور جب آپ ﷺ آسمان کی طرف دیکھتے تو نظر کا رُخ زیادہ وقت زمین کی طرف ہوتا تھا۔)

- آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کو چلانے والے تھے۔ (یعنی ہمیشہ ان کے پیچھے چلتے اور ان کی دیکھ بھال کرتے تھے تاکہ ان کا تحفظ ہو، اور اپنے پیچھے فرشتوں کو جگہ دیتے تھے۔)

- آپ ﷺ ہمیشہ اپنی ملاقاتوں میں سب سے پہلے سلام کرتے تھے۔

حضرت الحسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے بول چال کا حال بتاؤ، تو انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ ہمیشہ:

- غمگین رہتے تھے۔ (آپ ﷺ کا غم دنیاوی امور کے لئے نہیں تھا بلکہ وہ دین اسلام کی حفاظت اور انسانوں کی فلاح کے لئے غمگین رہتے تھے۔)

- آپ ﷺ ہمیشہ غور و فکر میں رہتے، آپ ﷺ کو کبھی سکون نہیں تھا، آپ ﷺ بہت کم بات کرتے تھے اور جب کرتے تو صرف ضروری بات کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہمیشہ اللہ کا نام لے کر بات کا آغاز کرتے اور اختتام بھی اللہ کے ذکر پر کرتے تھے۔
- آپ ﷺ کی باتیں مختصر اور جامع ہوتیں۔ (اور یہ بہت زیادہ معانی کی حامل ہوتیں، جیسے کہ ہم آپ ﷺ کی حدیثوں میں دیکھیں گے۔
- آپ ﷺ کا کلام مکمل اور بے تکلف تھا، نہ کوئی فضول بات ہوتی اور نہ ہی کوئی کمی رہتی۔
- آپ ﷺ نہ ہی سخت مزاج تھے اور نہ ہی لوگوں کو ذلیل کرنے والے تھے۔
- آپ ﷺ اللہ کی ہر نعمت کو عظیم سمجھتے تھے، چاہے وہ کتنی ہی چھوٹی ہو۔
- آپ ﷺ کسی بھی چیز کی برائی نہیں کرتے تھے۔ (سب کچھ اللہ کی طرف سے آتا تھا اور وہ اچھا ہوتا تھا۔)
- البتہ آپ ﷺ کھانے پینے کی چیزوں کو نہ تو ذلیل کرتے اور نہ ہی ان کی تعریف کرتے تھے۔ (کیونکہ ان کی برائی کرنے سے اللہ کی نعمت کا انکار ہوتا ہے اور تعریف کرنے سے چٹ پٹی عادت کی طرف مائل ہونے کا خطرہ ہوتا تھا۔)

- دنیا اور اس کے معاملات آپ ﷺ کو غصہ نہیں دلاتے تھے، لیکن جب حق کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اور اس پر زیادتی کی جاتی، تو آپ ﷺ کا غصہ اس بات پر ہوتا اور آپ ﷺ حق کا دفاع کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے، لیکن آپ ﷺ کبھی اپنی ذات کے لیے غصہ نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اپنی ذات کا انتقام لیتے تھے۔
- رسول اللہ ﷺ جب اشارہ کرتے تو اپنی پوری ہتھیلی سے اشارہ کرتے، جب تعجب کرتے تو ہاتھ کو مڑاتے، اور جب بات کرتے تو اپنی دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملا کر یا دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے پیچھے رکھتے۔
- جب غصہ آتا تو آپ ﷺ اپنی نظر کو دوسری طرف پھیر لیتے اور جب خوش ہوتے تو آنکھوں کو جھکاتے، آپ ﷺ کی زیادہ تر ہنسی مسکراہٹ ہوتی تھی، جو کسی بادل کے چھٹنے جیسی ہوتی۔

حضرت الحسن رضي الله عنہ نے کہا: "میں نے یہ بات حضرت حسین بن علی رضي الله عنہ کو چھپائی، لیکن پھر جب انہیں بتایا تو انہوں نے پہلے ہی یہ سب باتیں مجھے بتا دیں، اور میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے طریقے، ان کے داخل ہونے اور باہر جانے، مجلس میں بیٹھنے اور شکل کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت الحسین رضي الله عنہ نے فرمایا: 'میں نے حضرت علی رضي الله عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کے بارے

میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا: 'رسول اللہ ﷺ اپنے داخلے کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے: ایک حصہ اللہ کے لیے عبادت اور ذکر کے لیے، ایک حصہ اپنے اہل کے لیے اور ایک حصہ اپنے لیے تھے۔

پھر آپ ﷺ نے اپنا وقت لوگوں کے درمیان اس طرح تقسیم کیا کہ ایک حصہ خصوصی طور پر اپنے اہل و عیال کے لیے اور دوسرا حصہ عوام کے لیے تھا، اور آپ ﷺ اس میں سے کچھ بھی لوگوں سے نہیں چھپاتے تھے، بلکہ جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے آپ کو عطا ہوتا، وہ عوام کے لیے بھی کھلا ہوتا تھا۔

خصوصی لوگ وہ ہیں جو آپ ﷺ کے قریبی رشتہ دار اور ساتھی ہیں، جبکہ عوام وہ ہیں جو باقی لوگ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کبھی بھی لوگوں، چاہے وہ آپ کے خاص ہوں یا عام، کو دین یا دنیا میں فائدہ پہنچانے سے نہیں روکتے تھے، بلکہ آپ ﷺ ان کو ہر حالت میں ان کے مفاد میں پیش کرتے تھے۔

آپ ﷺ کی سیرت یہ تھی کہ آپ اپنے وقت کو امت کے درمیان اس طرح تقسیم کرتے کہ اہل فضل کو ان کے دین کے مطابق ترجیح دیتے تھے۔ آپ ﷺ ان کی ضروریات پر دھیان دیتے اور انہیں دین کے مطابق رہنمائی فراہم کرتے، کہتے: 'جو شخص کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مدد دے، اللہ اسے قیامت کے دن ثابت قدم رکھے گا۔' آپ ﷺ ہر وقت لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھتے، اور جو کوئی آپ ﷺ کے پاس آتا، اسے نہ صرف وہ

مطلوبہ چیز ملتی بلکہ آپ ﷺ اس سے کچھ زیادہ دیتے، اور وہ شخص آپ ﷺ سے سیکھ کر دوسروں کو بھی اچھے راستے کی طرف رہنمائی فراہم کرتا۔

حضرت الحسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: 'میں نے اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سے سوال کیا کہ آپ ﷺ کا مخرج (نکلنا) کس طرح ہوتا تھا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

- رسول اللہ ﷺ اپنی زبان کو اس وقت تک روک رکھتے جب تک کہ بات وہ نہ ہو جو انہیں ضروری یا اہم لگے۔ (یعنی وہ ﷺ صرف وہی بات کرتے جو ان کے دین یا دنیا کے لیے اہم ہوتی۔)
- آپ ﷺ لوگوں کو محبت دیتے، انہیں جڑتے اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے کی ترغیب دیتے، کبھی بھی کسی کو سختی یا تکلیف دہ بات سے دور نہیں کرتے۔
- آپ ﷺ ہر قوم کے بزرگوں کا احترام کرتے اور انہیں ان کے مقام کے مطابق عزت دیتے اور ان پر ذمہ داریوں کو تفویض کرتے۔
- آپ ﷺ لوگوں سے محتاط رہتے اور ان سے احتیاط کرتے تھے، لیکن ان کے ساتھ ہمیشہ نرم رویہ رکھتے، ان کے چہرے پر مسکراہٹ اور حسن سلوک کبھی بھی نہیں مٹتا تھا۔

- آپ ﷺ اپنے صحابہ کو باقاعدہ چیک کرتے اور ان کے حالات اور لوگوں کی فلاح و بہبود کے بارے میں سوال کرتے۔ (یہ عمل آپ ﷺ کی پوری امت کے لیے تھا تاکہ ان کے مسائل کو سمجھا جا سکے اور ان کی مدد کی جا سکے، نہ کہ تجسس کے لیے بلکہ اصلاح اور مشورے کے مقصد سے تھے)۔
- یہ وہ ہیں جو حسن کو بہتر بناتے ہیں، اسے طاقتور بناتے ہیں اور برے کو بگاڑتے ہیں اور اس کی کمزوری بڑھاتے ہیں۔ (آپ ﷺ کا سوال بے فائدہ یا مجلسوں کی باتوں کے لیے نہیں ہوتا تھا، بلکہ وہ اچھے عمل کو مضبوط کرنے اور برے عمل کو درست کرنے کے لیے ہوتا تھا۔)
- آپ ﷺ کا طریقہ معتدل تھا، کوئی تضاد نہیں تھا۔ (آپ ﷺ کی تمام باتیں متوازن اور سیدھی تھیں، آپ ﷺ کبھی کسی بات کا حکم ایک دن دیتے اور دوسرے دن اس کے خلاف کچھ نہیں کہتے۔)
- آپ ﷺ غفلت نہیں کرتے تھے کہ کہیں لوگ غفلت میں نہ پڑ جائیں یا ان میں سے کوئی کسی طرف مائل نہ ہو جائے۔ (آپ ﷺ ہمیشہ اپنی امت کی رہنمائی اور پیروی کرتے رہتے تھے تاکہ وہ بھول نہ جائیں یا سست نہ پڑ جائیں، ہمیشہ انہیں یاد دلا کر ان کی ہمت بڑھاتے تھے۔)
- ہر حالت کے لیے آپ ﷺ کے پاس مناسب تدابیر تھیں۔ (آپ ﷺ کے پاس ہر موقع اور حالت کے لیے وہ چیزیں تھیں جو اس حالت کے لیے مناسب ہوتی تھیں اور اس کے مفاد کے لیے ضروری تھیں۔)

- آپ ﷺ کبھی بھی حق سے کم نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اس سے تجاوز کرتے تھے۔ (آپ ﷺ ہمیشہ سیدھی راہ پر چلتے تھے۔)
- آپ ﷺ کے قریب وہ لوگ تھے جو سب سے بہتر تھے، ان میں سے جو سب سے زیادہ نصیحت کرنے والے تھے، اور جو سب سے زیادہ معاون اور مددگار تھے، ان کی عزت آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ تھی۔ (آپ ﷺ کے قریب ترین لوگ وہ تھے جو سب سے بہترین تھے اور سب سے زیادہ نفع دہ تھے، جو لوگوں کو مدد فراہم کرتے، ان کی تکالیف دور کرتے اور ان کی حاجات پوری کرتے تھے۔)

حضرت الحسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا مجلس میں بیٹھنے کا طریقہ کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا:

- آپ ﷺ اللہ کے ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے اور اٹھتے تھے۔ (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان کو ہر حالت میں اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا چاہیے۔)
- وہ مخصوص جگہ پر بیٹھنے کی عادت نہیں رکھتے تھے اور اس سے منع کرتے تھے۔ جب وہ کسی قوم کے پاس پہنچتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی، وہیں بیٹھتے اور اس کی ترغیب دیتے۔ (آپ ﷺ یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ کوئی اپنی جگہ مخصوص کرے اور دوسرے کو وہاں بیٹھنے سے روکے۔ آپ ﷺ جہاں بھی جگہ ملتی، وہیں بیٹھتے، تاکہ تکبر اور فخر سے بچا جا سکے۔)

- وہ اپنے تمام مجلس نشینوں کو ان کا حصہ دیتے تھے اور کبھی بھی کسی کو یہ نہ لگنے دیتے کہ وہ کسی دوسرے سے کم عزت و احترام رکھتے ہیں۔ (آپ ﷺ اپنے ہر ساتھی سے اتنی محبت و عزت سے پیش آتے تھے کہ کوئی بھی یہ نہیں سوچتا تھا کہ وہ کسی دوسرے سے کم عزت والا ہے۔)
- جو شخص آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھا یا کوئی ضرورت پیش کرتا، آپ ﷺ اس سے اتنی صبر کے ساتھ بات کرتے کہ وہ خود ہی جانے کا فیصلہ کرتا۔ (آپ ﷺ کبھی بھی اپنے ساتھی کو مایوس یا تنگ نہیں کرتے تھے، بلکہ آپ ﷺ اتنے تحمل اور حسن سلوک کے ساتھ اس سے بات کرتے کہ وہ خود ہی اٹھنے کا فیصلہ کرتا، یہ آپ ﷺ کی وسیع القلبی اور اچھے اخلاق کی نشانی ہے۔)
- جو شخص آپ ﷺ سے کوئی ضرورت طلب کرتا، آپ ﷺ اسے اس کے مطابق جواب دیتے یا اچھے انداز میں اس کی حاجت پوری کرنے کا وعدہ کرتے۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کبھی بھی کسی کی درخواست رد نہیں کرتے تھے، بلکہ ہمیشہ نرم اور نیک باتوں سے اس کی مدد کرتے تھے۔)
- لوگ آپ ﷺ کے اخلاق اور وسیع دل سے اتنے متاثر تھے کہ آپ ﷺ ان کے لیے ایک والد کی طرح تھے، اور وہ سب آپ ﷺ کے سامنے حق میں برابر تھے۔

- آپ ﷺ کا مجلس ایک ایسا مجلس تھا جہاں علم، حیاء، صبر اور امانت کا بول بالا تھا، وہاں آوازیں بلند نہیں کی جاتیں، نہ ہی کسی کی عیب جوئی یا غیبت کی جاتی۔ (آپ ﷺ کا مجلس ایک ایسا مقدس ماحول تھا جہاں کسی قسم کی بے ادبی، عیب لگانا یا کسی کو بیزتی کرنے کی اجازت نہیں تھی۔)
- وہاں کوئی بھی بات ایسی نہیں نکلتی تھی جو آپ ﷺ کے اصولوں کے خلاف ہوتی، نہ کسی کا زبان سے کوئی غلط لفظ نکلتا۔ (آپ ﷺ کا مجلس اتنا محفوظ اور محترم تھا کہ کوئی بھی وہاں غلطی کرنے سے بچا رہتا تھا۔)
- سب لوگ آپ ﷺ کی مجلس میں مساوی تھے، مگر ان میں سب سے بڑا وہ تھا جو سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا تھا۔ (آپ ﷺ کے مجلس میں سب لوگ ایک دوسرے کے برابر تھے اور کوئی بھی اپنے تقویٰ اور دین کی عبادت کے ذریعے اپنے آپ کو ممتاز کرتا تھا۔)
- وہ آپ ﷺ کی مجلس میں سب ایک دوسرے کا احترام کرتے، بڑے بزرگوں کو عزت دیتے، چھوٹوں پر رحم کرتے، ضرورت مند کی مدد کرتے اور غریبوں کا خیال رکھتے۔ (آپ ﷺ کی مجلس میں ہر شخص دوسرے کا خیال رکھتا تھا، اور جو شخص ضرورت مند ہوتا، آپ ﷺ اس کی مدد کرتے، اور غریبوں کو عزت دی جاتی تھی۔)

حضرت الحسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا سلوک کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا:

- رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خوش مزاج، نرم مزاج اور دوستانہ تھے، آپ ﷺ کا رویہ کبھی سخت یا غصے والا نہیں ہوتا تھا، نہ ہی آپ ﷺ اونچی آواز میں بولتے تھے۔ (یعنی آپ ﷺ کبھی بھی اپنی آواز بلند کرکے چلاتے نہیں تھے۔)
- آپ ﷺ کبھی بھی فحش زبان استعمال نہیں کرتے تھے۔ (یعنی آپ ﷺ کبھی بھی کوئی بدتمیزی یا گالی نہیں دیتے تھے۔)
- آپ ﷺ نہ کسی کی عیب جوئی کرتے تھے اور نہ کسی چیز کا مذاق اُڑاتے تھے۔ (یعنی آپ ﷺ کبھی بھی کسی کی برائی نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کسی چیز کو نیچا دکھاتے تھے۔)
- آپ ﷺ نہ حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرتے تھے اور نہ ہی بے جا مذاق کرتے تھے۔ (یعنی آپ ﷺ دنیاوی چیزوں کی تعریف میں مبالغہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی بہت زیادہ ہنسی مذاق کرتے تھے۔)
- آپ ﷺ ان باتوں اور افعال سے نظرانداز کرتے تھے جو آپ ﷺ پسند نہیں کرتے تھے۔ (یعنی آپ ﷺ ایسے الفاظ یا افعال پر دھیان نہیں دیتے تھے جو آپ ﷺ کو ناپسند ہوتے تھے، تاکہ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کو تکلیف نہ دیں۔)

- جو شخص آپ ﷺ سے کچھ طلب کرتا تھا، وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی اسے یہ محسوس ہوتا کہ اس کا مطالبہ پورا نہیں ہو سکتا۔ (یعنی آپ ﷺ کبھی بھی کسی کی مدد سے انکار نہیں کرتے تھے اور ہر شخص کو امید دلائی کہ وہ اس کی درخواست پر عمل کریں گے۔)
- آپ ﷺ نے اپنی زندگی سے تین چیزوں کو ترک کیا تھا: جھگڑا، بے فائدہ باتیں اور وہ چیزیں جو آپ ﷺ کے لیے یا امت کے لیے فائدہ مند نہیں تھیں۔ (یعنی آپ ﷺ نے ہمیشہ غیر ضروری بحثوں اور باتوں سے پرہیز کیا اور صرف وہی باتیں کیں جو دین اور امت کے فائدے میں تھیں۔)
- آپ ﷺ نے لوگوں کو تین چیزوں سے بچایا: آپ ﷺ کبھی بھی کسی کو برا نہیں کہتے تھے، نہ کسی کی عیب جوئی کرتے تھے، اور نہ ہی کسی کی خامیاں تلاش کرتے تھے، اور آپ ﷺ صرف وہ باتیں کرتے تھے جن سے آپ ﷺ کو ثواب کی امید ہو۔
- جب آپ ﷺ بات کرتے تو آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگ ادب سے خاموش ہو جاتے تھے، جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ (یعنی آپ ﷺ کی محفل میں بیٹھنے والوں پر آپ ﷺ کی عظمت اور احترام کا اتنا اثر ہوتا تھا کہ وہ آپ ﷺ کی باتوں کو بڑی توجہ اور خاموشی سے سنتے تھے۔)
- جب آپ ﷺ خاموش ہوتے، تو لوگ بات کرتے، اور وہ آپ ﷺ کے سامنے آپس میں گفتگو میں الجھتے نہیں تھے، بلکہ جو شخص بات کرتا، باقی سب خاموشی سے اس کی بات سنتے تھے جب تک وہ اپنی بات

ختم نہ کر لیتا۔ (یعنی آپ ﷺ کے آداب اور حسن سلوک نے لوگوں کو اتنا متاثر کیا کہ وہ آپ ﷺ کی موجودگی میں ایک دوسرے کی باتوں کو نہ روکتے، بلکہ توجہ سے سنتے تھے۔)

- آپ ﷺ کی محفل میں بات کرنے والے پہلے شخص کے بعد دیگر لوگوں کی باتوں کا بھی احترام کیا جاتا تھا۔ (یعنی جو شخص سب سے پہلے آکر بیٹھتا، اس کی باتیں پہلے سنی جاتیں، اور پھر دوسرے لوگوں کی باری آتی۔)
- آپ ﷺ ان ہی باتوں پر ہنستے تھے جن پر لوگ ہنستے تھے اور ان ہی چیزوں پر حیرت کا اظہار کرتے تھے جن پر لوگ تعجب کرتے تھے۔ (آپ ﷺ کی حسن معاشرت اور دوستوں کے ساتھ آپ کی محبت کا مظاہرہ تھا کہ آپ ﷺ ان کے ساتھ یکجہتی اور ہنسی مذاق کرتے تھے۔)
- آپ ﷺ غیر ملکیوں اور اجنبیوں کے ساتھ بھی تحمل اور صبر سے بات کرتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام ان لوگوں کو مجلس میں لے آتے تاکہ وہ آپ ﷺ سے استفادہ کر سکیں۔ (یعنی آپ ﷺ نہ صرف اپنے ماننے والوں، بلکہ غیر مسلمانوں یا اجنبیوں کے ساتھ بھی شفیق اور صابر رہتے تھے۔)
- آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم کسی کو کسی حاجت میں دیکھو، تو اس کی مدد کرو۔"، (یعنی آپ ﷺ لوگوں کو یہ سکھاتے تھے کہ دوسروں کی مدد کرنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔)

- آپ ﷺ صرف اُس شخص کی تعریف قبول کرتے تھے جو حقیقت میں آپ ﷺ کی عزت اور شان کے بارے میں مخلص ہوتا تھا، اور آپ ﷺ ظاہری مدح یا مبالغہ آمیز تعریف کو نہیں پسند کرتے تھے۔ (یعنی آپ ﷺ وہ تعریفیں نہیں قبول کرتے تھے جو صرف دکھاوا یا غیر حقیقی ہوتیں، اور آپ ﷺ کی تواضع یہ تھی کہ آپ ﷺ ہر طرح کی فضول تعریفوں سے بچتے تھے۔)
- آپ ﷺ کبھی بھی کسی کے ساتھ اس کا بات چیت نہیں ٹوٹنے دیتے تھے جب تک کہ وہ حد اعتدال نہ چھوڑ دیتا، اور پھر آپ ﷺ یا تو اس کی بات کو روک دیتے یا خود مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے۔ (آپ ﷺ کی شرافت یہ تھی کہ آپ ﷺ کسی کی بات ختم نہیں کرتے تھے جب تک کہ وہ حق کی حدود میں رہتا، لیکن اگر وہ حد سے آگے بڑھتا، تو آپ ﷺ اسے روک دیتے یا مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تاکہ وہ اپنی حد کو سمجھ سکے۔)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اور اخلاق تمہارے بہت (عالی) ہیں﴾، تو حضرت محمد ﷺ کی اخلاقی صفات ان کی ذات میں منفرد نہیں ہیں، بلکہ اگرچہ یہ صفات دوسری شخصیات میں بھی پائی جاتی ہیں، مگر آپ ﷺ ان صفات میں سب سے بلند و عظیم ہیں، یعنی وہ صفات جنہیں آپ ﷺ نے اپنے اعمال کے ساتھ مکمل طور پر مکمل کیا اور ان میں سب سے اعلیٰ درجہ حاصل کیا۔

صداقت، تواضع، سخاوت، بہادری اور دیگر خوبصورت اخلاق آپ ﷺ میں بہترین نمونہ کے طور پر نظر آتے ہیں جب وہ آپ ﷺ کے افعال کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ جب بھی کسی خاص اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں، تو وہ اخلاق آپ ﷺ کے ذریعے عظمت اور قبولیت حاصل کرتا ہے، کیونکہ اخلاق خود آپ ﷺ کی شان کے مطابق آراستہ ہوتے ہیں، نہ کہ آپ ﷺ ان اخلاقیات کے محتاج ہیں۔

اب آئیے، آپ ﷺ کے چند مزید اخلاقی اوصاف اور عمومی آداب پر نظر ڈالتے ہیں:

- رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ وقار والے، ادب میں سب سے عظیم، اور فخریہ کرامت والے تھے۔
- آپ ﷺ ہمیشہ قوم میں سب سے اہم بولنے والے ہیں اور اہل فضل کا احترام کرتے تھے۔
- آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام سے مشورہ کرتے تھے، حالانکہ آپ ﷺ کی عقل و دانش ان کے مقابلے میں بلند تھی۔
- آپ ﷺ اچھے ناموں کو پسند کرتے تھے اور برے ناموں کو ناپسند کرتے تھے۔
- آپ ﷺ خوشی کی علامتوں کو پسند کرتے تھے اور غمگینی یا بدگمانی کو ناپسند کرتے تھے، جیسے آپ ﷺ نے فرمایا: "نہ بیماری ہے، نہ نحوست، اور مجھے خوشگوار کلمات پسند ہیں۔"

- آپ ﷺ اپنے ہر کام میں دائیں طرف کو ترجیح دیتے تھے، یعنی دائیں ہاتھ سے کام کرنا، دائیں طرف سے شروع کرنا اور دائیں پاؤں سے چلنا۔

- رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کسی کو اپنی ہاتھ سے نہیں مارا سوائے جہاد کے، اور نہ ہی کبھی اپنے خادم کو ڈانٹا، اور نہ ہی کہا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ یا تم نے یہ کیوں نہیں چھوڑا؟ بلکہ آپ ﷺ فرماتے: "اگر اللہ کی مرضی ہوتی تو ایسا ہوتا۔"

- آپ ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ بہت حسن سلوک کرتے تھے اور ان کے درمیان رہائش اور مالی امداد میں انصاف کرتے تھے۔ آپ ﷺ محبت کے بارے میں کہتے: "اللّٰھمّ یہ میرا حصّہ ہے جو میں اپنی طاقت سے تقسیم کرتا ہوں، تو میرے دل کی حالت پر اعتراض نہ کر جو تیرے اختیار میں ہے۔"

- آپ ﷺ کبھی بھی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے تھے، بلکہ ہمیشہ معاف کر دیتے تھے۔

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

فصل چہارم

آپ ﷺ کے نام

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، احمد ہوں، اور میں الماحی ہوں، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دیتا ہے، اور میں الحاشر ہوں، جس پر لوگ میرے قدموں کے نیچے جمع ہوں گے، اور میں العاقب ہوں۔"

علماء نے آپ ﷺ کے ناموں میں وسعت پیدا کی ہے، یہاں تک کہ بعض نے آپ ﷺ کے ہزاروں نام ذکر کیے ہیں، اور یہ اس لیے کہ آپ ﷺ کی عظیم صفات قرآن اور حدیث میں جمع کی گئی ہیں۔

لہذا، آپ ﷺ کے ناموں کا ذکر کر کے ان پر عبادت کرنا، آپ ﷺ کو زیادہ جاننے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یہاں آپ ﷺ کے کچھ ناموں کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ امام محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "دلائل الخیرات وشوارق الأنوار" میں ذکر کیا گیا ہے، جو کہ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے حوالے سے ہوتاہے۔

اللهم صلّ وسلّم وبارك على من أشرف أسمائه:

محمد ﷺ، أحمد ﷺ، حامد ﷺ، محمود ﷺ، أحيد ﷺ، وحيد ﷺ، ماحٍ ﷺ، حاشرٌ ﷺ، عاقبُ ﷺ، طه ﷺ، يس ﷺ، طاهرٌ ﷺ، مطهرٌ ﷺ، طيبٌ ﷺ، سيدٌ ﷺ، رسولٌ ﷺ، نبيٌّ ﷺ، رسول الرحمة ﷺ، قيمٌ ﷺ، جامعٌ ﷺ، مُقتفٍ ﷺ، مُقفى

ﷺ، رسول الملاحم ﷺ، رسول الراحة ﷺ، كاملٌ ﷺ، اِكليل ﷺ، مُدّثرٌ ﷺ، مُزّمّلٌ ﷺ، عبد الله ﷺ، حبيبُ الله ﷺ، صفيّ الله ﷺ، نجّي الله ﷺ، كليمُ الله ﷺ، خاتمُ الأنبياء ﷺ، خاتمُ الرسل ﷺ، مُحْيٍ ﷺ، مُنجٍ ﷺ، مُذكرٌ ﷺ، ناصرٌ ﷺ، منصورٌ ﷺ، نبيّ الرحمة ﷺ، نبيّ التوبة ﷺ، حريصٌ عليكم ﷺ، معلومٌ ﷺ، شهيرٌ ﷺ، شاهدٌ ﷺ، شهيدٌ ﷺ، مشهودٌ ﷺ، بشيرٌ ﷺ، مبشرٌ ﷺ، نذيرٌ ﷺ، مُنذرٌ ﷺ، نورٌ ﷺ، سِراجٌ ﷺ، مِصباحٌ ﷺ، هُدىً ﷺ، مَهدّيٌ ﷺ، مُنيرٌ ﷺ، داعٍ ﷺ، مدعوٌّ ﷺ، مُجيبٌ ﷺ، مُجابٌ ﷺ، حفيٌّ ﷺ، عفوٌ ﷺ، وليٌّ ﷺ، حقٌ ﷺ، قويٌّ ﷺ، أمينٌ ﷺ، مأمونٌ ﷺ، كريمٌ ﷺ، مكرّمٌ ﷺ، مكينٌ ﷺ، متينٌ ﷺ، مُبينٌ ﷺ، مُؤمّلٌ ﷺ، وَصولٌ ﷺ، ذو قوّةٍ ﷺ، ذو حُرمةٍ ﷺ، ذو مكانةٍ ﷺ، ذو عِزٍّ ﷺ، ذو فضلٍ ﷺ، مُطاعٌ ﷺ، مُطيعٌ ﷺ، قدمُ صِدقٍ ﷺ، رحمةٌ ﷺ، بُشرى ﷺ، غوثٌ ﷺ، غيثٌ ﷺ، غياثٌ ﷺ، نعمة الله ﷺ، هديّة الله ﷺ، عُروةٌ وثقى ﷺ، صِراط الله ﷺ، صِراطٌ مستقيمٌ ﷺ، ذكرُ الله ﷺ، سيفُ الله ﷺ، حزبُ الله ﷺ، النجمُ الثاقب ﷺ، مُصطفىً ﷺ، مُجتبىً ﷺ، مُنتقى ﷺ، أُمّيٌ ﷺ، مُختارٌ ﷺ، أجيرٌ ﷺ، جبّارٌ ﷺ، أبو القاسِم ﷺ، أبو الطاهِر ﷺ، أبو الطيّبِ ﷺ، أبو إبراهيم ﷺ، مُشفّعٌ ﷺ، شفيعٌ ﷺ، صالحٌ ﷺ، مُصلحٌ ﷺ، مُهيمنٌ ﷺ، صادقٌ ﷺ، مُصدّقٌ ﷺ، سيدُ المُرسلين ﷺ، إمامُ المُتقيّن ﷺ، قائدُ الغرِّ المُحجّلين ﷺ، خليلُ الرحمن ﷺ، برٌّ ﷺ، مبرٌّ ﷺ، وجيهٌ ﷺ، نصيحٌ ﷺ، ناصحٌ ﷺ، وكيلٌ ﷺ، مُتوكّلٌ ﷺ، كفيلٌ ﷺ، شفيقٌ ﷺ، مُقيمُ السنّةِ ﷺ، مُقدّسٌ ﷺ، رُوحُ القدسِ ﷺ، رُوحُ الحقِّ ﷺ، رُوحُ القسطِ ﷺ، كافٍ ﷺ، مُكتفٍ ﷺ، بالغٌ ﷺ، مُبلّغٌ ﷺ، شافٍ ﷺ، واصلٌ ﷺ، موصولٌ ﷺ، سابقٌ ﷺ، هادٍ ﷺ، مُهدٍ ﷺ، مُقدّمٌ ﷺ، عزيزٌ ﷺ، فاضلٌ ﷺ، مُفضّلٌ ﷺ، فاتحٌ ﷺ، مِفتاحُ الرحمة ﷺ، مِفتاحُ الجنّةِ ﷺ، عَلَمُ الإيمانِ ﷺ، علمُ

اليقينِ ﷺ، دليلُ الخيراتِ ﷺ، مصحّحُ الحسناتِ ﷺ، مُقيلُ العثراتِ ﷺ، صَفوحٌ عن الزلّاتِ ﷺ، صاحبُ الشفاعةِ ﷺ، صاحبُ المقامِ ﷺ، صاحبُ القدمِ ﷺ، مخصوصٌ بالعزِّ ﷺ، مخصوصٌ بالمجدِ ﷺ، مخصوصٌ بالشرفِ ﷺ، صاحبُ الوسيلةِ ﷺ، صاحبُ السيفِ ﷺ، صاحبُ الفضيلةِ ﷺ، صاحبُ الإزارِ ﷺ، صاحبُ الحجّةِ ﷺ، صاحبُ السلطانِ ﷺ، صاحبُ الرِداءِ ﷺ، صاحبُ الدرجةِ الرفيعةِ ﷺ، صاحبُ التاجِ ﷺ، صاحبُ المغفرِ ﷺ، صاحبُ اللواءِ ﷺ، صاحبُ المِعراجِ ﷺ، صاحبُ القضيبِ ﷺ، صاحبُ البرُاقِ ﷺ، صاحبُ الخاتمِ ﷺ، صاحبُ العلامةِ ﷺ، صاحبُ البرهانِ ﷺ، صاحبُ البيانِ ﷺ، فصيحُ اللسانِ ﷺ، مُطهّرُ الجنَانِ ﷺ، رؤوفٌ ﷺ، رحيمٌ ﷺ، أذنُ خيرٍ ﷺ، صحيحُ الإسلامِ ﷺ، سيدُ الكونينِ ﷺ، عينُ النعيمِ ﷺ، عينُ الغرِّ ﷺ، سعدُ اللہ ﷺ، سعدُ الخلقِ ﷺ، خطيبُ الأمَمِ ﷺ، عَلَمُ الهدیٰ ﷺ، كاشفُ الكُرَبِ ﷺ، رافعُ الرُتبِ ﷺ، عِزُّ العربِ ﷺ، صاحبُ الفرجِ ﷺ۔

آپ ﷺ نے اپنی جمال سے تاریکی کو دور کیا، اپنے کمال سے بلند مقام تک پہنچا، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

فصل پنجم

آپ ﷺ کے بچے

آپ ﷺ کی بیٹیاں چار تھیں:

ا. **سیدہ زینب رضی اللہ عنہا :** یہ آپ ﷺ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ ﷺ کی ولادت کے تیس سال بعد پیدا ہوئیں۔ انہوں نے اسلام کو پایا اور ہجرت کی۔ ۸ ہجری میں اپنے شوہر اور ابن خالہ ابو العاص کے ساتھ وفات پا گئیں۔ وہ ہجرت سے قبل اپنے شوہر کے ساتھ مشرک تھیں، مگر بعد میں اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے شوہر کے ساتھ واپس کر دیا۔ ان سے علیؓ پیدا ہوئے جو بچپن میں وفات پا گئے، اور فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کی سواری پر تھے۔ ان سے امامۃ بھی پیدا ہوئیں، جنہیں آپ ﷺ نے فجر کی نماز کے دوران اپنے کاندھے پر اٹھایا، جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو انہیں نیچے رکھتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوبارہ اٹھا لیتے۔ حضرت علیؓ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت امامۃ سے نکاح کیا۔

٢. **سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا :** سیدہ رقیہ آپ ﷺ کی دوسری بیٹی تھیں۔ ان کی ولادت آپ ﷺ کے تیتس سال بعد ہوئی۔ ان کی شادی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی، اور وہ دونوں ہجرت کے دوران مدینہ آئے۔ سیدہ رقیہ بہت خوبصورت تھیں اور غزوہ بدر کے دوران ان کا انتقال ہو گیا۔

٣. **سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا :** سیدہ ام کلثوم سیدہ رقیہ کے بعد پیدا ہوئیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ان کی شادی کرائی۔ سیدہ ام کلثوم ۹ ہجری میں وفات پا گئیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے قبر کے پاس بیٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہائے۔

٤. **سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا :** ان کو فاطمہ کہا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ اور ان کی نسل کو قیامت کے دن آگ سے محفوظ رکھا۔ سیدہ فاطمہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہجرت کے دوسرے سال نکاح کیا، جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور وحی کے مطابق تھا۔ سیدہ فاطمہ کے اہل بیت میں سب سے زیادہ محبوب تھیں، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "فاطمہ میری جسم کا حصہ ہیں، جو ان کو ناراض کرے، وہ مجھے ناراض کرتا ہے۔" سیدہ فاطمہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے وصال کرنے والی اہل بیت تھیں، جیسا کہ آپ ﷺ نے ان سے اپنی وفات سے قبل فرمایا تھا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علیؓ کے ہاں تین بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں : **حضرت الحسن، حضرت الحسین، محسن** (جو بچپن میں وفات پا گئے)، **ام کلثوم اور زینب تھے۔**

آپ ﷺ کے تین بیٹے تھے:

۱. **حضرت القاسم رضی اللہ عنہ**: یہ آپ ﷺ کے سب سے پہلے بیٹے تھے، جو نبوت سے پہلے پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کی کنیت "ابو القاسم" ان کی وجہ سے پڑی۔ حضرت القاسم رضی اللہ عنہ نے اتنی مدت تک زندگی گزاری کہ وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے، اور کہا گیا ہے کہ وہ دو سال کی عمر تک زندہ رہے۔

۲. **حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ**: یہ بھی آپ ﷺ کے بیٹے تھے، جو بچپن میں ہی مکہ مکرمہ میں وفات پا گئے۔ بعض روایات کے مطابق ان کی وفات نبوت سے پہلے ہوئی، جبکہ بعض کے مطابق وہ نبوت کے بعد وفات پا گئے۔ ان کو "الطیب" اور "الطاہر" کے القاب سے یاد کیا جاتا تھا۔

۳. **حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ**: یہ آپ ﷺ کے آخری بیٹے تھے، جو ہجرت کے آٹھویں سال ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کو ان کی ولادت پر بے حد خوشی ہوئی اور آپ ﷺ نے ان کا نام "عبد اللہ" رکھا۔ آپ ﷺ نے ان کی پیدائش کے بعد ان کے بالوں کا وزن سونا یا چاندی کی صورت میں صدقہ کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اپنے بچوں پر رحم کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔" حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سات یا ستر دن کی عمر میں وفات پا گئے اور آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ جب حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی، تو آپ ﷺ نے

انہیں اپنی گود میں اُٹھایا، آنکھوں سے آنسو بہائے اور فرمایا: ''ہم تمہاری وفات پر غمگین ہیں، ہماری آنکھیں روتی ہیں اور دل غمگین ہے، لیکن ہم وہ نہیں کہیں گے جو اللہ کے غصے کا باعث بنے۔"

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

فصل ششم

آپ ﷺ کی بیویاں

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿پیغمبر مومنوں پر اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں﴾ ، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سے نکاح کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ان کا احترام کرنا فرض ہے، اور انہیں دیگر خواتین پر فضیلت دی گئی ہے۔

آپ ﷺ کی بیویاں:

سیدہ خديجة بنت خويلد رضي الله عنها

سیدہ عائشة بنت أبي بكر رضي الله عنهما

سیدہ حفصة بنت عمر رضي الله عنهما

سیدہ أم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنهما

سیدہ أم سلمة بنت أبي أمية رضي الله عنها

سیدہ سودة بنت زَمعة رضي الله عنها

سیدہ زینب بنت جحش رضي الله عنہا

سیدہ میمونۃ بنت الحارث رضي الله عنہا

سیدہ زینب بنت خُزیمۃ رضي الله عنہا

سیدہ جُویریۃ بنت الحارث رضي الله عنہا

سیدہ صفیۃ بنت حُیي رضي الله عنہا.

سیدہ ماریۃ قبطیہ، جو حضرت ابراہیم کی والدہ تھیں، آپ ﷺ کی باندی تھیں (ملک یمین)، جنہیں مصر کے حکمران مقوقس نے آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جب انہوں نے آپ ﷺ کے لئے حضرت ابراہیم کو جنم دیا، تو آپ ﷺ نے انہیں آزاد کیا اور ان سے نکاح فرمایا، اور اس طرح وہ - اگر یہ درست ہو - امہات المؤمنین (مومنوں کی مائیں) میں شامل ہوئیں۔

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارك وعلی آلہ

فصل ہفتم

قرآنِ کریم میں رسول اللہ ﷺ کا کچھ ذکر

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: ﴿ (اے محمد ﷺ) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بے شک کھول دیا) ۝ اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا ۝ جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی ۝ اور تمہارا ذکر بلند کیا ۝ ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے ۝ (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے ۝ تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو ۝ اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو﴾

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: میرا اور تمہارا رب فرماتا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے کہا: جب بھی میرا ذکر ہوگا تمہارا ذکر میرے ساتھ کیا جائے گا۔"

اس کا مطلب ہے کہ اللہ کا ذکر کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کے ذکر کے بغیر نہیں ہوتا، جیسے کہ شہادت میں کہا جاتا ہے" :**أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمد رسول الله**"۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے مقام کو بلند فرمایا ہے کہ اس کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی، جیسا کہ کئی آیات میں آیا ہے:

﴿جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بےشک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی﴾

﴿حالانکہ اگر یہ (دل سے) مومن ہوتے تو خدا اور اس کے پیغمبر خوش کرنے کے زیادہ مستحق ہیں﴾

﴿اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے﴾

﴿اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے﴾

﴿اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کا مقام آسمانوں میں فرشتوں کے درمیان ذکر کیا ہے کہ وہ ﷺ پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے بھی ان پر درود بھیجتے ہیں۔ پھر اس نے لوگوں کو بھی درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ جو ان پر درود بھیجتا ہے، وہ اللہ کے نزدیک مومن ہے۔

اور اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو﴾

یوں ایمان کو درود و سلام کے ساتھ جوڑا گیا ہے، اور ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام نہ بھیجا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو دی گئی عزت و تکریم بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿ (اے محمدﷺ) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۞ تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو۞ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا﴾

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کو دنیا و آخرت کی بے شمار کرامات اور عظیم درجات عطا کیے ہیں، جو ہر لحاظ سے دنیا کی بادشاہت سے عظیم تر ہیں۔ اگر ہم نے آپ پر یہ انعامات فرمائے ہیں، تو آپ ہماری عبادت میں مشغول رہیں اور لوگوں کی ایذا رسانیوں کی پروا نہ کریں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے "ہم نے آپ کو عطا کیا" کا ماضی کا صیغہ استعمال کیا، بجائے اس کے کہ کہا "ہم آپ کو عطا کریں گے"، تاکہ یہ ظاہر ہو کہ یہ عطا پہلے سے ہی ہو چکی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" **:میں نبی تھا جب کہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے"**۔ گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: "اے محمد، ہم نے تمہاری سعادت کی تمام وجوہات تمہارے اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی مقرر کر دی تھیں، تو بعد میں تمہاری اطاعت و عبادت کے

دوران ہمارا معاملہ کیسا ہوگا! ہم نے تمہیں یہ عظیم مرتبہ تمہاری عبادت کی وجہ سے نہیں دیا، بلکہ ہم نے تمہیں اپنی رحمت اور فضل کے سبب ساری مخلوقات میں منتخب کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿خدا نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے۔ جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں ﴾

اور فرمایا: ﴿وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے (محمدﷺ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔ اور اس ے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے﴾

اللہ نے ایمان والوں پر اپنے نبی ﷺ کے ذریعے عظیم احسان فرمایا ہے۔ اللہ کی طرف سے مؤمنوں پر اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے کہ اس نے حضرت محمد ﷺ کو ہدایت اور راستے کی طرف رہنمائی کے لیے بھیجا۔ ان ﷺ کے ذریعے اس امت کو ایسی عظیم نعمت ملی ہے، جو دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اور اسی کے ذریعے اللہ کا دین مکمل ہوا، جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اور (اے محمدﷺ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے﴾

رسول اللہ ﷺ کی نعمت اس میں ہے کہ آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رحمت کی زینت سے آراستہ کیا ہے، اور آپ ﷺ کی تمام صفات، شمائل، اقوال، اعمال اور پوری زندگی لوگوں کے لیے رحمت ہے۔ جس نے بھی آپ کی رحمت کے کسی پہلو کو پایا، وہ دنیا و آخرت میں ہر ناپسندیدہ چیز سے نجات پا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں سے تھے انہیں عذاب دیتا﴾

لہذا ہم اللہ کی رحمت میں ہیں، جب تک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں، خواہ وہ اپنی برزخی زندگی میں ہوں یا ہم ان کی پیروی میں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **"میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں"**

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۝ اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن﴾

رسول اللہ ﷺ وہ نور ہیں جو ہمارے لیے راستہ روشن کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے: ﴿بے شک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے﴾

یہاں کتاب سے مراد قرآن کریم ہے اور نور سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿نٓ۔ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اس کی قسم۝ کہ (اے محمدﷺ) تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو۝ اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے۝ اور اخلاق تمہارے بہت (عالی) ہیں﴾

جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا" :آپ ﷺ **کا اخلاق قرآن ہے۔"**

رسول اللہ ﷺ کے اقوال، اعمال اور ارادے قرآن کے عین مطابق ہیں۔ آپ ﷺ کا کلام قرآن کی وضاحت و تبیین ہیں، آپ ﷺ کی علمی بصیرت قرآن کے علوم سے معمور تھی، آپ کی خواہشات اور عمل قرآن کے مطابق تھے، آپ نے قرآن کی ممانعت سے ہمیشہ دوری اختیار کی، اور آپ ﷺ کی محبت اور نفرت، دلچسپی اور بے رغبتی سب قرآن کے تعلیمات کے مطابق تھیں۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ قرآن کے احکامات کی تعمیل میں سعی کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے۝ کہ تمہارے رفیق (محمدﷺ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں۝ اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں۝ یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے﴾

حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ پر قرآن کے علاوہ سنت بھی نازل کرتے تھے اور انہیں سنت کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث اللہ کی وحی ہے، اور مسلمان کے عقیدے کی تکمیل کے لیے اس کی اہمیت قرآن کریم سے کم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو﴾

اللہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادب سے پیش آنے کی تاکید کی ہے۔ قرآن کی کئی آیات میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ان سے بات کریں، ان سے اجازت طلب کریں، اور ان کی بات کو دھیان سے سنیں۔

یہ ہدایت صرف ان لوگوں کے لیے نہیں جو آپ ﷺ کے زمانے میں آپ کی صحبت میں تھے، بلکہ ہر دور کے مومنین کے لیے ہے۔ جب بھی ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور سنت کو سنتے ہیں، تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اعتراض اور بحث سے بچیں اور پورے احترام سے سنیں۔

اسی طرح جو لوگ آپ ﷺ کی برزخی زندگی کو سمجھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ ہماری اعمال آپ ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی کا ادب انہیں نہ صرف رسول اللہ ﷺ کے بارے میں، بلکہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے ساتھ بھی ادب کا پابند بناتا ہے۔

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

فصل ہشتم

رسول اللہ ﷺ کے اقوال

"مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں"

(حدیث شریف)

رسول اللہ ﷺ کو سمجھنے کے لیے ان کے اقوال کو جاننا ضروری ہے، کیونکہ آپ ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے، آپ کے اقوال وہ رہنمائی ہیں جو زندگی کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں اور ہمارے اعمال و اخلاق میں راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

لیکن ان اقوال کو محض ایک ذمہ داری کے طور پر مت سیکھیں، ان کو جاننے کا اصل مقصد رسول اللہ ﷺ کے قریب ہونا ہے۔ جیسے جیسے آپ ﷺ کے اقوال کو زیادہ جانتے جائیں گے، ان کے الفاظ، ان کی بلاغت اور ان کا اندازِ گفتگو آپ کے دل میں اترتا جائے گا۔

١. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ، ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو گی تو اسی کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے مانی جائے گی ، اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی

غرض سے ہجرت کی ہو گی تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لیے مانی جائے گی جس کے لیے اس نے ہجرت کی"

۲. آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بھی بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے ۔ وہ قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سن لو ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے ۔ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام چیزیں ہیں ۔ (پس ان سے بچو اور) سن لو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں بگڑا سارا بدن بگڑ گیا ۔ سن لو وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے ۔"

۳. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے ۔"

٤. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کر لے، اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کر لے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔"

٥. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "پاکیزگی نصف ایمان ہے، اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے، اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا آسمان و زمین کے درمیان (کی جگہ) کو بھر دیتا ہے۔ نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے، اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ سب لوگ صبح کو نکلتے ہیں، تو کوئی اپنی جان کو بیچتا ہے اور اسے آزاد کر لیتا ہے، یا اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔"

٦. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ کا خیال رکھو، تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب مانگو تو اللہ سے مانگو، اور جب مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔ اور جان لو کہ اگر ساری اُمت اس بات پر جمع ہو جائے کہ تمہیں کچھ نفع پہنچائے، تو وہ تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ اور اگر وہ اس بات پر جمع ہو جائے کہ تمہیں کچھ نقصان پہنچائے، تو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے اوپر لکھ دیا ہے۔ قلمیں اٹھا لی گئیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔"

۷. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مومن کے معاملے پر حیرت ہے! اس کے ہر کام میں بھلائی ہے، اور یہ کسی کے لیے نہیں مگر مومن کے لیے: اگر اسے خوشی ملے تو شکر کرتا ہے، تو یہ اس کے لیے بھلائی بن جاتی ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے، تو یہ بھی اس کے لیے بھلائی بن جاتی ہے۔"

۸. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور وہ اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے، کیونکہ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک پیدا کرتا ہے۔"

۹. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق کالقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے ، یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے ۔

۱۰. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو، اور برائی کے بعد نیکی کرو، وہ اسے مٹا دے گی، اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ "

۱۱. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور مرنے کے بعد کے لیے عمل کرے، اور ناتواں (بے وقوف) وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ سے (بغیر عمل کے) امیدیں باندھے۔"

۱۲. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اگر تم اللہ پر ایسا بھروسہ کرو جیسا کہ اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اسی طرح رزق دے گا جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔"

۱۳. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا، پھر ثابت قدم رہو۔"

١٤. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں ۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے ، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے ، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے ، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس

سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہو"

۱۵. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مومن مضبوط اور طاقتور، مومن کمزور سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے، اور ہر حال میں بھلا ہی ہے۔ تمہاری کوشش اس بات میں ہونی چاہیے جو تمہارے لیے فائدہ مند ہو، اور اللہ سے مدد لو اور کاہلی سے بچو۔ اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو یہ مت کہو کہ 'اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا' بلکہ یہ کہو: 'اللہ کی تقدیر تھی اور جو اللہ چاہتا وہی ہوا'، کیونکہ 'اگر' شیطان کے کام کو کھولنے والی بات ہے۔"

۱۶. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم پر سجدے کی کثرت لازم ہے، کیونکہ تم اللہ کے لیے جتنی بار سجدہ کرو گے، اللہ تمہیں اس کے بدلے ایک درجہ بلند کرے گا اور تمہارے ذریعے ایک گناہ مٹا دے گا۔ "

۱۷. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تمھیں نیکی کے کسی بھی عمل کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیے، چاہے یہ اتنا ہی ہو کہ اپنے بھائی کو خوش دلی کے ساتھ مسکراتا ہوا چہرہ دکھاؤ۔"

۱۸. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں ، ان میں سب سے افضل " لا إله إلا الله " کہنا ، اور سب سے کم تر راستے سے ہڈی ہٹانا ہے، اور حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔ "

۱۹. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "بیشک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا (اور اس کی سختی نہ چل سکے گی) پس (اس لیے) اپنے عمل میں پختگی اختیار کرو ۔ اور جہاں تک ممکن ہو میانہ روی برتو اور خوش ہو جاؤ (کہ اس طرز عمل سے تم کو دارین کے فوائد حاصل ہوں گے) اور صبح اور دوپہر اور شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو ۔"

۲۰. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف کی وجہ سے تباہ ہو گئیں ۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجا لاؤ جس حد تک تم میں طاقت ہو ۔"

۲۱. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اسلام میں کوئی اچھی سنت قائم کرے گا، اس کے لیے اس کا اجر ہوگا اور اس کے بعد جو بھی اس پر عمل کرے گا، اس کا بھی اجر ہوگا، بغیر اس کے کہ ان کے اجروں میں کچھ کمی ہو۔ اور جو شخص اسلام میں کوئی بری سنت قائم کرے گا، اس پر اس کا گناہ ہوگا اور اس کے بعد جو بھی اس پر عمل کرے گا، اس کا بھی گناہ ہوگا، بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔"

۲۲. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عبد کا قدم قیامت کے دن اس وقت تک نہیں ہلے گا جب تک اس سے اس کی عمر کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا کہ اس نے اسے کہاں گزارا، اور اس کے علم کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا کہ اس نے اس میں کیا عمل کیا، اور اس کے مال کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا کہ اس نے اسے کہاں اور کیسے استعمال کیا۔

۲۳.رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " منافق کی تین نشانیاں ہیں ، جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے ، جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے "

۲٤.حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا سبب بنے گا۔ اور بخیلی سے بچو، کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس بخیلی نے انہیں اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنے بھائیوں کا خون بہائیں اور اپنی عزتوں کو حلال سمجھیں۔"

۲۵.نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے (تکلیف پہنچنے سے) محفوظ رکھے اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے ۔"

۲٦.نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا "۔ اور دیگر روایت میں " جو لوگوں پر رحم نہیں کھاتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کھاتا ۔ "

۲۷.   رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے (کسی ظالم کے) سپرد کرے ۔ اور جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہو گا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت اور حاجت پوری کرے گا ۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے ، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا ۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا ۔''

۲۸.   آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : '' میں تمہاری طرح نہیں ہوں ، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے ''

۲۹. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : '' انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے''

۳۰. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے، نہ جھوٹ بولتا ہے، نہ اس کو ترک کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال، خون اور عزت حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے (اور آپ ﷺ نے اپنا سینہ کی طرف اشارہ کیا)، انسان کے لیے اتنا ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے۔ ''

۳۱. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اعلیٰ ہاتھ، نیچے ہاتھ سے بہتر ہے، اور جسے تم اپنے اہل و عیال کا خیال رکھتے ہو، اس سے شروع کرو۔ سب سے بہتر صدقہ وہ ہے جو آدمی اپنی خوشحالی میں سے دے، اور جو

شخص عفت اختیار کرے گا، اللہ اسے عفت دے گا، اور جو شخص خود کو بے نیاز رکھے گا، اللہ اسے غنی کر دے گا۔ "

۳۲. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور آخرت کے لیے عمل کرتا ہے، اور ناتواں وہ ہے جو اپنی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے اور اللہ سے محض آرزوئیں رکھتا ہے۔ "

۳۳. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں کو اپنے مال سے نہیں سمیٹ سکتے، لیکن تمہارے چہرے کی مسکراہٹ اور اچھے اخلاق سے وہ تمہارے ساتھ آ سکتے ہیں۔"

۳٤. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو مسافر یا راستہ چلنے والا ہو۔ اور اپنے آپ کو قبروں کے اہل میں شمار کرو۔ ".

۳۵. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "نیکی کے کام برے انجام سے بچاتے ہیں، اور پوشیدہ صدقہ رب کا غضب ٹالتا ہے، اور رشتہ داری کا تعلق عمر بڑھاتا ہے اور فقر سے بچاتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ لا حول ولا قوۃ إلا باللہ کہو، کیونکہ یہ جنت کے خزانے میں سے ایک خزانہ ہے، اور اس میں نوے نو بیماریوں کا علاج ہے، جن میں سب سے کم بیماری غم ہے۔ "

۳٦. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو اچھا کہے تو فائدہ اٹھائے، یا خاموش رہے تو محفوظ رہے۔ "

۳۷. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے۔"

۳۸. آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ: "روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ الگ الگ تھے ۔ پھر وہاں جن روحوں میں آپس میں پہچان تھی ان میں یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جو وہاں غیر تھیں یہاں بھی وہ خلاف رہتی ہیں "

۳۹. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا ۔ اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں ، دوسرے یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے ۔ تیسرے یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے ۔"

٤٠. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: 'کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے؟ آج میں انہیں اپنے سایے میں جگہ دوں گا، جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔'"

٤١. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ تم ایمان نہ لاؤ، اور تم ایمان نہیں لاؤ گے جب تک کہ تم ایک دوسرے

سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جسے اگر تم کرو تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے؟ تم آپس میں سلام کو عام کرو۔ "

٤٢. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ کو حرام کر دیا ہے۔"

٤٣. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے ۔"

٤٤. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں لے جاتا اور ایسی قوم لاتا جو گناہ کرتی، پھر وہ اللہ سے استغفار کرتی اور اللہ انہیں معاف کر دیتا۔"

٤٥. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " تم میں سے ہر شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ سے اچھی امید رکھتا ہوا "

٤٦. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دنیا میں بے رغبتی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے رغبتی اختیار کرو، لوگ تم سے محبت کریں گے۔ "

٤٧. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص صبح کے وقت اپنے آپ کو اپنے نفس یا قوم میں امن و سکون میں پائے، صحت مند ہو اور اس کے پاس اس دن کا کھانا ہو، گویا اس کے لیے ساری دنیا کے خزانے اکٹھے کر دیے گئے ہوں۔"

٤٨. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی ، جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کھایا کرتے تھے "

٤٩.حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بھلائی اچھے اخلاق ہیں، اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم چاہو کہ لوگ اس پر مطلع نہ ہوں۔"

٥٠. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اور اللہ اپنے بندے کو عفو (معاف کرنے) کے بدلے عزت میں اضافہ دیتا ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ اسے بلند کرتا ہے۔"

٥١. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس کے دل میں ذرہ بھر تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

٥٢.حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن کسی چیز کا مومن بندے کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں ہوگا، اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان کو پسند نہیں کرتا۔"

۵۳.	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے ، اللہ نرم دلی (رفق) کے بدلے وہ چیز دیتا ہے جو وہ کسی دوسرے معاملے میں نہیں دیتا، اور جو وہ شدت (عنف) کے بدلے نہیں دیتا۔"

۵٤.	حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللھم، جو شخص میری امت کے کسی کام کا ذمہ دار ہو اور ان پر سختی کرے تو اس پر سختی کر، اور جو شخص میری امت کے کسی کام کا ذمہ دار ہو اور ان کے ساتھ نرمی کرے تو تو اس کے ساتھ نرمی کر۔"

۵۵.	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: " جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اور جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے (لوگوں میں) کسی اچھی بات کہنے کے ذریعہ سے ہی (جہنم سے) بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے"

۵٦.آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " بیٹے ! بسم اللہ پڑھ لیا کر ، داہنے ہاتھ سے کھایا کر اور برتن میں وہاں سے کھایاکر جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو"

۵۷.	حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔"

۵۸. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا"

۵۹. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتہ داری کو قائم رکھو، اور لوگوں کے سونے کے وقت نماز پڑھو، تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو گے۔"

٦٠. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے "

٦١. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص علم کی تلاش میں کوئی راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔"

٦٢. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (جن کا فیض اسے برابر پہنچتا رہتا ہے) : ایک صدقہ جاریہ ، دوسرا علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے، تیسرا صالح اولاد جو اس کے لیے دعائیں کرتی رہے "

٦٣. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہر اہم کام جس کا آغاز الحمدللہ سے نہ کیا جائے وہ ناکام ہے۔"

٦٤. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔"

٦٥. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " کام کرو، ہر ایک کو توفیق اسی بات کی دی جاتی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے "

٦٦. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اگلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو جی چاہے وہ کرے "

٦٧. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو اس سے پہلے کہ تم مر جاؤ، اور نیک عملوں میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم مصروف ہو جاؤ، اور جو تعلق تمہارا اللہ کے ساتھ ہے، اسے کثرت سے ذکر اور پوشیدہ و علانیہ صدقہ دینے سے مضبوط کرو، تاکہ تمہیں رزق ملے، مدد کی جائے اور تمہاری کمزوریوں کی تلافی کی جائے۔"

٦٨. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تمہارے متعلق اس سے نہیں ڈرتاکہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے تمہارے متعلق یہ خوف ہے کہ تم دنیا کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے، اور تم کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسا کہ پہلے لوگوں کو کیا تھا"

٦٩. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے عہد فاسد ہو گئے ہوں ، اور ان سے امانتداریاں کم ہو گئیں ہوں " اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر بتایا کہ ان کا حال اس طرح ہو گیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " اپنے گھر کو لازم پکڑنا ، اور اپنی زبان پر قابو رکھنا ، اور جو چیز بھلی لگے اسے اختیار کرنا ، اور جو بری ہو اسے چھوڑ دینا ، اور صرف اپنی فکر کرنا عام لوگوں کی فکر چھوڑ دینا "

۷۰. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص کے اسلام کی خوبصورتی میں سے یہ ہے کہ وہ چیز چھوڑ دے جو اس سے متعلق نہیں ہے۔"

۷۱. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے دعا کرو اور تمہیں دعا کے قبول ہونے کا یقین ہو، اور جان لو کہ اللہ ایسے دل کی دعا نہیں سنتا جو غافل اور بے پرواہ ہو۔"

۷۲. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "پچھتاوا توبہ ہے۔"

۷۳. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو جو اپنے زبان سے ایمان لائے ہو، لیکن تمہارے دل میں ایمان نہیں ہے! مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی عیب جوئی نہ کرو۔"

۷٤. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "گناہ نہیں بھولے جاتے، اور نیکیاں زائل نہیں ہوتیں، اور اللہ کا حساب نہیں مر سکتا۔ جو جیسا عمل کرے گا، ویسا ہی بدلہ پائے گا۔"

۷۵. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں چھپ کر مدد لو، کیونکہ ہر نعمت کا حامل شخص حسد کا شکار ہوتا ہے۔"

۷٦. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "آزمائش (مصیبت) زبان کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔"

۷۷. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "امانت کو اس کے حق دار تک پہنچاؤ، اور جو تمہیں دھوکہ دے، اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔"

۷۸. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دنیا میں مہمان بن کر رہو، اور مساجد کو اپنے گھروں کی طرح بناؤ، اپنے دلوں کو نرمی عادت بناؤ، اور زیادہ تفکر اور رونا اختیار کرو۔"

۷۹. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دنیا میں مہمان بن کر رہو، اور مساجد کو اپنے گھروں کی طرح بناؤ، اپنے دلوں کو نرمی کی عادت ڈالوں، اور زیادہ تفکر اور رونا اختیار کرو۔"

۸۰. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکے گا"

۸۱. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ کے ہاں اس کی منزلت کیا ہے، تو اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ کی نظر میں اس کی حیثیت کیا ہے۔ "

۸۲. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ کسی کی طرح نقل کرنے والے نہ بنو، یہ نہ کہو کہ اگر لوگوں نے اچھا کیا تو ہم بھی اچھا کریں گے، اور اگر لوگوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ اپنے آپ کو تربیت دو۔ اگر لوگوں نے اچھا کیا تو تم بھی اچھا کرو، اور اگر انہوں نے برائی کی تو تم ظلم نہ کرو۔ "

۸۳. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بچو تم لوگ بدگمانی سے، کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹا کلام ہے، اور نہ تجسس کرو، نہ چھان بین کرو، نہ حسد کرو، نہ دشمنی رکھو، نہ ایک دوسرے سے دوری اختیار

کرو، اور اللہ کے بندوں کی طرح بھائی بھائی بنو جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا دشمن نہیں ہوتا، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے چھوڑتا ہے، نہ اس کی حقارت کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے - اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا تین بار۔ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔"

٨٤. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سب سے مکمل عقل والے وہ ہیں جو اللہ سے سب سے زیادہ خوف رکھتے ہیں۔"

٨٥. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، تاکہ تمہارے ساتھ بھی تمہارے بچے حسن سلوک کریں، اور اپنی عصمت کی حفاظت کرو، تاکہ تمہاری عورتوں کی عصمت کی حفاظت ہو۔"

٨٦. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دنیا کے غموں سے جتنا بچ سکے بچ جائے، کیونکہ جو شخص دنیا کو اپنا سب سے بڑا غم بناتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کو بڑھا دیتا ہے اور اس کی فقیر کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے، اور جو شخص آخرت کو اپنا سب سے بڑا غم بناتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا کام آسان کر دیتا ہے اور اس کے دل میں سکون اور غنا بھر دیتا ہے؛ اور جو شخص اللہ کی طرف دل سے رجوع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں مومنوں کی محبت اور رحم دلی ڈال دیتا ہے۔"

۸۷. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص چاہے کہ اس کی کتاب (عمل) خوشی سے بھرپور ہو، تو وہ کثرت سے استغفار کرے۔ "

۸۸. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص چاہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی پریشانی دور ہو، تو وہ کسی پریشان حال شخص کی مدد کرے اور اس کی مشکل آسان کرے۔ "

۸۹. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنے دل سے فتویٰ لو، بھلا وہی عمل ہے جس سے دل مطمئن ہو اور نفس سکون پا جائے، اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور سینے میں تردد پیدا کرے، چاہے تمہیں لوگوں نے فتویٰ دیا ہو یا نہ دیا ہو۔ "

۹۰. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے، اس سے دل کو مایوس کر لو، اور طمع سے بچو، کیونکہ طمع ہی اصل فقر ہے، اور تم اپنی نماز ایسے پڑھو جیسے تم رخصت ہو رہے ہو، اور اس سے بچو جس کے بارے میں بعد میں معذرت کرنی پڑے۔ "

۹۱. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بیشک بندہ ایک ایسی بات کہتا ہے جس کا مقصد صرف محفل میں ہنسی لانا ہوتا ہے، لیکن وہ بات اسے آسمان و زمین کے درمیان کی سب سے بڑی گہرائی میں گرا دیتی ہے، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان اپنی زبان سے ایسا کلمہ نکال دیتا ہے جو اس کے قدموں سے زیادہ بڑی لغزش کا باعث بن جاتا ہے۔"

۹۲. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں ۔ ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے ۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ ! «ممسک» اور بخیل کے مال کو تلف کر دے"

۹۳. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " جو بھی قوم (جماعت) اللہ کا ذکر کرتے ہیں ، اسے اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے ، فرشتے اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے ، جو اس کے پاس رہتے ہیں یعنی مقربین ملائکہ میں "

۹٤. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "آدمی تب تک متقین میں سے نہیں ہوتا جب تک وہ اس چیز کو چھوڑ نہ دے جو نقصان دہ نہیں ہے، محض اس خوف سے کہ وہ کسی ایسی چیز کی طرف مائل نہ ہو جائے جو نقصان دہ ہو۔ "

۹۵. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بندہ اپنے رب کے سب سے قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، لہذا اس وقت زیادہ دعائیں کیا کرو۔"

۹٦. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے "

۹۷. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : "چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے ، جب تک اسے نہ چھوڑ دے ۔ (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے ۔ اس حدیث کو شعبہ نے (بھی) سفیان کے ساتھ اعمش سے روایت کیا ہے"

۹۸. رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے ۔ بے قابو نہ ہو جائے"

۹۹. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ اپنے والدین کے لیے دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے، تو اس کا رزق دنیا میں رکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔"

۱۰۰. حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کبھی بھی صدقے سے مال کم نہیں ہوتا، اور جو بندہ ظلم برداشت کرتا ہے اور صبر کرتا ہے، اللہ اسے عزت میں اضافہ کرتا ہے، اور جو بندہ سوال کرنے کا دروازہ کھولتا ہے (یعنی لوگوں سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ مجبور نہیں ہوتا)، اللہ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

۱۰۱. عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا جس کا لباس نہایت سفید اور بال انتہائی کالے تھے ، اس

پر نہ تو سفر کے آثار دکھائی دے رہے تھے ، اور نہ ہی ہم اسے پہچانتے تھے ، یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر بیٹھ گیا ، اس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے ، اور اپنی ہتھیلیوں کو آپ کی رانوں پر رکھ لیا اور عرض کیا : محمد ! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں ، نماز قائم کرو ، زکاۃ دو ، رمضان کے روزے رکھو ، اور اگر پہنچنے کی قدرت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو " وہ بولا : آپ نے سچ کہا ، عمر بن خطاب کہتے ہیں : ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ وہ آپ سے سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے ۔ اس نے کہا : مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ، اس کے فرشتوں پر ، اس کی کتابوں پر ، اس کے رسولوں پر ، آخرت کے دن پر اور تقدیر کے بھلے یا برے ہونے پر ایمان لاؤ " اس نے کہا : آپ نے سچ کہا ۔ پھر پوچھا : مجھے احسان کے بارے میں بتائیے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو ، اور اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہوسکے تو (یہ تصور رکھو کہ) وہ تو تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے " اس نے کہا : مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " جس سے پوچھا جا رہا ہے ، وہ اس بارے میں پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا "۔ اس نے کہا : تو مجھے اس کی علامتیں ہی بتا دیجئیے ، آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا : " اس کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکن کو جنے گی ، اور یہ کہ تم ننگے پیر اور ننگے بدن ، محتاج ، بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں فخر و مباہات کریں گے " پھر وہ چلا گیا ، پھر میں تین (ساعت) تک ٹھہرا رہا ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " اے عمر ! کیا تم جانتے ہو کہ پوچھنے والا کون تھا ؟ " میں نے عرض کیا : اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " وہ جبرائیل تھے ، تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے " ۔

۱۰۲.عن ابی ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ مجھے نصیحت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تجھے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ تیرے تمام کاموں کے لئے زینت ہے۔"

میں نے کہا: یا رسول اللہ، مزید نصیحت کریں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "قرآن کی تلاوت اور اللہ کا ذکر اپنانا، کیونکہ یہ تیرے لئے آسمانوں میں ذکر ہے اور زمین پر تجھے نور دے گا۔"

میں نے کہا: یا رسول اللہ، مزید نصیحت کریں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "طویل خاموشی اختیار کرو، کیونکہ یہ شیطان کو دور کرنے والی ہے اور تمہارے دین کے امور میں مددگار ہوگی۔"

میں نے کہا: یا رسول اللہ، مزید نصیحت کریں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "زیادہ ہنسنے سے بچو، کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کی نورانیت کو ختم کر دیتا ہے۔"

میں نے کہا: یا رسول اللہ، مزید نصیحت کریں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "سچ بولو چاہے وہ تلخ ہو۔"

میں نے کہا: یا رسول اللہ، مزید نصیحت کریں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے لئے کسی کی ملامت کا خوف نہ رکھو۔"

میں نے کہا: یا رسول اللہ، مزید نصیحت کریں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے نفس سے وہ چیز چھپاؤ جو تم خود جانتے ہو۔"

۱۰۳۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی ایماندار نہ ہو گا جب تک میں اس کے والد اور اولاد سے بھی زیادہ اس کا محبوب نہ بن جاؤں"

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

فصل نہم

رسول اللہ ﷺ کی دعائیں

حضرت محمد ﷺ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں اور اللہ کی محبت و قربت کی بہترین مثال ہیں، جو اپنے اقوال اور افعال کے ذریعے ہمیں اللہ کی رضا کی طرف رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اگر آپ اللہ تک پہنچنے کا واضح اور سیدھا راستہ چاہتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر چلنا سب سے تیز اور آسان راستہ ہے۔

سب سے بہترین دعا وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے کی، کیونکہ وہ نہ صرف دعا کے آداب سکھاتی ہے بلکہ دعا کے مقصد کو سمجھنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ جب آپ پہلی بار گاڑی چلانا سیکھتے ہیں، تو آپ استاد کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں، اور جب آپ لائسنس حاصل کر لیتے ہیں تو اس کے بعد بھی آپ ان ہدایات کو دہراتے ہیں، لیکن وقت کے ساتھ آپ ان قواعد کو سمجھنے لگتے ہیں اور پھر اپنا ذاتی انداز اپنانا شروع کرتے ہیں، جو اس بنیاد پر ہوتا ہے جو آپ نے سیکھا ہے۔

اسی طرح جب آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں، تو آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سکھائے گئے آداب سے ابتدا کرنی چاہیے۔ جب آپ ان آداب پر عمل کریں گے، تو آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ وہ آپ کے لیے کافی ہیں، لیکن وہ

آپ کو دعاؤں کے مزید پہلوؤں کی سمجھ بھی فراہم کریں گے۔ اس طرح آپ اپنے ذاتی انداز میں، جو آپ کی اپنے رب سے تعلق کی بنیاد پر ہو، دعا کرنے کی صلاحیت حاصل کریں گے۔

جب آپ اپنی اللہ تعالیٰ سے تعلق کی ابتدا اس بات سے کریں کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا اور کس طرح اللہ کے ساتھ تعلق قائم کیا، اور پھر آپ ان کے طریقوں کی پیروی کریں، تو آپ دیکھیں گے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی برکت آپ پر اللہ کا علم بڑھا دے گی اور آپ کا تعلق اللہ کے ساتھ مزید مستحکم ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کے اقوال اور افعال میں اللہ کے ساتھ تعلق کی سب سے بہترین مثالیں موجود ہیں۔ ان کی پیروی کرنے سے نہ صرف اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے، بلکہ یہ آپ کو اس کی قربت تک پہنچاتی ہے، اور ہر قدم پر اللہ کی ہدایت کے دروازے کھلتے ہیں۔

جی ہاں، دعاء کے آداب میں سے ایک اہم آداب وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا: دعا کی ابتدا اللہ کی حمد و ثناء سے کرنی چاہیے، پھر اس کے بعد نبی ﷺ پر درود بھیجنا ضروری ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے:

"دعاء اس وقت تک روک دیا جاتا ہے جب تک دعا کرنے والا نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے"

(ابن ماجہ)

صحابہ کرام، تابعین اور صالحین اس آداب کی بڑی اہمت دیتے تھے اور اپنے دعاؤں کی ابتدا نبی ﷺ پر درود بھیج کر کرتے تھے، اور اسی طرح دعا کا اختتام بھی درود شریف سے کرتے تھے۔ اس سے نہ صرف دعاؤں کی قبولیت میں اضافہ ہوتا تھا بلکہ نبی ﷺ کی محبت میں بھی اضافہ ہوتا تھا۔

اب میں آپ کو کچھ دعائیں بتاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے کیں اور جن سے ہم بھی رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں:

۱) اللهم، إني أعوذ بك من علم لا ينفع، وعملٍ لا يُرفع، وقلبٍ لا يخشع، ودعاءٍ لا يُسمع.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، ایسے عمل سے جو قبول نہ کیا جائے، ایسے دل سے جو خشوع نہ رکھے، اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔

۲) اللهم، لا سهل إلا ما جعلته سهلًا، وأنت تجعل الحَزَن إذا شئت سهلًا.

اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں مگر جس کو تو آسان بنائے، اور تو مشکل کو بھی آسان کر دیتا ہے جب چاہے۔

۳) اللهم، تَوَّفني فقيرًا ولا تَوَّفني غنيًا، واحشرني في زُمرة المساكين، وإن أشقى الأشقياء ما اجتمع عليه فقر الدنيا وعذاب الآخرة.

اے اللہ! مجھے فقیر ہی موت دینا اور امیر نہ مارنا، اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں کے گروہ میں اٹھانا۔ بے شک سب سے بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کی محتاجی اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو جائیں۔

٤) اللهم، إني أعوذ بك من نفسٍ لا تشبع، ومن صلاةٍ لا تنفع، ومن دعاءٍ لا يُسمع ومن قلبٍ لا يخشع.

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، ایسی نماز سے جو نفع نہ دے، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو، اور ایسے دل سے جو خشوع نہ رکھے۔

٥) اللهم، اجعلني شكورًا، واجعلني صبورًا واجعلني في عيني صغيرًا، وفي أعين الناس كبيرًا.

اے اللہ! مجھے شکر گزار بنائے، مجھے صابر بنائے، اور مجھے اپنی نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نظر میں بڑا بنائے۔

٦) اللهم، إني أسألك من الخير كله عاجِلِه وآجله، ما علمت منه وما لم أعلم، وأعوذ بك من الشر كله عاجِلِه وآجله، ما علمت منه وما لم أعلم.

اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں، جو فوری ہے اور جو بعد میں ہے، جسے میں جانتا ہوں اور جسے نہیں جانتا۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کی برائی سے، جو فوری ہے اور جو بعد میں ہے، جسے میں جانتا ہوں اور جسے نہیں جانتا۔

٧) اللهم، أحسن عاقبتنا في الأمور كلها، وأجِرْنا من خِزي الدنيا وعذاب الآخرة. من كان ذلك دعاؤه مات قبل أن يصيبه البلاء.

اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام اچھا کر دے، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا لے۔ (جس کا یہ دعا ہو، وہ بلا آنے سے پہلے وفات پا جاتا ہے۔)

٨) اللهم استر عورتي، وآمن روعتي، واقض دَيني.

اے اللہ! میری پردہ پوشی فرمائے، میرے خوف کو امن میں بدل دے، اور میرا قرض ادا کر دے۔

٩) اللهم أعِنّي على الموت وهوِّنه علي. اللهم، لا تُخزنا يوم القيامة، ولا تفضحنا يوم اللقاء.

اے اللہ! میری مدد فرمائے موت کے وقت اور اسے میرے لئے آسان بنا دے۔ اے اللہ! قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کرنا، اور ہمیں رسوا نہ کرنا۔

١٠) اللهم، إليك أشكو ضعف قوتي، وقلة حيلتي، وهواني على الناس، يا أرحم الراحمين، إلى من تَكِلني؟ إلى عدوٍ يتجِهمَّني؟ أم إلى صديقٍ يتملكني؟ إن لم يكن بك سخطٌ عليَّ فلا أبالي، غير أن عافيتك أوسع لي، أعوذ بنور وجهك الكريم، الذي أضاءت له السموات وأشرقت له الظلمات وصلح عليه أمر الدنيا والآخرة من أن تحلّ عليَّ غضبك، أو تُنزل عليَّ سخطك، لك العُتبى حتى ترضى ولا حول ولا قوة إلا بك.

اللہم، میں اپنی کمزوری، اپنی بے بسی، اور لوگوں کے نظر میں اپنی ذلت کا شکوہ کرتا ہوں، اے ارحم الراحمین! میں کس کے پاس جاؤں؟ کیا کسی دشمن کے پاس جو مجھے پریشان کرے؟ یا کسی دوست کے پاس جو میری حالت کو قابو کر لے؟ اگر تیری ناراضی مجھ پر نہیں ہے، تو مجھے کوئی پرواہ نہیں، سوائے اس کے کہ تیری رحمت زیادہ وسیع ہیں۔ میں تیرے جلال والے چہرے کی روشنی سے پناہ مانگتا ہوں، جس کی روشنی سے آسمان روشن ہو گئے اور جو اندھیروں کو منور کرتا ہے، اور جس کے ذریعے دنیا و آخرت کے تمام معاملات درست ہوئے ہیں، تاکہ تیری ناراضی مجھ پر نہ نازل ہو، اور تیرا غصہ مجھ پر نہ آئے۔ تیری رضا تک میں تیری ستائش کرتا ہوں، اور تیری رضا کی تکمیل کے بغیر کوئی طاقت اور طاقت نہیں ہے۔

۱۱) اللهم، طهّر قلبي من النفاق، وعملي من الرياء، ولساني من الكذب، وعيني من الخيانة؛ فإنك تعلم خائنة الأعين وما تُخفي الصدور.

اے اللہ، میرے دل کو نفاق سے صاف کر دے، میرے عمل کو ریاکاری سے پاک کر دے، میرے زبان کو جھوٹ سے بچا لے، اور میری آنکھوں کو خیانت سے محفوظ رکھ دے۔ بے شک تُو آنکھوں کی خیانت اور دلوں میں چھپے ہوئے رازوں کو جانتا ہے ۔

۱۲) اللهم أغنني بالعلم، وزيني بالحلم، وكرِّمني بالتقوى، وجملني بالعافية.

اللھم، مجھے علم سے غنی کرے، حلم سے مجھے آراستہ کرے، تقویٰ سے میری عزت بڑھائے، اور صحت و تندرستی سے مجھے خوبصورت بنائے۔

۱۳) اللهم عافني في قدرتك، وأدخلني في رحمتك، واقضِ أجلي في طاعتك، واختم لي بخير عمل واجعل ثوابه الجنة.

اللھم، مجھے تیری قدرت سے عافیت دے، اور اپنی رحمت میں داخل کرے، میرے اجل کو تیری عبادت میں گزارنے کی توفیق دے، اور میرے عمل کو بہترین کر کے آخری عمل کے طور پر اسے قبول فرمائے، اور اس کا بدلہ جنت دے۔

۱٤) اللهم إني أعوذ بك من شرِّ الريح، ومن شرِّ ما تجيء به الريح، ومن ريح الشِّمال فإنها الريح العقيم.

اے اللہ، میں ہوا کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، اور جو بھی ہوا اس کے ساتھ آتی ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، اور خاص طور پر شمالی ہوا سے جو کہ لعنتی ہوا ہے۔

۱۵) اللهم آمن روعتي، واستر عورتي، واحفظ أمانتي، واقضِ ديني.

اے اللہ، میری پریشانی کو سکون دے، میری پردہ پوشی فرمائے، میری امانت کو محفوظ رکھے، اور میرا قرض ادا کر دے۔

١٦) اللهم إنك سألتنا من أنفسنا ما لا نملكه إلا بك، فأعطنا منك ما يُرضيك عنَّا.

اے اللہ، ہم سے وہ طلب کی ہے جو ہم اپنے آپ سے نہیں رکھتے، سوائے تیرے، تو ہمیں وہ دے جو تجھ سے راضی کرے۔

١٧) اللهم إني أعوذ بك من جار السوء في دار المُقام، فإن جار البادية يتحوَّل.

اے اللہ، میں برے ہمسائے سے اپنے رہائشی مقام میں تیری پناہ مانگتا ہوں، کیونکہ بدی کا ہمسایہ باہر کے علاقے میں بدل سکتا ہے۔

١٨) اللهم اجعلني من الذي إذا أحسنوا استبشروا وإذا أساؤوا استغفروا.

اے اللہ، مجھے اُن لوگوں میں شامل کر جو جب اچھا کرتے ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں، اور جب برا کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔

١٩) اللهم متعني بسمعي وبصري واجعلهما الوارث مني، وانصرني على من ظلمني، وخذ منه بثأري. اللهم إني أعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة.

اللہم، مجھے میری سماعت اور بصارت سے فائدہ دے، اور انہیں میرا وارث بنائے، مجھے ظلم کرنے والے پر فتح دے، اور مجھ سے انتقام لے۔ اے اللہ، میں دنیا کی تنگی اور قیامت کے دن کی تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

٢٠) أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق، أعوذ بكلمات الله التامات من شر غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون.

میں اللہ کی کامل اور مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جو اُس کی مخلوق کے شر سے محفوظ رکھیں، اور اللہ کے غصے، عذاب، اُس کے بندوں کے شر، شیطانوں کی وسوسوں اور ان کے حاضر ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔

٢١) اللهم اغفر لي ذنبي، ووسع لي في داري، وبارك في رزقي.

اے اللہ، میرے گناہوں کو معاف فرمائے، میرے گھر کو وسیع کرے، اور میری روزی میں برکت ڈالے۔

٢٢) اللهم لك الحمد كثيرًا طيبًا مباركًا فيه. اللهم اجعل لي لسانًا ذاكرًا وقلبًا شاكرًا.

اے اللہ، تیرا شکر ہے، جو بے حد، اچھا اور برکت والی ہے۔ اے اللہ، مجھے ایک ایسا زبان دے جو تیرا ذکر کرے، اور ایک دل جو تیرے شکر میں رہے۔

٢٣) اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت عليك توكلت وأنت رب العرش العظيم، ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن، لا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم، أعلم أن الله على كل شيء قدير وأن الله قد أحاط بكل شيءٍ علما، اللهم إني أعوذ بك من شر نفسي، ومن شر كل دابة أنت آخذٌ بناصيتها إن ربي على صراطٍ مستقيم.

اے اللہ، تُو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے تجھ پر توکل کیا، اور تُو عظیم عرش کا رب ہے، جو چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، کوئی طاقت اور قوت نہیں سوائے اللہ کے، جو بلند اور عظیم ہے۔ میں

جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور اللہ نے ہر چیز کا علم محیط کر رکھا ہے۔ اے اللہ، میں اپنی نفس کے شر سے، اور ہر جاندار کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

٢٤) اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي وإسرافي في أمري وما أنت أعلم به مني. اللهم اغفر لي وارحمني وألحقني بالرفيق الأعلى.

اے اللہ، میرے گناہوں کو معاف فرمائے، میری جہالت اور میرے معاملات میں زیادتی کو معاف کر دے، اور جسے تُو بہتر جانتا ہے، اُس سے بھی معاف فرمائے۔ اے اللہ، میری مغفرت کرے، مجھ پر رحم کرے، اور مجھے بلند درجہ والوں کے ساتھ ملائے۔

٢٥) اللهم رحمتك أرجو فلا تكلني إلى نفسي طرفة عين، وأصلح لي شأني كله، لا إله إلا أنت، اللهم إني أعوذ بك من جهد البلاء ودَرَكِ الشقاء وسوء القضاء وشماتة الأعداء.

اے اللہ، میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، تو مجھے میری حالت پر چھوڑ نہ دے، اور میرے تمام معاملات درست کر دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ، میں بلاؤں کے سخت اثرات، غم کے عذاب، بُری تقدیر، اور دشمنوں کی خوشی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

٢٦) اللهم لك أسلمت وبك آمنت وعليك توكلت وإليك أنبت وبك خاصمت، اللهم إني أعوذ بعزّتك لا إله إلا أنت أن تَضلَّني، أنت الحي الذي لا يموت، والجن والإنس يموتون.

اے اللہ! میں نے تیری رضا کے لیے اپنا اسلام تیرے حوالے کر دیا، تیری مدد پر ایمان لایا، تیرے ہی حوالے کیا، اور تیرے ہی حکم سے اختلاف کیا۔ اے اللہ! میں تیرے جلال کی پناہ میں آتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں جو مجھے گمراہ کرے۔ تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے، اور جن اور انسان مرنے والے ہیں۔

٢٧) اللهم إني أعوذ بك من زوال نعمتك، وتحول عافيتك، وفُجَاءة نقمتك، وجميع سخطك.

اے اللہ! میں تیری نعمتوں کے زوال، تیری حفاظت کے تبدیل ہونے، تیری عذاب کے اچانک آنے، اور تیرے ہر ناراضگی سے تیری پناہ میں آتا ہوں ۔

٢٨) اللهم إني أعوذ بك من الهمّ والكسل، وعذاب القبر.

اے اللہ! میں غم، سستی، اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

٢٩) اللهم اقسم لنا من خشيتك ما يحول بيننا وبين معاصيك، ومن طاعتك ما تُبَلِّغُنا به جنتك، ومن اليقين ما تُهّون به علينا مصائب الدنيا، ومتعنا بأسماعنا وأبصارنا وقوتنا ما أحييتنا، واجعله الوارث منا، واجعل ثأرنا على من ظلمنا، وانصرنا على من عادانا، ولا تجعل مُصيبتنا في ديننا، ولا تجعل الدنيا أكبر همّنا ولا مبلغ علمنا، ولا تسلّط علينا من لا يرحمنا.

اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت سے حصہ دے، جو ہمیں تیری نافرمانی سے بچائے، اپنی اطاعت کا حصہ دے جو ہمیں تیری جنت تک پہنچائے، اور یقین کا حصہ دے جو دنیا کی مشکلات میں ہمارے لیے آسانی پیدا کرے۔

ہمیں ہماری آنکھوں، کانوں، اور طاقتوں سے لطف اندوز کرے، جب تک ہمیں زندہ رکھا جائے، اور ان سب کا وارث بنائے۔ ہمارے دشمنوں پر ہمارے انتقام کا وعدہ پورا کرے، اور ہمیں ان پر فتح دے جو ہماری دشمنی کرتے ہیں۔ ہمارے دین میں مصیبت نہ ڈالے، اور دنیا کو ہمارے سب سے بڑے غم یا علم کا مقصد نہ بننے دے، اور ان لوگوں کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کریں۔

٣٠) اللهم إني أعوذ بك من مُنكرات الأخلاق والأعمال والأهواء. اللهم انفعني بما علمتني، وعلمني ما ينفعني، وزدني علمًا، والحمد لله على كل حال. اللهم اجعلني أُعظِّم شكرك، وأُكثر ذكرك، وأتَّبع نُصحك، وأحفظ وصيتك. اللهم إني أعوذ بك من غلبة الدين، وغلبة العدو، وشماتة الأعداء. اللهم رب جبريل وميكائيل و إسرافيل أعوذ بك من النار. اللهم إني أعوذ بك من الشيطان الرجيم وهمزِه ونفخه ونَفْثِه.

اے اللہ! میں بُری اخلاق، اعمال اور خواہشات سے تیری پناہ میں آتا ہوں ۔ اے اللہ! مجھے وہ علم دے جو مجھے فائدہ دے، اور مجھے وہ سکھا جو میرے لیے فائدہ مند ہو، اور علم میں اضافہ فرمائے، اور ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ اے اللہ! مجھے ایسا بنا کہ میں تیرا شکر زیادہ کروں، تیرا ذکر زیادہ کروں، تیری نصیحت کی پیروی کروں، اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔ اے اللہ! میں قرض کی زیادتی، دشمنوں کی غالب آئے، اور دشمنوں کی مسکراہٹ سے تیری پناہ میں آتا ہوں ۔ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ میں آتا ہوں ، اے اللہ! میں شیطان مردود کے وسوسوں، پھونکوں اور حرکتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں ۔

٣١) لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، اللهم لا مانع لما أعطيت ولا مُعطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد، لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إياه، له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن، لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون. اللهم إني أسألك الصحة والعفة والأمانة وحسن الخُلق والرضا بالقدر.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تُو نے دیا ہے، کوئی اس کا روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تُو نے روکا ہے، کوئی اسے دینے والا نہیں، اور تیرے پاس جو کچھ ہے وہی سچا ہے، کوئی فائدہ نہیں دیتا جب تک تُو نہ دے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے نعمت ہے، فضل ہے اور بہترین تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں، خواہ کافر ناپسند کریں۔ اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، اچھے اخلاق اور تقدیر پر رضا مانگتا ہوں۔

٣٢) أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه. اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام. اللهم اغفر لي ما أسررت وما أعلنت وما أنت أعلم به مني أنت المقدم والمؤخر لا إله إلا أنت. لا إله إلا أنت سبحانك، اللهم أستغفرك لذنبي، وأسألك رحمتك، اللهم زدني علما، ولا تزغ قلبي بعد إذ هديتني، وهبّ لي من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب.

میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قیوم ہے، اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو سلام ہے، اور تیری طرف سے سلامتی ہے، تبارکت یاذا الجلال والاکرام! اے اللہ! مجھے وہ گناہ معاف کر دے جو میں نے چھپ کر کیے اور جو ظاہر کیے، اور جو تجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ تو ہی مقدم اور مؤخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، اے اللہ! میں اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کی دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرمائے، اور میرے دل کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کرے، اور مجھ پر اپنی رحمت نازل فرمائے، یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

۳۳) اللهم أنت نور السموات والأرض ومن فيهن، لك الحمد أنت قيوم السموات والأرض ومن فيهن، فلك الحمد أنت الحق ووعدك الحق وقولك الحق ولقاؤك حق والجنة حق والنار حق والنبيون حق و(سيدنا) محمد حق والساعة حق اللهم لك أسلمت وبك آمنت وعليك توكلت وإليك أنبت وبك خاصمت وإليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت أنت إلهي لا إله إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بالله.

اے اللہ! تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور ان میں جو کچھ ہے۔ تیری ہی حمد ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کا قیوم ہے اور جو کچھ ان میں ہے۔ تیری ہی حمد ہے، تو ہی حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیرا ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، تمام پیغمبر حق ہیں، حضرت محمد ﷺ حق ہیں، قیامت حق ہے۔

اے اللہ! میں نے تیرے حکم کے سامنے اپنا اسلام پیش کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے ہی حوالے کیا، تیری طرف رجوع کیا، اور تیرے ساتھ اختلاف کیا، تیرے سامنے فیصلہ کرنے آیا ہوں، تو میری سابقہ اور لاحق گناہوں کو معاف کر دے، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو ظاہر کیے، تُو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ کی مدد کے سوا کوئی طاقت نہیں۔

٣٤) اللهم اجعل في قلبي نورا، وفي لساني نورا، واجعل في سمعي نورا، واجعل في بصري نورا، واجعل من خلفي نورا، ومن أمامي نورا، واجعل من فوقي نورا، ومن تحتي نورا، اللهم اعطني نورا.

اے اللہ! میرے دل میں روشنی ڈال، میری زبان میں روشنی دے، میرے کانوں میں روشنی دے، میری آنکھوں میں روشنی دے، میرے پیچھے روشنی بنائے، میرے سامنے روشنی دے، میرے اوپر روشنی دے، میرے نیچے روشنی دے، اے اللہ! مجھے نور دے۔

٣٥) اللهم إني أعوذ بك من الهمّ والحَزن وأعوذ بك من العجز والكسل وأعوذ بك من الجبن والبخل وأعوذ بك من غلبة الدَّين وقهر الرجال.

اے اللہ! میں تجھ سے غم، افسردگی، سستی، بزدلی، کنجوسی، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے ظلم سے پناہ چاہتا ہوں۔

٣٦) اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت، خلقتني وأنا عبدك، وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت، أعوذ بك من شر ما صنعت، أبوء بنعمتك علي، وأبوء بذنبي، فاغفر لي، فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت.

اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں اپنے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، جتنا بھی میں استطاعت رکھتا ہوں۔ میں تجھ سے میری غلطیوں سے پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، مجھے معاف کر دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں معاف کرتا۔

٣٧) بسم الله توكلت على الله، اللهم إني أعوذ بك أن أَذِل أو أُذَل أو أَضِل أو أُضَل أو أجهل أو يُجهل علي. اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه وأن أقترف على نفسي سوءًا أو أجره إلى مسلم.

بسم اللہ، میں نے اللہ پر توکل کیا۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں ذلیل ہوں، یا ذلیل کیا جاؤں، یا گمراہ ہوں، یا گمراہ کیا جاؤں، یا جاہل ہوں، یا میرے اوپر جاہلت مسلط کی جائے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور شہادت کے جاننے والے، ہر چیز کے رب اور بادشاہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنی جان کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور یہ کہ میں اپنی جان پر برائی کروں یا اس برائی کو کسی مسلمان تک پہنچاؤں۔

٣٨) يا حي يا قيوم بك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين.

اے حيّ، اے قیوم! میں تیرے ذریعے مدد مانگتا ہوں، میرے تمام امور درست کر دے اور مجھے لمحے کی آنکھ میں بھی اپنی حالت پر چھوڑ نہ دے۔

٣٩) اللهم اغفر لي ذنوبي وخطاياي وعمدي، اللهم إني أستهديك لأرشد أمري وأعوذ بك من شر نفسي. اللهم ما رزقتني مما أحب فاجعله قوة لي فيما تحب، وما زويت عني مما أحب فاجعله فراغًا لي فيما تحب.

اے اللہ! میرے گناہوں، خطاؤں اور جان بوجھ کر کی جانے والی غلطیوں کو معاف کر دے۔ اے اللہ! میں تیرے راستے پر رہنے کی ہدایت چاہتا ہوں اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! جو کچھ بھی تُو نے مجھے دیا ہے اور جو میں پسند کرتا ہوں، اسے میرے لیے اپنی رضا کے کاموں میں طاقت بنادے، اور جو تُو نے میرے لیے پسند نہیں کیا، اسے میری زندگی میں تیری رضا کے مطابق فرصت بنا دے۔

٤٠) اللهم انصرني على من بغى علي، وأرني ثأري ممن ظلمني، وعافني في جسدي ومتعني بسمعي وبصري واجعلهما الوارث مني.

اے اللہ! مجھے ان لوگوں پر غلبہ دے جو میرے ساتھ ظلم کرتے ہیں، اور جو میری ظلم کرنے والوں سے انتقام لینا چاہتا ہوں، مجھے اس میں کامیابی دے، اور میرے جسم کو تندرستی عطا فرمائے، اور میری سماعت اور بصارت کو قوت دے، اور انہیں میرے لیے وارث بنائے۔

٤١) اللهم إني أسألك من خير ما سألك نبيك محمد ﷺ وأعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك محمد ﷺ

اے اللہ! میں تجھ سے نبی اکرم ﷺ کے ذریعے طلب کی جانے والی ہر اچھی چیز کا سوال کرتا ہوں اور ان تمام برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں جن سے نبی اکرم ﷺ نے پناہ مانگی۔

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

فصل دہم

رسول اللہ ﷺ پر درود اور سلام

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

﴿خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو﴾

یہ اللہ کا حکم ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجیں، کیونکہ یہ درود ہمارے لیے رحمت ہے۔ جیسے کہ احادیث میں آیا ہے کہ ہماری نمازیں اور درود نبی ﷺ تک پہنچتے ہیں، اور آپ ﷺ ہمیں سلام کا جواب دیتے ہیں، اس طرح درود ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان تعلق کا وسیلہ بنتا ہے۔

آپ ﷺ پر درود بھیجنا ایک بہت بڑا ثواب ہے۔ ہر بار جب آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہو، تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے، تمہاری دس درجات بلند کرتا ہے، اور تم سے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ، جب آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہو، تو اللہ خود تم پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ تم سوچ سکتے ہو کہ یہ کتنا عظیم انعام ہے!

جیسا کہ حضرت محیی الدین ابن عربی نے فرمایا: **"رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا اس بات کی علامت ہے کہ تمہاری عقیدہ صاف ہے، تمہاری نیت خالص ہے، تم محبت رکھتے ہو، اور تم اللہ کی اطاعت میں مستقر ہو، اور آپ ﷺ کی عظمت کا احترام کرتے ہو"۔**

محبت میں جب انسان اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے، تو یہ اس کی محبت اور تعلق کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ جیسے کسی مشہور شخصیت کو تم ٹویٹر پر مینشن کرتے ہو اور وہ تمہارا جواب دے، وہ لمحہ کتنی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ عظیم اور خوشی کا لمحہ وہ ہو سکتا ہے جب آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہو اور آپ ﷺ خود تم کو سلام دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا مثَل اعلیٰ ہے، اور یہی ہمارے اور اللہ و رسول ﷺ کے درمیان محبت کا اصل بنیاد ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے ذریعے ایک قدسی حدیث میں فرمایا:

"جب کوئی بندہ میری یاد اپنے اجتماع میں کرتا ہے تو میں اس کو ایک بہتر اجتماع میں یاد کرتا ہوں"

(صحیح مسلم)

جب تم اللہ کا ذکر کرتے ہو، تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی موجودگی میں یاد کرتا ہے، اور یہ ذکر نہ صرف تمہارے لیے رحمت اور برکت کا سبب بنتا ہے، بلکہ تمہارا ذکر اللہ کے سامنے ملائکہ، انبیاء، شہداء اور صالحین کے درمیان ہوتا ہے۔

اسی طرح، جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہو، تو آپ ﷺ خود تم کو نام لے کر جواب دیتے ہیں، اور یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے کہ تمہارا ذکر خود نبی ﷺ کی زبان سے ہو۔ یہ ایک تعلق ہے جو صرف محبت اور

عقیدت کی گہرائیوں سے بڑھتا جاتا ہے۔ جب تم نبی ﷺ کو یاد کرتے ہو، تو آپ ﷺ بھی تم کو اپنے ذکر میں یاد کرتے ہیں، اور یہ تعلق روحانی طور پر تمہاری زندگی میں سکون، ہدایت اور برکت کا باعث بنتا ہے۔

علماء اور اولیاء نے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے فضل کو بے شمار صفحات پر بیان کیا ہے، اور تم گوگل پر تلاش کر کے ان ثوابوں کو مزید جان سکتے ہو جو تم کو رسول اللہ ﷺ کے ذکر میں ملتے ہو۔

تم اپنے ایمان کے ساتھ درود پر توجہ دیں کہ یہ تم کو محبوب سے قریب کرتا ہے، کیونکہ محبوب کا ذکر کرنا خود میں ایک بڑی سعادت اور برکت کا ذریعہ ہے۔ یہی بات کافی ہے کہ تم سمجھیں کہ جب تم رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے ہو تو تمہارا دل سکون و سکونت سے بھر جاتا ہے۔

ایک بہترین عمل یہ ہے کہ تم اپنے لیے روزانہ کا ایک مخصوص ورد مقرر کریں جس میں تم ہر دن رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجیں۔ یہ ورد تمہارے وقت اور گنجائش کے مطابق ہو سکتا ہے، اور آہستہ آہستہ، جیسے جیسے تم مسلسل درود پڑھتے جاؤ گے، تم اپنے تم کو ہر دن نمازوں میں، صبح، دوپہر، عصر، مغرب اور عشاء میں، اور پھر ہر ساعت میں نبی ﷺ کا ذکر کرتے پاؤ گے۔ اس کی برکت سے، اللہ تم کو زیادہ اور زیادہ درود بھیجنے کی توفیق دے گا، کیونکہ اللہ کو اپنے محبوب ﷺ کا ذکر سننا بہت پسند ہے۔

جتنا آپ ﷺ پر درود بھیجیں گے، اتنا ہی اللہ کی رحمت اور فضل تمہاری زندگی میں برکتیں لائے گا، اور یہ ذکر تمہارے دل کو سکون و محبت سے بھر دے گا۔

سب سے عظیم کتابوں میں سے جو سیدنا محمد ﷺ پر درود بھیجنے کے حوالے سے ہے، وہ کتاب **"دلائل الخیرات "** ہے جو حضرت ابو سلیمان محمد الجزولی کی تحریر ہے۔ یہ کتاب مکمل طور پر برکت اور خیر سے بھری ہوئی ہے، اور ہم تمام مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اسے اپنا روزانہ ورد بنائیں، تاکہ اللہ ان کے دن میں برکت اور خیر کے دروازے کھول دے۔

اس کے بعد، یہاں کچھ درود کی اقوال ہیں جو احادیث میں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں، جن سے اللہ نے اپنے اولیاء اور محبین کو متاثر کیا ہے...

۱) اللهم صلي على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد كما صليت على سيدنا إبراهيم وآل سيدنا إبراهيم وبارك على سيدنا محمد وآل سيدنا محمد كما باركت على سيدنا إبراهيم وآل سيدنا إبراهيم إنك حميد مجيد.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجئے، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا، اور حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائے، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے)

٢) اللهم اجعل صلواتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وإمام المتقين وخاتم النبيين سيدنا محمد عبدك ورسولك، إمام الخير ورسول الرحمة، اللهم ابعثه مقامًا محمودًا يغبطه به الأولون والآخرون، اللهم صل على سيدنا محمد وأبلغه الوسيلة والدرجة الرفيعة من الجنة، اللهم اجعل في المُصطَفين محبته وفي المقربين مودته وفي الأعلين ذكره وداره، والسلام عليه ورحمة الله وبركاته، اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد كما صليت على سيدنا ابراهيم وآل سيدنا إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم بارك على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد كما باركت على سيدنا إبراهيم وعلى آل سيدنا إبراهيم إنك حميد مجيد.

(اے اللہ! اپنی درود، رحمت اور برکتیں امامِ خیر اور رحمت کے رسول حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائے۔ اے اللہ! انہیں مقامِ محمود عطا فرمائے، اور ان پر درود بھیجئے، اور انہیں جنت میں وسیلہ اور اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اے اللہ! انہیں مقربین میں محبوب بنائے۔ والسلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجئے، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا، اور حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائے، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے)

(اسے حافظ عراقی نے صحیح احادیث سے جمع کیا۔)

٣) اللهم صل وبارك وترحم على سيدنا محمد عبدك ونبيك ورسولك النبي الأمي سيد المرسلين وإمام المتقين وخاتم النبيين، إمام الخير وقائد الخير، ورسول الرحمة وعلى أزواجه أمهات

المؤمنين وذريته وأهل بيته وآله وأصحابه وأنصاره وأتباعه وأشياعه ومحبيه، كما صليت وباركت وترحمت على سيدنا إبراهيم وعلى آل سيدنا إبراهيم في العالمين إنك حميد مجيد، وصل وبارك وترحم علينا معهم أفضل صلواتك وأزكى بركاتك كلما ذكرك الذاكرون وغفل عن ذكرك الغافلون، عدد الشفع والوتر وعدد كلماتك التامات المباركات، وعدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك صلاة دائمة بدوامك، اللهم ابعثه يوم القيامة مقامًا محمودًا يغبطه الأولون والآخرون وأنزله المقعد المقرّب عندك يوم القيامة وتقبّل شفاعته الكبرى وارفع درجته العُليا وأعطه سُؤله في الآخرة والأولى كما آتيت سيدنا إبراهيم وسيدنا موسى، اللهم اجعل في المُصطفين محبته وفي المقربين مودته، وفي الأعليَين ذكره واجزه عنا ما هو أهله خير ما جَزيت نبيًا عن أمته، واجز الأنبياء كلهم خيرا، صلوات الله وصلوات المؤمنين على سيدنا محمد النبي الأمي، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته ومغفرته ورضوانه، اللهم بلّغه منا السلام واردد علينا منه السلام واتبعه من أمته وذريته ما تقر به عينه يا رب العالمين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود، برکت اور رحمت نازل فرمائے، اور ان کی ازواج، اولاد، اہلِ بیت، آل، صحابہ، انصار، پیروکار، مخلصین اور محبت کرنے والوں پر بھی، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود، برکت اور رحمت بھیجی ہے۔ بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اور ہم پر بھی درود، برکت اور رحمت نازل فرمائے، ان کے ساتھ، اپنی بہترین درود اور پاکیزہ ترین برکتیں، جتنی بار تیرا ذکر کرنے والے ذکر کریں اور ذکر سے غافل رہنے والے غافل رہیں، شفع اور وتر کے برابر، تیری مکمل اور بابرکت کلمات کی تعداد کے برابر، تیری مخلوق، تیری رضا، تیرے عرش کا وزن، اور تیرے کلمات کی مقدار کے برابر، ہمیشہ ہمیشہ رہنے والا درود۔ اے اللہ! قیامت کے دن انہیں مقامِ محمود عطا فرمائے اور انہیں اپنے قریب مقام پر جگہ دے، اور ان کی شفاعت قبول

فرمائے، ان کا بلند ترین درجہ عطا فرمائے اور آخرت و دنیا میں ان کی خواہش پوری فرمائے، جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت موسی کو عطا کیا۔ اے اللہ! مقربین میں ان کی محبت، اور اعلیٰ درجات میں ان کا ذکر فرمائے، اور ان کا اجر ہمیں عطا فرمائے، جو ان کا حق ہے، بہترین اجر جو تو نے کسی نبی کو ان کی امت کے بدلے میں دیا ہو۔ تمام انبیاء کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اللہ کے درود اور مومنین کے درود حضرت محمد ﷺ پر ہوں۔ اے نبی السلام علیك! اور اللہ کی رحمت، برکتیں، مغفرت اور رضا آپ پر ہو۔ اے اللہ! ہماری طرف سے انہیں سلام پہنچائے اور ان کی طرف سے ہمیں سلام عطا کرے)

(الحافظ السخاوي نے اسے جمع کیا)

٤) اللهم صل على سيدنا محمد خاتم الأنبياء ومعدن الأسرار ومنبع الأنوار وجمال الكونين وشرف الدارين وسيد الثقلين المخصوص بقاب قوسين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو نبیوں کے خاتم، اسرار کے خزانہ، انوار کے منبع، دونوں جہانوں کی زینت، دونوں عالموں کے شرف، انسانوں اور جنوں کے سردار، اور قربِ الٰہی میں قاب قوسین کے مقام کے خاص حامل ہیں)

٥) اللهم صلِ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد كما صليت على سيدنا إبراهيم وآل سيدنا إبراهيم وبارك على سيدنا محمد وآل سيدنا محمد كما باركت على سيدنا إبراهيم وآل سيدنا إبراهيم

في العالمين إنك حميد مجيد. اللهم صلِ على سيدنا محمد النبي وأزواجه أمهات المؤمنين وذريته وأهل بيته كما صليت على سيدنا إبراهيم إنك حميد مجيد. اللهم صل على سيدنا محمد كلما ذكره الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون. اللهم صلِ أبدا أفضل صلواتك على عبدك ونبيك ورسولك سيدنا محمد وآله وسلم تسليمًا وزده شرفًا وتكريمًا وأنزله المنزل المُقَرّب عندك يوم القيامة. اللهم لك الحمد كما أنت أهله فصلّ على سيدنا محمد كما أنت أهله فأنت أهل التقوى وأهل المغفرة. اللهم صلِ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد أفضل صلواتك عدد معلوماتك. الله صلِّ على سيدنا محمد كما هو أهله ومستَحِقُّه. اللهم صل على سيدنا محمد النبي الأمي وعلى كل نبي وملك وولي عدد الشفع والوتر وعدد كلمات ربنا التامات المباركات. اللهم صل على سيدنا محمد عبدك ونبيك ورسولك النبي الأمي وعلى آله وأزواجه وذريته وسلم عدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك. اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاة دائمة بدوامك. اللهم يا رب سيدنا محمد وآل سيدنا محمد صل على سيدنا محمد وآل سيدنا محمد واجز سيدنا محمدًا ﷺ ما هو أهله. اللهم صلِ على سيدنا محمد وآل سيدنا محمد كما صليت على سيدنا إبراهيم وآل سيدنا إبراهيم وبارك على سيدنا محمد وآل سيدنا محمد كما باركت على سيدنا إبراهيم وآل سيدنا إبراهيم إنك حميد مجيد أفضل صلواتك عدد معلوماتك كلما ذكره الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون وسلم تسليمًا.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجئے، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا، اور حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائے، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! نبی محمد ﷺ، ان کی ازواج، ان کی اولاد اور ان کے اہل بیت پر درود بھیجئے جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا۔ بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! ہر بار جب ذکر کرنے والے انہیں یاد

کریں اور غافل لوگ انہیں بھول جائیں تو حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن انہیں اپنے قریب مقام پر جگہ عطا کرے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ہر نبی، فرشتے اور ولی پر درود بھیجئے جتنا شفع اور وتر کی تعداد ہے اور جتنے تیرے مکمل بابرکت کلمات ہیں۔ اے اللہ! نبی محمد ﷺ، ان کی آل، ازواج اور اولاد پر درود بھیجئے جتنا تیری مخلوق ہے، جتنا تیری رضا ہے، جتنا تیرے عرش کا وزن ہے اور جتنی تیرے کلمات کا مداد ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے درود بھیجئے۔ اے اللہ! اپنی بہترین درودیں اپنے علم کی تعداد کے مطابق حضرت محمد ﷺ پر بھیجئے، جتنی بار ذکر کرنے والے انہیں یاد کریں اور غافل لوگ انہیں بھول جائیں ۔)

٦) اللهم صلِّ على سيدنا محمد النبي الأمي وعلى آله وصحبه وسلم.

(اے اللہ! ہمارے نبی، حضرت محمد ﷺ، جو نبی اُمی ہیں، ان پر، ان کی آل اور ان کے صحابہ پر درود اور سلام بھیجئے۔)

٧) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله صلاةَ أهل السموات والأرضين عليه وأجْر يا رب لطفك الخفي في أمري.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجئے، اور اے رب! میرے معاملات میں اپنا پوشیدہ لطف جاری فرمائیے۔)

٨) اللهم صلِّ على سيدنا محمد رسولك الأمين وعلى آله كما لا نهاية لكمالك وعدد كماله وسلم وبارك.

اللهم صلِّ على سيدنا محمد بحر أنوارك ومعدن أسرارك ولسان حُجتك وعَروس مملكتك وامام حضرتك وخزائن رحمتك وطريق شريعتك المُتلذذ بتوحيدك ومشاهدتك، انسان عين الوجود والسبب في كل موجود عين أعيان خلقك، المُتقدم من نور ضيائك، صلاة تدوم بدوامك وتبقى ببقائك لا مُنتهى لها دون علمك، صلاة تُرضيك وتُرضيه وتَرضى بها عنا يا رب العالمين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ہمیشہ اس طرح درود بھیجئے جو تیرے کمال اور جلال کے مطابق اور آپ ﷺ کے مقام کے مطابق ہو - اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو تیرے انوار کے سمندر، تیرے رازوں کے خزانے، تیری رحمتوں کی تجلیات، اور تیری شریعت کے راستے ہیں۔ ایسا درود جو ہمیشہ تیرے دوام کے ساتھ جاری رہے، ایسا درود جس کے ذریعے تو ہم سے راضی ہو جائے، اے رب العالمین)

٩) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد كما تحب وترضى له، اللهم يا رب سيدنا محمد وآل سيدنا محمد صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد، وأعْطِ سيدنا محمد الدرجة الرفيعة والوسيلة في الجنة، اللهم يا رب سيدنا محمد وآل سيدنا محمد صلِّ على سيدنا محمد وآل سيدنا محمد واعط سيدنا محمدًا ﷺ ما هو أهله، اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد وعلى أهل بيته.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجئے، جیسا کہ تو پسند کرتا ہے اور جیسا ان کے شایانِ شان ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ کو جنت میں اعلیٰ مقام اور وسیلہ عطا فرمائے، اور حضرت محمد ﷺ کو وہ سب کچھ عطا فرما جو ان کے لائق ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ، ان کی آل اور ان کے اہلِ بیت پر درود بھیجئے۔.)

١٠) اللهم صلِّ صلاة كاملة وسلم سلامًا تامًا على نبي تنحل به العقد وتنفرج به الكُرب وتقضى به الحوائج وتُنال به الرغائب وحُسن الخواتيم ويُستسقى الغمام بوجهه الكريم وعلى آله وصحبه وسلم.

(اے اللہ! کامل درود اور مکمل سلام بھیجئے اپنے نبی ﷺ پر، جن کے وسیلے سے مشکلات حل ہوتی ہیں، پریشانیاں دور ہوتی ہیں، حاجات پوری ہوتی ہیں، تمنائیں حاصل ہوتی ہیں، خاتمہ بہترین ہوتا ہے، اور جن کے مبارک چہرے کے صدقے بارش طلب کی جاتی ہے۔ اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر بھی درود و سلام بھیجئے۔)

١١) اللهم صلِّ على سيدنا محمد كما لا نهاية لكمالك وعدد كماله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ہمیشہ اس طرح درود بھیجئے جو تیرے کمال اور جلال کے مطابق اور آپ ﷺ کے مقام کے مطابق ہو۔)

١٢) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد وأعطه الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة ابعثه المقام المحمود الذي وعدته مع اخوانه من النبيين والصالحين. وصلى الله على نبي الرحمة

وسيد الأمة وعلى أبينا آدم وأمنا حواء ومن وَلِدا من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وصلِّ على ملائكتك أجمعين من أهل السموات والأرضين وعلينا معهم يا أرحم الراحمين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجئے، اور انہیں وسیلہ، فضیلت، اور بلند ترین مقام عطا فرمائے۔ انہیں وہ مقامِ محمود عطا کرے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے ۔ اور درود ہو نبیِ رحمت اور امت کے سردار پر، اور ہمارے والد حضرت آدم علیہ السلام اور ہماری ماں حضرت حواء علیہا السلام پر، اور تمام انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین پر ،اور اپنی تمام فرشتوں پر درود بھیجئے، اور ہم پر بھی ان کے ساتھ رحم فرمائے، اے ارحم الراحمین.)

١٣) اللهم صلِّ على سيدنا محمد حاء الرحمة وميميّ المُلك ودال الدوام السيد الكامل الفاتح الخاتم عدد ما في علمك كائن أو قد كان كلما ذكرك وذكره الذاكرون وغفل عن ذكرك وذكره الغافلون صلاة دائمة بدوامك باقية ببقائك لا مُنتهى لها دون علمك إنك على كل شيء قدير.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے. جو رحمت کے مظہر، بادشاہت کے نشان، اور دائمی عظمت کے حامل ہیں۔ وہ کامل سردار، فاتح اور خاتم ہیں۔ ان پر ایسا درود بھیجئے جو تیرے علم میں موجود ہر چیز کے برابر ہو، جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے، ہر بار جب تیرا ذکر کرنے والے تیرا اور ان کا ذکر کریں، اور جب غافلین تیرے اور ان کے ذکر سے غافل رہیں۔ ایسا درود جو ہمیشہ جاری رہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

١٤) اللهم صلِّ صلاة جلال وسلم سلام جمال على حبيبك سيدنا محمد واغشه بنورك كما غشيته سحابة التجليات الإلهية، فنظر إلى وجهك الكريم، وبحقيقة الحقائق كلم مولاه العظيم، الذي أعاذه من كل سوء، اللهم فرّج كربي كما وعدت {أمّن يجيب المضطر إذا دعاه ويكشف السوء} وعلى آله وصحبه أجمعين.

(اے اللہ! جلال والے درود اور جمال والے سلام حضرت محمد ﷺ پر بھیجئے ، اور انہیں اپنے اس نور سے ڈھانپ دے جو انہیں ہر برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اے اللہ! میری پریشانی کو دور فرمائے، جیسا کہ تو نے وعدہ فرمایا: ﴿بھلا کون بیقرار کی التجا قبول کرتا ہے۔ جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے﴾، اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر بھی رحمتیں نازل فرمائے۔)

١٥) اللهم صلِّ على سيدنا محمد القطب الكامل وعلى أخيه جبريل المُطَوّق بالنور.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو کامل قطب ہیں، اور حضرت جبرائیل علیہ السلام پر بھی، جو نور سے گھرے ہوئے ہیں)

١٦) اللهم صلِّ على سيدنا ومولانا محمد صلاة تزن السموات والأرض وما في علم الله، عدد أفراد جواهر العالم وأضعاف ذلك إنك حميد مجيد.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود بھیجئے جو آسمانوں اور زمین کے وزن کے برابر ہو۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بڑی شان والا ہے)

١٧) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد النور الذاتي والسر الساري في جميع الآثار والأسماء والصفات وعلى آله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود، سلام اور برکتیں نازل فرمائے، جو وہ نور ہیں جو تمام مخلوقات، اسماء اور صفات میں جاری و ساری ہے، اور ان کی آل پر بھی رحمتیں نازل فرمائے۔)

(سيدي أبو الحسن الشاذلي)

١٨) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد في الأولين وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد في الآخرين وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد في النبيين وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد في المُرسلين وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد في الملأ الأعلى إلى يوم الدين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اولین اور آخرین میں، تمام نبیوں اور رسولوں میں، اور بلند ترین آسمانوں میں، قیامت کے دن تک درود، سلام اور برکتیں نازل فرمائے.)

١٩) اللهم صل على سيدنا محمد حتى لا يبقى من الصلاة شيء، وارحم سيدنا محمد حتى لايبقى من الرحمة شيء، وبارك على سيدنا محمد حتى لاتبقى من البركة شيء، وسلم على سيدنا محمد حتى لا يبقى من السلام شي.

(اے اللہ! ہمیشہ حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، ان پر رحمت نازل فرمائے، ان کی برکتیں عطا فرمائے اور ان پر سلام بھیجئے)

۲۰) اللهم صلِّ على سيدنا محمد عدد ما ذكره الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، اتنی بار جتنی بار ذکر کرنے والے ان کا ذکر کرتے ہیں اور جتنی بار غافل لوگ ان کا ذکر نہیں کرتے۔)

۲۱) اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة تُنجينا بها من الأهوال والآفات وتقضي بها جميع الحاجات وتُطهرنا بها من جميع السيئات وترفعنا بها عندك أعلى الدرجات وتُبلغنا بها أقصى الغايات من جميع الخيرات في الحياة وبعد الممات.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود بھیجئے جو ہمیں تمام مشکلات اور آفات سے بچالے، ہمارے تمام حاجات کو پورا کرے، ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرے، ہمیں تیرے نزدیک بلند ترین درجات عطا کرے، اور ہمیں دنیا اور آخرت میں تمام بھلائیوں تک پہنچائے.)

۲۲) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاة تكون لك رضاء وله جزاء ولحقه أداء وأعطه الوسيلة والفضيلة والمقام المحمود الذي وعدته واجْزه عنا ما هو أهله واجْزه عنا أفضل ما جازيت نبيًا عن قومه ورسولًا عن أمته وصلِّ عى جميع اخوانه من النبيين والصديقين يا أرحم الراحمين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر ایسا درود بھیجئے جو تیرے لیے رضا، ان کے لیے جزا، اور ان کے حق میں ادائیگی ہو۔ انہیں وسیلہ، فضیلت، اور وہ مقامِ محمود عطا فرمائے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور ان کا بدلہ دے جو ان کے لائق ہے۔ اور تمام نبیوں اور صدیقوں پر درود بھیجئے، اے ارحم الراحمین)

٢٣) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وأنزله المنزل المقرب منك يوم القيامة.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیجئے اور انہیں قیامت کے دن اپنی قربت والا مقام عطا فرمائے)

٢٤) اللهم صلّ على روح سيدنا محمد في الأرواح وصلِّ على جسد سيدنا محمد في الأجساد وصلِّ على قبر سيدنا محمد في القبور، اللهم أبلِغ روح سيدنا محمد مني تحية وسلاما.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ کی روح ، جسم اور ان کے قبر پر درود بھیجئے۔ اے اللہ! ہماری تحیات اور سلام ان کی روح تک پہنچا دے.)

٢٥) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد صلاة تكون لك رضاء ولحقه أداء.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود، سلام اور برکتیں نازل فرمائے، ایسا درود جو تیرے لیے رضا اور ان کے حق میں ادائیگی ہو۔)

٢٦) اللهم صلِّ على سيدنا محمد السابق للخلق نوره والرحمة للعالمين ظهوره عدد من مضى من خلقة ومن بقى ومن سعد منهم ومن شقى، صلاةً تستغرق العدّ وتُحيط بالحد، صلاة لا غاية لها ولا انتهاء ولا أمد لها ولا انقضاء، صلاة دائمة بدوامك، باقية ببقائك لا منتهى لها دون علمك وعلى آله وصحبه وسلم تسليمًا مثل ذلك.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ایسا درود بھیجئے جو تیرے دوام کے ساتھ ہمیشہ جاری رہے، اور جو تیری علم کی حد کے بغیر ہو، اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر بھی سلام بھیجئے، ایسا سلام جو اسی طرح دائمی ہو۔)

٢٧) اللهم صلِّ على سيدنا ومولانا محمد صلاة تُحِل بها عُقدتي وتُفَرّج بها كُربتي وتُنقذني بها من وحلتي وتَقيل بها عثرتي وتقضي بها حاجتي وعلى آله وصحبه وسلم وبارك.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ایسا درود بھیجئے جس کے ذریعے میری مشکلات حل ہوں، میری پریشانیاں دور ہوں، میری گناہوں سے نجات ہو، میری لغزشوں کو معاف کیا جائے، اور میری حاجات پوری ہوں۔ اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر بھی درود، سلام اور برکتیں نازل فرمائے۔)

٢٨) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم بعدد كل حرف جرى به القلم.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود بھیجئے، ہر حرف کے عدد کے برابر جو قلم سے لکھا گیا ہو۔)

٢٩) اللهم يا دائم الفضل على البرية، يا باسط اليدين بالعطية، يا صاحب المواهب السنية، صلِّ على سيدنا محمد خير الورى سجية، واغفر لنا يا ذا العُلا في هذه العشية.

(اے اللہ! اے فضل دینے والے ہمیشہ رہنے والے، ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو تمام مخلوقات میں سب سے بہترین ہیں، اور ہمیں معاف فرمائے)

٣٠) اللهم لك الحمد بعدد من حمدك ولك الحمد بعدد من لم يحمدك ولك الحمد كما تحب أن تُحمد، اللهم صلِّ على سيدنا محمد بعدد من صلى عليه وصلِّ على سيدنا محمد بعدد من لم يصل عليه وصلِّ على سيدنا محمد كما تحب أن يُصلى عليه.

(اے اللہ! تیرے لیے ہر اس شخص کے عدد کے برابر حمد ہے جس نے تیری حمد کی، اور تیرے لیے ہر اس شخص کے عدد کے برابر حمد ہے جس نے تیری حمد نہیں کی، اور تیرے لیے وہ حمد ہے جو تو پسند کرتا ہے کہ تیری حمد کی جائے۔ اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیجئے، اتنے عدد کے برابر جتنے لوگوں نے ان پر درود بھیجا، اور ان پر درود بھیجئے اتنے عدد کے برابر جتنے لوگوں نے ان پر درود نہیں بھیجا، اور ان پر ایسا درود بھیجئے جو تو پسند کرتا ہے کہ ان پر بھیجا جائے)

٣١) اللهم صلِّ على سيدنا محمد النبي الأمي القُرشي بحر أنوارك ومعدن أسرارك وعين عنايتك ولسان حُجتك وخير خلقك وأحب الخلق إليك عبدك ونبيك الذي ختمت به الأنبياء والمرسلين

وعلى آله وصحبه وسلم، سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو نبی اُمی، قُرشی ہیں، تیرے انوار کے سمندر، تیرے رازوں کے خزانے، تیری عنایت کی آنکھ، تیرے حجت کی زبان، تیرے بہترین خلق اور تیرے سب سے پسندیدہ مخلوق ہیں، تیرے بندے اور نبی ہیں جن کے ذریعے تُو نے تمام نبیوں اور مرسلوں کا سلسلہ ختم کیا۔ اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام ہو۔)

(سيدي أحمد الرفاعي)

٣٢) اللهم صلِّ على النور اللامع والقمر الساطع والبدر الطالع والفيض الهامع والمدد الواسع والحبيب الشافع والنبي الشارع والرسول الصادع والمأمور الطائع والمخاطَب السامع والسيف القاطع والقلب الجامع والطرف الدامع سيدنا محمد وعلى آله وأولاده الكرام وأصحابه العظام وأتباعهم من أهل السُنة والإسلام.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو چمکتا ہوا نور، روشن چاند، وسیع مدد، شفاعت کرنے والے حبیب، شریعت دینے والے نبی، تلوار ہیں، اور ان کی آل، اولاد، عظیم صحابہ کرام، اور اہلِ سنت و اسلام کے پیروکاروں پر بھی درود بھیجئے۔)

(سيدي أحمد الرفاعي)

٣٣) اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة تُكتب بها السطور وتُشرح بها الصدور تَهون بها جميع الأمور برحمة منك يا عزيز يا غفور وعلى آله وصحبه وسلم وبارك.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ایسا درود بھیجئے جس کے ذریعے سطور لکھے جائیں اور تمام امور آسان ہوں ، اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر بھی درود، سلام اور برکتیں نازل فرمائے۔)

(سيدي أحمد الرفاعي)

٣٤) اللهم صلِّ وسلم وبارك على الذات المُكَمَّلة، والرحمة المُنَزَّلة، عبدك ورسولك وحبيبك وصفيك سيدنا محمد وعلى آله وأزواجه وأولاده وجيرانه عدد ما ذكرك الذاكرون وغفل عن ذكرك الغافلون.

(اے اللہ! درود بھیجئے، سلام بھیجئے اور برکتیں نازل فرمائے اُس ذات پر جو مکمل ہے، اُس رحمت پر جو نازل ہوئی، تیرے بندے، تیرے رسول، تیرے حبیب اور تیرے منتخب نبی محمد ﷺ پر، اور ان کی آل، بیویوں، اولاد اور پڑوسیوں پر، اتنی بار جتنی بار ذکر کرنے والے ان کا ذکر کرتے ہیں، اور جتنی بار غافل لوگ ان کا ذکر نہیں کرتے۔)

(سيدي أحمد الرفاعي)

٣٥) اللهم صلِّ على سيدنا محمد ومن والاه عدد ما تعلم من بِدء الأمر إلى مُنتهاه وعلى آله وصحبه وسلم.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیجئے اور ان کی مدد کرنے والوں پر، اتنی بار جتنی بار تو جانتا ہے ۔ اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر بھی درود، سلام اور برکتیں نازل فرمائے)

(سيدي أحمد الرفاعي)

٣٦) اللهم صلِّ على سيدنا محمد عبدك ورسولك وخليلك وحبيبك صلاة أرقى بها مراقي الاخلاص وأنال بها غاية الاختصاص وسلم تسليمًا عدد ما أحاط به علمُك وأحصاه كتابك كلما ذكرك الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون.

(اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو تیرے بندے، تیرے رسول، تیرے خلیل اور تیرے حبیب ہیں، ایسا درود جو مجھے اخلاص کے بلند ترین درجات تک پہنچائے اور مجھے خاص تعلق حاصل ہو)

(سيدي أحمد الرفاعي)

٣٧) اللهم اجعل أفضل صلواتك أبدا وأنمى بركاتك سرمدا وأزكى تحياتك فضلًا وعددا، على أشرف الحقائق الإنسانية ومعدن الدقائق الإيمانية وطور التجليات الإحسانية ومهبط الأسرار الرحمانية وعروس المملكة الربانية، واسطة عِقد النبيين ومُقدَّم جيش المرسلين وأفضل الخلائق أجمعين، حامل لواء العز الأعلى ومالك أسنة الشرف الأسنى، شاهد أسرار الأزل ومُشاهد أنوار السوابق الأُول، وترجمان لسان القِدَم ومنبع العلم والحلم والحكم، مظهر سر الجُود الجُزئي والكُلي

وإنسان عين الوجود العُلوي والسُفلي، روح جسد الكونين وعين حياة الدارين، المُتَخلِق بأعلى رُتَبِ العبودية المُتَحقق بأسرار المقامات الاصطفائية، الخليل الأعظم والحبيب المكرّم، سيدنا ونبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

(اے اللہ! اپنی بہترین درود، برکتیں اور سلام ہمیشہ کے لیے سب سے اشرف مخلوق، الٰہی رازوں کے مرکز، تمام مخلوقات میں سب سے افضل، بلند عزت کے جھنڈے کے حامل، علم، حلم اور حکمت کے سرچشمہ، عظیم دوست اور معزز محبوب، ہمارے سردار اور نبی محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر نازل فرمائے)

(سيدي عبد القادر الكيلاني)

٣٨) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد عدد ما شاهدته الأبصار وسمعته الآذان وصلِّ وسلم وبارك عليه عدد من صلى عليه وصلِّ وسلم عليه بعدد من لم يصلِ عليه، وصلِّ وسلم وبارك عليه كما تحب وترضى أن يُصلى عليه وصلِّ وسلم وبارك عليه كما أمرتنا أن نصلي عليه، وصلِّ وسلم وبارك عليه كما ينبغي أن يُصلى عليه.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرمائے، جتنی بار آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا، اور جتنی بار ان پر درود نہ بھیجا گیا۔ ان پر اسی طرح درود و سلام اور برکتیں نازل فرمائے جیسا کہ تجھے پسند ہو، اور اسی طرح نازل فرمائے جیسا کہ تو نے ہمیں ان پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔)

(سيدي عبد القادر الكيلاني)

٣٩) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله عدد نعماء الله وإفضاله، اللهم صلِّ وسلم وبارك عليه وعلى آله وأصحابه وأولاده وأزواجه وذرياته وأهل بيته وعترته وعشيرته وأصهاره وأحبابه واتباعه وأشياعه وأنصاره خزنة أسراره ومعادن أنواره وكنوز الحقائق وهداة الخلائق نجوم الهدى لمن اهتدى وسلم تسليمًا كثيرًا دائمًا أبدًا وارض عن كل الصحابة رضًا سرمدًا عدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك كلما ذكرك ذاكر وسها عن ذكرك غافل صلاة تكون لك رضاءً ولحقه أداءً ولنا صلاحًا وآته الوسيلة والفضيلة والدرجة العالية الرفيعة وابعثه المقام المحمود الذي وعدته إنك لا تخلف الميعاد.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر اپنی نعمتوں کی گنتی کے برابر درود بھیجئے۔ اے اللہ! ان پر، ان کی آل، ان کے اصحاب، ان کی اولاد، ان کی ازواج، ان کی ذریات، ان کے اہل بیت، ان کی عترت، ان کے قبیلے، ان کے سسرال، ان کے احباب، ان کے پیروکاروں، ان کے مخلصین اور ان کے مددگاروں پر درود، سلام اور برکتیں نازل فرمائے۔ اور تمام صحابہ کرام سے ہمیشہ کے لیے راضی ہوجائے۔ یہ درود ایسا ہو جو تجھے راضی کرے، ان کے حق کو ادا کرے، اور ہمارے لیے اصلاح کا ذریعہ بنے۔ انہیں وسیلہ، فضیلت، بلند ترین اعلیٰ مقام عطا فرما، اور انہیں وہ مقام محمود عطا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔)

(سيدي عبد القادر الكيلاني)

٤٠) اللهم صلِّ وسلم بارك على سيدنا محمد وعلى آله صلاة تملأ الأرض والسماء، صلاة تحل بها العُقد وتفرج بها الكُرب ويجري بها لُطفك في أمري وأمور المسلمين، وبارك على الدوام

وعافنا واهدنا واجعلنا آمنين ويسر أمورنا مع الراحة لقلوبنا وأبداننا والسلامة والعافية في ديننا ودنيانا وآخرتنا وتوفنا على الكتاب والسُنة واجمعنا معه في الجنة من غير عذاب يسبق ولا تمكر بنا واختم لنا بخير منك وعافية بلا محنة أجمعين. سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

(اے اللہ! ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرمائے، ایسا درود جو زمین و آسمان کو بھر دے، ایسا درود جو ہماری گرہیں کھول دے، ہمارے دکھوں کو دور کر دے اور ہمارے امور میں اور تمام مسلمانوں کے امور میں تیرا لطف جاری فرمائے۔ ہمیشہ کے لیے برکتیں عطا فرمائے، ہمیں عافیت دے، ہدایت دے، ہمیں محفوظ رکھ اور ہمارے معاملات کو آسان فرمائے۔ ہمارے دلوں اور جسموں کو راحت عطا فرمائے، اور ہمارے دین، دنیا اور آخرت میں سلامتی اور عافیت عطا فرمائے۔ ہمیں کتاب و سنت پر موت دے، اور ہمیں جنت میں اپنے محبوب ﷺ کے ساتھ بغیر کسی عذاب یا آزمائش کے جمع فرمائے۔ اور ہمارے لیے اپنے فضل اور عافیت کے ساتھ بہترین انجام فرمائے۔)

(سیدی عبد القادر الجیلانی)

٤١) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد بحر أنوارك ومعدن أسرارك ولسان حُجتك وعروس مملكتك وامام حضرتك وطراز ملكك وخزائن رحمتك وطريق شريعتك المُتلذذ بمُشاهدتك انسان عين الوجود والسبب في كل موجود. عين أعيان خلقك المُتقدم من نور ضيائك صلاة تحل بها عُقدتي وتُفرِّج بها كُربتي صلاة تُرضيك وتُرضيه وترضى بها عنا يا رب العالمين

عدد ما أحاط به علمك واحصاه كتابك وجرى به قلمُك عدد الأمطار والأحجار والأشجار وملائكة البحار وجميع خلقك يا مولانا من أول الزمان إلى آخره والحمد لله وحده.

(اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرمائے، جو تیرے انوار کا سمندر، تیرے اسرار کا خزینہ، تیری حجت کی زبان، تیری رحمتوں کے خزانے، تیری شریعت کے راستے۔ اور تیرے روشنی سے خلق کے سب سے مقدم ہیں۔ ایسا درود جو میری گرہیں کھول دے، میرے دکھوں کو دور کرے، اور ایسا درود جو تجھے اور ان کو راضی کرے اور ہمارے لیے بھی تیری رضا کا سبب بنے، جتنا تیرے علم نے گھیر رکھا ہے، جتنا تیرے کتاب میں لکھا ہوا ہے، جتنا تیرے قلم نے تحریر کیا، اور جتنا بارش، پتھر، درخت، سمندری فرشتے اور تیری تمام مخلوق ہے۔)

(سيدي عبد القادر الكيلاني)

٤٢) اسألك اللهم أن تُصلي وتسلم على سيد المرسلين وإمام المتقين الذي خلقته من جلالك وزينته بجمالك وتوجته بكمالك وأهلّته لرؤية ذاتك وجعلته محلًا لأسمائك وصفاتك وقرنت اسمه باسمك وطاعته بطاعتك محمد بن عبد الله وآله وصحبه الداعين إلى الله.

(اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو سید المرسلین اور امام المتقین حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام نازل فرمائے، جنہیں تو نے اپنی جلالت سے پیدا کیا، اپنے جمال سے مزین کیا، اپنے کمال سے تاج پہنایا۔ جو تو نے

اپنے نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا اور ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے منسلک کیا۔ وہ **محمد بن عبد اللہ**ﷺ، ان کی آل اور ان کے صحابہ پر درود و سلام نازل فرمائے۔)

(سيدي محي الدين بن العربي)

٤٣) اللهم صلِّ على سيدنا محمد نائب حضرة ذاتك المتحقق بأسمائك وصفاتك الجامع بين الوجود والعدم والبرزخ الفاصل بين الحدوث والقِدم عين الأحدية الذي انفتح به كل مقفول وانجبر به كل مكسور وانعتق به كل مقهور.

(اے اللہ! ہمارے سردار حضرت **محمد**ﷺ پر درود بھیجئے، تیرے اسماء و صفات کے محقق ہیں، وجود اور عدم کے درمیان جمع کرنے والے ہیں، اور حدوث وقدم کے درمیان حد فاصل ہیں۔ جن کے ذریعے ہر بند دروازہ کھلا اور ہر مغلوب آزاد ہوا۔)

(سيدي محي الدين بن العربي)

٤٤) اللَّهُمَّ يَا رَبِّ يَا مَنْ لَيْسَ حِجَابُهُ إلاَّ النُّورَ، وَلاَ خَفَاؤُهُ إلاَّ شِدَّةَ الظُّهُورِ، أَسْأَلُكَ بِكَ فِي مَرْتَبَةِ إِطْلاَقِكَ عَنْ كَلِّ تَقْيِيدٍ، الَّتِي تَفْعَلُ فِيهَا مَا تَشَاءُ وَتُرِيدُ، وَبِكَشْفَكَ عَنْ ذَاتِكَ بِالْعِلْمِ النُّورِيِّ، وَتَحَوُّلِكَ فِي صُوَرِ أَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ بَالْوُجُودِ الصُّورِيِّ، أَنْ تُصَلِّي عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاَةً تَكْحَلُ بِهَا بَصِيرَتِي بِالنُّورِ الْمَرْشُوشِ فِي الأَزَلِ، لأَشْهَدَ فَنَاءَ مَا لَمْ يَكُنْ وَبَقْاءَ مَا لَمْ يَزَلْ، وَأَرَى الأَشْيَاءَ كَمَا هِيَ فِي أَصْلِهَا مَعْدُومَةً مَفْقُودَةً، وَكَوْنَهَا لَمْ تَشَمَّ رَائِحَةَ الْوُجُودِ فَضْلًا عَنْ كَوْنِهَا مَوْجُودَةً، وَأَخْرِجْنِي اللَّهُمَّ بِالصَّلاَةِ عَلَيْهِ مِنْ ظُلْمَةِ أَنَانِيَّتِي إِلَى الْنُّورِ، وَمِنْ قَبرِ جُسمَانِيَّتِي إِلَى جَمْعِ الْحَشْرِ وَفَرْقِ النُّشُورِ،

وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ سَمَاءِ تَوْحِيدِكَ إِيَّاكَ، مَا تُطَهِّرُنِي بِهِ مِنْ رِجْسِ الشِّرْكِ وَالإِشْرَاكِ، وَأَنْعِشْنِي بِالْمَوْتَةِ الأُولَى وَالْوِلاَدَةِ الثَّانِيَةِ، وَأَحِينِي بِالْحَيَاةِ الْبَاقِيَةِ في هَذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ، وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ، فأَرَى بِهِ وَجْهَكَ أَيْنَمَا تَوَلَّيْتُ دون اشْتِبَاهٍ وَلاَ الْتِبَاسٍ، نَاظِرًا بِعَيْنَيِ الْجَمْعِ وَالْفَرْقِ، فَاصِلًا بَيْنَ الْبَاطِلِ وَالْحَقِّ، دَالًا بكَ عَلَيْكَ، وَهَادِيًا بِإِذْنِكَ إِلَيْكَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاَةً تَتَقَبَّلُ بِهَا دُعَائِي، وَتُحَقِّقُ بِهَا رَجَائِي، وَعَلَى آلِهِ آلِ الشُّهُودِ وَالْعِرْفَانِ، وَأَصْحَابِهِ أَصْحَابِ الذَّوْقِ وَالْوِجْدَانِ، مَا انْتَشَرَتْ طُرَّةُ لَيْلِ الْكِيَانِ، وَأَسْفَرَتْ غُرَّةُ جَبِينِ الْعِيَانِ، آمِينْ آمِينْ آمِينْ، وَسَلاَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تُو ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود نازل فرمائے، جو میری بصیرت کو ازلی نور سے روشن کر دے، تاکہ میں وہ دیکھ سکوں جو فنا ہو چکا، اور وہ باقی دیکھ سکوں جو ہمیشہ باقی رہے گا۔ اے اللہ! مجھے میری نفس پرستی کی تاریکی سے نور کی طرف نکال دے، اور میرے جسمانی قید سے آخرت کے اجتماع اور قیامت کے بکھرنے کی طرف لے جائے۔ اے اللہ! اپنی توحید مجھے عطا کرے، جو مجھے شرک کی نجاست سے پاک کر دے۔ مجھے زندہ کرے، اور نئی زندگی دے۔ اے اللہ، میرے لیے ایسا نور بنا دے، جس کے ذریعے میں لوگوں میں چلوں۔ اے ارحم الراحمین! اپنے محبوب محمد ﷺ اور ان کی آل اور اصحاب پر ایسی درود و سلام بھیجئے، جو میرا دعا قبول کرے، میری امیدیں پوری کرے۔ آمین، آمین، آمین۔)

(سيدي محي الدين بن العربي)

٤٥) اللهم اجعل أفضل الصلوات وأسمى البركات وأزكى التحيات في جميع الأوقات على أشرف المخلوقات سيدنا ومولانا محمد أكمل أهل الأرض والسموات وسلم عليه يا ربنا أزكى التحيات في جميع الحضرات واللحظات.

(اے اللہ! بہترین درود، اعلیٰ ترین برکتیں اور پاکیزہ ترین سلام تمام اوقات میں اشرف المخلوقات اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائے، جو زمین وآسمان کے کامل ترین ہستی ہیں۔ اے رب! ان پر ہر جگہ اور ہر لمحہ پاکیزہ ترین سلام بھیجئے۔)

(سيدي أبو الحسن الشاذلي)

٤٦) اللهم صلي على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذريته وأنصاره وأشياعه وأتباعه وأهله صلاة تُحقق بها يقيني فيه وتُصلها الملائكة مني إليه وأعطه اللهم الوسيلة والفضيلة والدرجة العالية الرفيعة والمقام المحمود والحوض المورود واللواء المعقود والمكان المشهود الذي وعدته واجزه عنا أفضل ما جَزيت به نبيًا عن أمته وزده شرفًا وكرما وتعظيمًا وصلِّ عليه صلاة وسلامًا دائمين متلازمين بدوام مُلكك عدد ما تطلع عليه الشمس وعدد ما لا تطلع عليه وعدد ما تغرب عليه الشمس وعدد ما لا تغرب عليه يا الله يا رب العالمين.

(اے اللہ! ہمارے سردار اور مولیٰ حضرت محمد ﷺ پر، ان کی آل، صحابہ، ازواج، اولاد، مددگار، پیروکار اور ان کے تمام اہل پر درود بھیجئے۔ اے اللہ! انہیں وسیلہ، فضیلت، اعلیٰ مقام، محمود جگہ، عطا کردہ حوض، اور مشہود مقام عطا فرمائے۔ ان کے حق میں وہ جزا عطا کرے۔ ان کے شرف، کرم، اور عظمت میں اضافہ فرمائے، اور ان پر

دائمی درود و سلام بھیجئے، جو تیرے ملک کے دوام کے ساتھ ہمیشہ قائم رہے، جتنا سورج طلوع ہوتا ہے اور جتنا طلوع نہیں ہوتا، جتنا سورج غروب ہوتا ہے اور جتنا غروب نہیں ہوتا، اے اللہ، اے رب العالمین!)

(الشیخ البوني)

٤٧) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم صلاة أدخل بها رياض المَطَالب وأجني ثمر المواهب وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد شمس آفاق أهل مودتك ومجلى عرائس مشاهد أَحَديتك ومشهد أنوار أسرار تجلياتك ومظهر اعتزاز عِز عِزتك.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرمائے۔ وہ درود جس کے ذریعے میں اپنی تمام مطلوبات اور فضل و انعام کے ثمرات حاصل کر لوں۔)

(الشیخ محمد الشناوي)

٤٨) اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد، من به أَقَلت العثرات، ولأجله غفرت الزَّلات، وبفضله غمرت الأرضين والسموات، وبذكره عمّرت شرائف المقامات.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد عبدك ونبيك ورسولك، وحبيبك وخليلك، وصفيك ونجيك ومُجتباك ومُرتضاك، والقائم بأعباء دعوتك، والناطق بلسان حجتك، والهادي بك إليك، والداعي باذنك لما لديك.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود، سلام اور برکت نازل فرمائے، جن کی خاطر گناہوں کو معاف کر دیا، جن کے فضل سے زمین و آسمان کو رحمت سے بھر دیا۔)

٤٩) اللهم صلِّ على سيد السادات ومُراد الإرادات محمد حبيبك المُكَرّم وعلى آله وصحبه وسلم.

(اے اللہ! سرداروں کے سردار اور تمام ارادوں کے مرجع حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجئے، جو تیرے محبوب اور مکرم ہیں، اور ان کی آل و اصحاب پر بھی درود و سلام بھیجئے۔)

(سيدي أبي الطاهر ابن سيدي علي وفا)

٥٠) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد صلاة الأزل والأبد بما لا يُحصى ولا تُحيط به دائرة، ورضي الله عن أصحابه أهل الكمال والتكميل الذين هدى الله بهم كل حائر وحائرة.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود بھیجئے جسے کوئی شمار نہ کر سکے اور کوئی حد اس پر محیط نہ ہو۔ اور ان کے صحابہ پر رضوان نازل فرمائے، جو کمال و تکمیل کے حامل تھے، اور جن کے ذریعے اللہ نے ہر مرد و عورت کو ہدایت دی۔)

(سيدي أبو المواهب الشاذلي)

٥١) يا حيّ يا قيوم يا ذا الجلال والإكرام صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد وأحيِ قلبي وأمت نفسي حتى أحيا بك حياة طيبة في الدنيا والآخرة إنك على كل شيء قدير.

(اے حی، قیوم اور ذا الجلال والاکرام! حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر درود بھیجئے، اور میرے دل کو زندہ کرئے اور میری نفس کو فنا کر دے، تاکہ میں تیری رضا سے دنیا اور آخرت میں پاکیزہ زندگی گزاروں۔ بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔)

(عبد الله بن أسعد اليافعي)

٥٢) اللهم صلِّ على سيدنا محمد نبيك وإبراهيم خليلك وعلى جميع أنبيائك وأصفيائك من أهل أرضك وسمائك عدد خلقك ورضا نفسك وزِنة عرشك ومِداد كلماتك ومُنتهى علمك وزِنَة جميع مخلوقاتك صلاة مُكررة أبدًا عدد ما أحصى علمك ومِلء ما أحصى علمك وأضعاف ما أحصى علمك صلاة تزيد وتفوق وتفضُل صلاة المصلين من الخلق أجمعين كفضلك على جيمع خلقك.

(اے اللہ! ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ، تیرے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تیرے تمام انبیاء پر ایسے درود بھیجئے جو تیری تمام مخلوق کی گنتی، تیری رضا، تیرے عرش کے وزن، تیرے کلمات کے مداد، تیرے علم کی انتہا اور تمام مخلوقات کے وزن کے برابر ہو۔)

٥٣) اللهم صلِّ على سيدنا ونبينا ومولانا محمد سيد الأولين والآخرين، قائد الغُر المُحجلين، السيد الكامل الفاتح الخاتم الحبيب الشفيع الرؤوف الرحيم الصادق الأمين السابق للخلق نورُه ورحمةٌ

للعالمين ظهورُه، عدد من مضى من خلقك ومن بقى ومن سعد منهم ومن شقى، صلاة تستغرق العد وتُحيط بالحد، صلاة لا غاية لها ولا مُنتهى ولا انقضاء، صلاة دائمة بدوامك باقية ببقائك وعلى آله وصحبه وأزواجه وذُرياته وأصهاره وأنصاره وسلّم تسليما مثل ذلك وأجر يا مولانا خفي لُطفك في أمورنا كلها وأمور المسلمين.

(اے اللہ! ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر درود، سلام اور برکت نازل فرمائے، جو اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ جو کامل ترین سید، فاتح اور خاتم، محبوب، شفیع، رؤوف و رحیم، صادق اور امین، جن کا نور مخلوقات سے پہلے تھا اور ان کا ظہور تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ اے اللہ! ان پر اتنی درود نازل فرمائے جتنی تیرے مخلوق میں سے گزر چکی اور باقی رہ گئی، جتنے خوش نصیب اور بد نصیب ہوئے۔ وہ درود جو تمام تعداد کو شامل کرے اور حدود کو محیط ہو، ایسا درود جس کی نہ کوئی حد ہو۔ اے اللہ! ہماری تمام امور میں اور تمام مسلمانوں کے امور میں اپنی پوشیدہ لطف و عنایت شامل فرمائے۔)

(الشیخ محمد السنوسي)

٥٤) اللهم صلِ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه عدد أمواج البحر الدفيق.

وصلِ وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه عدد الرمل الدقيق،

وصلِ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه عدد حسنات سيدنا أبي بكر الصديق،

وصلِ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه عدد حسنات سيدنا عمر بن الخطاب سيد أهل التوفيق،

وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه عدد حسنات سيدنا عثمان بن عفان سيد أهل التحقيق،

وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه عدد حسنات سيدنا علي بن أبي طالب سيد أهل التدقيق،

وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد آله وصحبه عدد حسنات آل البيت وعدد حسنات بقية الصحابة أجمعين وتابعيهم وتابعي تابعيهم باحسان إلى أقوم الطريق،

وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه عدد ملء السموات السبع والأرضين السبع حتى تضيق...

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل اور اصحاب پر اتنے درود، سلام اور برکتیں نازل فرمائے:

- *جتنی سمندر کی لہریں ہیں،*
- *جتنی ریت کے ذرے ہیں،*
- *جتنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیاں ہیں،*
- *جتنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نیکیاں ہیں،*
- *جتنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی نیکیاں ہیں،*
- *جتنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نیکیاں ہیں،*

- اور جتنی آل بیت اور دیگر تمام صحابہ و تابعین کی نیکیاں ہیں۔

ان پر اتنی درود و سلام ہو جتنی سات آسمانوں اور سات زمینوں میں گنجائش ہے۔)

(شیخ احمد الدیربی)

٥٥) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم عدد ما أحاط به علمُك وجرى به قلَمُك ونَفَذ به حُكمُك في خلقك وأجْرِ لطفك في أمورنا والمسلمين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ، ان کے آل اور اصحاب پر درود و سلام نازل فرمائے، جتنی تیرے علم نے احاطہ کیا ہے، جتنی تیرے قلم نے لکھا ہے اور جتنی تیرے حکم نے تیرے مخلوقات پر نافذ کیا ہے۔ اے اللہ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی امور میں اپنی لطف و عنایت شامل فرمائے۔)

٥٦) اللهم صلّ على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه صلاة تتفاضل على كل صلاة صلّاها المصلون من أول الدهر إلى آخره كفضل الله على خلقه ومِلء الميزان ومنتهى العلم.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ، ان کے آل اور اصحاب پر ایسا درود و سلام نازل فرمائے، جو ہر درودوں سے بہتر ہو)

٥٧) صلِّ الله على الأول في الإيجاد والجود والوجود، الفاتح لكل شاهد حضرتي الشاهد والمشهود، السر الباطن والنور الظاهر الذي هو عين المقصود،

حائز قصب السبق في عالم الخلق، المخصوص بالأولية الروح الأقدس العَليّ والنور الأكمل البَهيّ، القائم بكمال العبودية في حضرة المعبود،

الذي أُفيض على روحه من حضرة روحانيته واتصلت بمشكاة قلبي أشعة نُورانيته، فهو الرسول الأعظم والنبي الأكرم والولي المُقَرب المسعود،

وعلى آله وأصحابه خزائن أسراره ومعارف أنواره ومطالع أقماره، كنوز الحقائق وهُداة الخلائق، نجوم الهدى لمن اهتدى، وسلم تسليمًا كثيرًا،

وسبحان الله وما أنا من المشركين وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة إلا بالله العليّ العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين، سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

(اللہ کی رحمتیں اور سلام ہوں: اس ذات پر جو وجود، جود اور عطا میں سب سے اول ہیں، ہر وہ چیز جس نے حضوری کا مشاہدہ کیا، ان کے ذریعے کھلی، اور وہ خفیہ راز اور ظاہر نور جو حقیقت کا اصل مقصود ہے۔ یہی وہ ذات ہے جو عالم خلق میں سبقت کا تاج پہنائے گئے، یہ رسولِ اعظم، نبی اکرم، اور اللہ کے مقرب ولی ہیں۔ ان کے آل اور اصحاب، جو ان کے رازوں کے خزانے، ان کے انوار کے مظاہر، اور ان کے چاندوں کی جلوہ گاہیں ہیں، وہ حقیقتوں کے خزانے اور مخلوقات کے ہادی ہیں، وہ ستارے ہیں جو ہدایت یافتہ کو راستہ دکھاتے ہیں۔ اے اللہ! ان پر کثرت سے سلام بھیجئے، اور سبحان اللہ میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں۔ ہمارے لیے اللہ کافی ہے۔)

(سيدي محي الدين ابن العربي)

٥٨) اللهم بك توسلت وإليك توجهت ومنك سألت وفيك لا في أحد سواك رغبت،

لا أسأل سواك ولا أطلب منك إلا إياك،

اللهم وأتوسل إليك في قبول ذلك بالوسيلة العظمى والفضيلة الكبرى والحبيب الأدنى والولي المَولى والصفي المصطفى والنبي المُجتبى محمد ﷺ، وبه أسألك أن تُصلي عليه صلاة أبدية سرمدية أزلية إلهية قيومية دائمة ديمومِية ربانية بحيث تشهدني في ذلك كله عين الأغيار كما تستهلكني في معرفة ذلك فأنت ولي ذلك ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم.

(اے اللہ! میں نے تیری طرف توجہ کی، تجھ سے سوال کیا اور تجھ ہی کی طرف رغبت کی۔ میں نہ کسی اور سے سوال کرتا ہوں اور نہ تجھ سے کسی اور کی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے وسیلے حضرت محمد ﷺ سے دعا کرتا ہوں، اور ان کے ذریعے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر ایسا درود نازل فرمائے، جو ابدی، دائمی، ازلی اور ربانی ہو۔)

(سيدي محي الدين ابن العربي)

٥٩) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد عرش استواء تجلياتك وكُنه هوية تَنَزُّلاتك،

النور الأزهر والسر الأبهر والفرد الجامع والوتر الواسع، صلاة أشهد بها عجائب الملكوت وأستجلى بها عرائس الجَبَروت وأستمطر بها غُيوث الرَّحموت يا الله...

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر درود بھیجئے، جو وہ نور، وہ باطن کا راز اور وہ جامع فرد، وسیع وتر ہیں۔ یہ درود میں سلطنتِ ملکوت کے عجائب کا مشاہدہ کرتا ہوں، اور میں جبَروت کی انوار سے آراستہ قلوب کو سیکھتا ہوں، اور تیرے رحمت کے بارشوں کو برساتا ہوں، اے اللہ، ان پر درود و سلام بھیجئے۔)

(سید محي الدین ابن العربي)

٦٠) اللهم صلِ على سيدنا محمد سيد الأولين وسيد الآخرين، وسيد العُبّاد وسيد الزاهدين، وسيد الراكعين والساجدين، وسيد الطائفين والعاكفين، وسيد القائمين والصائمين، وسيد الطالبين والواصلين، وسيد الأبرار والمتقين، وسيد الأنبياء المرسلين، وسيد الملائكة المقرّبين، وسيد خلق الله أجمعين، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وأزواجه وأشياعه وأنصاره وآل بيته ما اتصلت عين بيقين وأُذن بحنين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو تمام لوگوں کے سردار ہیں اور تمام مخلوق کے سردار ہیں، ان پر اور ان کے آل، اصحاب، ازواج، انصار اور آلِ بیت پر درود ہو۔)

٦١) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ملء الميزان ومنتهى العلم ومبلغ الرضا وعدد النِعم وزنة العرش.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر درود بھیجئے، جتنا ترازو بھر جائے، جتنا علم کی انتہا ہو، جتنی رضا کی تکمیل ہو، جتنی نعمتوں کی تعداد ہو۔)

٦٢) اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة طيبة مباركة تُسكِن بها قلبي من همّ طلب الرزق وخوف الخلق، صلى الله عليك يا روح جسد الكونين عدد ما كان وعدد ما يكون والسلام عليك يا نور حياة الدارين عدد ما كان وعدد ما يكون

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر درود بھیجئے، جتنا ترازو بھر جائے، جتنا علم کی انتہا ہو، جتنی رضا کی تکمیل ہو، جتنی نعمتوں کی تعداد ہو۔)

٦٣) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد عدد القرآن حرفًا حرفًا، وصل وسلم وبارك على سيدنا محمد عدد كل حرف ألفًا ألفًا، وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد عدد كل ألف ضعفًا ضعفًا.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جتنا قرآن کے ہر حرف کے برابر، جس طرح ہزاروں کی تعداد کا درود بڑھ جائے۔)

٦٤) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد مِلء السموات السبع، اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد ملء الأرضين السبع، اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد ملء ما بينهما، اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد عدد ما أحصى كتابك، اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد عبدك ورسولك النبي الأُمي وعلى آله وصحبه كلما ذكرك الذاكرون وغفل عن ذكرك الغافلون من أول الدنيا إلى يوم الدين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی بھرائی کے مطابق درود بھیجئے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج، جتنا تیرے کتاب میں شمار کیا گیا۔ اے اللہ! تیرے بندے اور رسول محمد ﷺ پر درود بھیجئے، ہر وقت جب ذکر کرنے والے تیرے ذکر کریں، اور غافل رہنے والے تیرے ذکر سے غافل ہوں۔)

٦٥) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه عدد الثرى والبرى والورى وعدد ما كان وما يكون وما هو كائن في علم الله إلى يوم القيامة، اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه عدد الرمال ذرة ذرة، اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه عدد كل ذرة ألف مرة.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جتنا مٹی کی ذرات کے برابر اور اسے ہزار گنا ضرب دیں۔)

٦٦) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد النور الكامل وعلى سيدنا جبريل المُطَوّق بالنور رسول رب العالمين يا قريب يا مجيب يا سميع الدعاء يا لطيفًا بما شاء، نوّر الله قلوبنا وقبورنا وأبصارنا وبصائرنا برحمة منك يا أرحم الراحمين وبفضل الصلاة على سيد العالمين حبيبك سيدنا محمد.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو نور کامل ہیں۔ اور حضرت جبریل علیہ السلام پر درود بھیجئے، جو رب العالمین کے وحی ہیں۔ اے قریب، مجیب، سمیع الدعاء، اور لطیف ہمارے دلوں، قبروں، آنکھوں اور بصیرتوں کو اپنی رحمت سے روشن فرمائے۔)

٦٧) اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة لاحقة بنورِه، اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة مقرونة بذكره ومَذكُورِه، اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاةً شارحة لصدره مُوجبة لسرورِه، وصل على جميع اخوانه من الأنبياء والأولياء صلاة بعدد النور وظُهورِه.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو ان کے نور سے جڑا ہوا ہو، اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو ان کے ذکر اور یاد کے ساتھ مربوط ہو۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو ان کے سینے کی تسکین کے لئے اور ان کے خوشی کا سبب بنے، اور تمام انبیاء اور اولیاء پر درود بھیجئے۔)

٦٨) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاة تعصمنا بها من الأهوال والآفات وتُطهرنا بها من جميع السيئات وترفع بها الدرجات في الحياة وبعد الممات.

(اے اللہ، حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر درود بھیجئے، وہ درود جو ہمیں آفات اور بلاؤں سے بچائے، ہمیں تمام برائیوں سے پاک کرے، اور زندگی اور موت کے بعد ہمارے درجات بلند کرے۔)

٦٩) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد بعدد كل داءٍ ودواء وبارك وسلّم عليه وعليهم كثيرًا

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر ہر بیماری اور دوا کی تعداد میں درود بھیجئے۔)

(سيدي الشيخ خالد النقشبندي)

٧٠) اللهم صلِّ على سيدنا محمد عبدك ونبيك ورسولك النبي الأمي وعلى آله وصحبه وسلم تسليمًا كثيرًا بقدر عظمة ذاتك في كل وقت وحين.

(اے اللہ! تیرے بندے، نبی اور رسول محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر تیرے عظمت کی مقدار کے مطابق درود بھیجئے۔)

٧١) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله صلاة تزِن الأرضين والسموات عدد ما في علمك وعدد جواهر أفراد كرة العالم وأضعاف ذلك إنك حميد مجيد.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور ان کے آل پر درود بھیجئے، جو زمینوں اور آسمانوں کی مقدار سے بھی زیادہ ہو، جتنی تعداد تیرے علم میں ہو۔)

٧٢) اللهم صل على أشرف موجود وأفضل مولود وأكرم مخصوص ومحمود، سيد سادات بَرياتك ومن له التفضيل على جُملة مخلوقاتك، صلاة تُناسب مقامه العالي ومقداره تعُم أهله وأزواجه وأولياءه وأنصاره، اللهم صلِّ عليه وعلى جملة رسلك وأنبيائك وزمر ملائكتك وأصفيائك صلاة تعُم بركتها المطيعين من أهل أرضك وسمائك.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو سب سے افضل موجودات ہیں، جو سب سے بہترین پیدا ہوئے اور سب سے زیادہ عزت دیے گئے، جو تیرے تمام مخلوقات میں سب سے افضل ہیں، وہ درود جو ان کے بلند مقام اور عظمت کے مطابق ہو۔ اے اللہ! ان پر اور تیرے تمام پیغمبروں، رسولوں، اور فرشتوں پر درود بھیجئے، جو ان کی برکتوں کا حصہ پائیں گے۔)

٧٣) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله كما لا نهاية لكمالك وعدَّ كماله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور ان کے آل پر درود بھیجئے، جو تیرے کمال کی کوئی حد نہیں ہے، اور جس کا کمال بے شمار ہو۔)

٧٤) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله صلاة أهل السموات والأرضين عليه وأجْرِ يا مولانا لُطفك الخفي في أمري وأرني سِر جميل صُنعك فيما آمُله منك يا رب العالمين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر درود بھیجئے، جو آسمانوں اور زمینوں کے اہلِ درود کی طرح ہو، اور میرے کام میں اپنے لطیف کرم کا مظاہرہ کر، اور جو کچھ میں تجھ سے امید کرتا ہوں، اس میں اپنی حکمت اور حسن کو ظاہر کرے، اے رب العالمین۔)

٧٥) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد ما اتصلت العيون بالنظر وتَزَخْرَفت الأرضون بالمَطر وحجّ حاج واعتمر ولبّى وسعى ونَحَر وطاف بالبيت العتيق وقبّل الحجر.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور ان کے آل پر درود بھیجئے، جب حاجی حج کریں، اور عمرہ کریں، اور لبیک کہیں، اور سعی کریں، اور قربانی کریں، اور بیت اللہ کا طواف کریں، اور حجر اسود کو چومیں۔)

٧٦) اللهم صلِ على سيدنا محمد الفاتح الطيب الطاهر رحمة الله للعالمين وعلى آله الطيبين الطاهرين وسلم تسليمًا.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو فاتح، طیب، اور طاہر ہیں، جو دنیا کے لیے رحمت ہیں، اور ان کے آل پر درود بھیجئے، جو طیب اور طاہر ہیں، اور ان پر ہمیشہ درود اور سلام بھیجئے۔)

٧٧) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد الذي تشرفت به جميع الأكوان، وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد الذي أظهرت به معالم العرفان، وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد الذي أوضح دقائق القرآن، وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد عين الأعيان، والسبب في وجود كل إنسان، وصلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد الذي شيّد أركان الشريعة للعالمين وأوضح أفعال الطريقة للسائلين وركز في علوم الحقيقة للعارفين، فصلِّ وسلم اللهم عليه صلاة تليق بجنابه الشريف ومقامه المنيف وسلم تسليمًا دائمًا يا أرحم الراحمين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جن کی وجہ سے تمام کائنات نے عزت پائی، جن کی وجہ سے معرفت کی علامات ظاہر ہوئیں، جنہوں نے عارفین کے لیے حقیقت کے علوم کو گہرا کیا، اے اللہ! ان پر وہ درود بھیجئے جو ان کے بلند مقام کے شایان شان ہو، اور ہمیشہ کے لیے ان پر سلام بھیجئے، اے ارحم الراحمین۔)

(سيدي مصطفى البكري)

٧٨) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد الذي زَيّن مقاصد القلوب وأظهر سرائر الغيوب، باب كل طالب ودليل كل محجوب، فصلِّ وسلم وبارك اللهم عليه ما طلعت شمس الأكوان على الوجود، وصلِّ وسلم وبارك على من أفاض علينا بأمداد سحائب الجود يا أرحم الراحمين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو دلوں کے مقاصد کو زینت دیتے ہیں، اور غیب کے رازوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ اے اللہ! ان پر وہ درود بھیجئے جو کائنات کی پہلی اور آخری روشنی کے برابر ہو، جو ہم پر اپنی سخاوت کی بارشوں سے فیضیاب کر دے۔ اے ارحم الراحمین۔)

(سيدي مصطفى البكري)

٧٩) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد من افتتحت به وجود الخلائق طُرًا، وختمت به عقد النبوة الغَرا، وجعلته أعلى النبيين فضلًا وأجرا،وخلقت جميع الأنوار من نوره فزادت رُتبته بذلك قدرا، صلاة وسلاما دائمين لائقين بتلك الحضرة العَلية، عدد أفراد أنواع البرية، ما ظهر في الوجود منها وما بطن، وما تحرك وما سكن، وعدد ما لك في خلقك من افضال ومِنن، وعدد كل ما وقع وسيقع في الملك والملكوت إن أُريدت احاطته لا يُحصى، أو جَمْعُ أنواع جُمله وأفراده بعدٍّ لا يُستقصى، اللهم اشرح بها صدورنا، ويسر بها أمورنا، وأخرجنا بها من كل ضيقٍ وعُسرٍ، إلى كل فرج ويُسر، وقرّبنا بها قُربَة نصير بها لديك من أعلى المُقربين، واكتبنا عندك من المحبوبين، وابعدنا من ديوان الأعداء المطردوين، وبارك اللهم عليه وعلى آله وصحبه أجمعين والحمد لله رب العالمين.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جن کی نور سے تمام انوارپیدا ہوئے، اور ان کی عظمت کو مزید بڑھا دیا گیا۔ اے اللہ! ان پر وہ درود بھیجئے جو ان کی عظمت کے مطابق ہو، جو تمام مخلوقات کی انواع کی تعداد کے برابر ہو، جو ظاہر و باطن کی تمام حقیقتوں کے مطابق ہو، جو تیری بے شمار نعمتوں کی تعداد کے مطابق ہو۔ اے اللہ! اس درود سے ہمارے دلوں کو کھول دے، ہمارے امور کو آسان کر دے، اور ہر تنگی اور مشکل سے ہمیں نجات دے، اور ہم کو اپنی قربت میں اعلیٰ مقام عطا کر، اور ہمیں اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل کر، ہمیں دشمنوں سے دور کر، اور ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر بے شمار درود بھیجئے۔)

(سيدي مصطفى البكري)

٨٠) اللهم صلِّ وسلم وبارك على نبيك وحبيبك سيدنا محمد وعلى اخوانه وآله صلاة وسلامًا نقرع بهما أبواب جنانك ونستجلب بهما أسباب رضوانك ونؤدي بهما بعض حقه علينا بفضلك وإحسانك آمين.

(اے اللہ! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، اور ان کے بھائیوں اور آل پر درود بھیجئے، یہ درود ہمیں جنت کے دروازوں تک پہنچا دے، اور تیرے رضا کے اسباب کو ہمارے لیے جلب کرے، اور ہم اس کے ذریعے ان کے حقوق میں سے کچھ ادا کر سکیں، آمین۔)

٨١) اللهم صلِّ على سيدنا محمد بكل صلاة تحب أن يُصلى بها عليه في كل وقت يُحب أن يُصَلى بها عليه، اللهم سلم على سيدنا محمد بكل سلام تُحب أن يُسَلم به عليه في كل وقت يُحب أن يُسَلّم به عليه، صلاة وسلامً دائمين بدوامك عدد ما علمت وزِنة ما علمت وملء ما علمت ومداد كلماتك واضعاف اضعاف ذلك، اللهم لك الحمد ولك الشكر كذلك على ذلك وعلى آله وصحبه واخوانه.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ہر وہ درود بھیجئے جو تُو پسند کرے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ہر وہ سلام بھیجئے جو تُو پسند کرے۔ اے اللہ! وہ درود و سلام ہمیشہ کے لیے ہو، تیرے علم کی مقدار، تیرے علم کی وزن، تیرے علم کے بھرنے کے برابر۔ اے اللہ! تیری حمد اور شکر ہے۔)

(سيدي مرتضى الزبيدي)

٨٢) اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة تكون لنا إلى الله بابًا مشهودًا وعن أعدائه حجابًا مسدودًا وعلى آله وصحبه وسلم.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر وہ درود بھیجئے جو ہمیں اللہ تک پہنچنے کا دروازہ بنے، اور ان کے دشمنوں سے بچاؤ کے لیے پردہ بنے، اور ان کے آل و اصحاب پر بھی درود بھیجئے۔)

(تقي الدين الحنبلي)

٨٣) اللهم صلِّ على سيدنا محمد النبي عدد من صلى عليه من خلقك وصلِّ على سيدنا محمد كما ينبغي لنا أن نُصلي عليه وصلِّ على سيدنا محمد النبي كما أمرتنا أن نُصلي عليه.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر وہ درود بھیجئے، جو تیری مخلوق میں سے ہر شخص نے درود بھیجا، اور ایسے درود بھیجئے جس طرح ہمیں تجھے درود بھیجنا چاہیے، اور ایسے درود بھیجئے جیسے تُو نے ہمیں حکم دیا ہے۔)

(سيدي أبي العباس التجاني)

٨٤) اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله صلاة تعدل جميع صلوات أهل محبتك، وسلم على سيدنا محمد وعلى آله سلامًا يعدل سلامهم.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر وہ درود بھیجئے، جو تیرے تمام محبوب بندوں کے درود کے برابر ہو، اور ان کے آل واصحاب پر وہ سلام بھیجئے۔)

٨٥) اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة تَهَبُ لنا بها أكمل المُراد وفوق المُراد، في دار الدنيا ودار المَعاد، وعلى آله وصحبه وبارك وسلم عدد ما علمت وزِنة ما علمت ومِلء ما علمت.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر وہ درود بھیجئے، جو ہمیں دنیا وآخرت میں ہماری تمام مرادیں عطا کرے، اور ان کے آل و اصحاب پر بھی درود بھیجئے، جو تیرے علم کی مقدار، تیرے علم کے وزن اور تیرے علم کے بھرنے کے برابر ہے۔)

(سيدي عبد الله بن عمر باعلوي)

٨٦) اللهم صلِّ على سيدنا محمد الحبيب المحبوب شافي العلل ومُفرِج الكروب، وعلى آله وصحبه وسلم.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو محبوب اور پسندیدہ ہیں، ایسے درود جسے بیماریوں کو شفا دیتے ہیں اور پریشانیوں کو دور کرتے ہیں، اور ان کے آل و اصحاب پر بھی درود بھیجئے۔)

٨٧) اللهم صلِّ على سيدنا محمد النبي الأمي الطاهر الزكي صلاة تحُل بها العُقد وتفُك بها الكُرب.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر وہ درود بھیجئے، جو ہر گرہوں کھولے اور ہر پریشانی کو دور کرے، اور ان کے آل واصحاب پر بھی درود بھیجئے۔)

٨٨) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله بقدر لا إله إلا الله، وأغننا واحفظنا ووفقنا لما ترضاه، واصرف عنا السوء وارض عن الحَسنين ريحانتي خير الأنام، وعن سائر آله وأصحابه الكرام، وأدخلنا الجنة دار السلام، يا حي يا قيوم يا الله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر درود بھیجئے، تیرے کلمہ "لا إله إلا الله" کی مقدار میں، ہمیں غنی کرے، ہمیں محفوظ رکھ دے، اور ہمیں اپنی رضا کی طرف کامیاب کرے، ہر برائی کو دور کرے، اور حسنین

(حضرت الحسن اور الحسین رضی اللہ عنہما) کی خوشنودی سے راضی ہو جائے، جو کہ بہترین انسان ہیں، اور ان کے آل و اصحاب کرام سے بھی راضی ہو جائے، ہمیں جنت، دار السلام میں داخل کرے۔ اے حی، اے قیوم، اے اللہ۔)

٨٩) اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بحبيبك المصطفى عندك، يا حبيبنا يا محمد إنا نتوسل بك إلى ربك فاشفع لنا عند المولى العظيم يا نِعم الرسول الطاهر، اللهم شفّعه فينا بجاهه عندك، اللهم واجعلنا من خير المُصلين والمُسَلمين عليه ومن خير المُقَرَبين منه والواردين عليه، ومن أخيار المُحبين فيه والمحبوبين لديه، وفَرِّحنا به في يوم القيامة واجعله لنا دليلًا إلى جنة النعيم بلا مَؤنة ولا مشقة ولا مناقشة حساب واجعله مُقبلًا علينا ولا تجعله غاضبًا علينا واغفر لنا ولجميع المسلمين الأحياء منهم والميتين وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

(اے اللہ! میں تیرے محبوب محمد ﷺ ذریعے تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ اے ہمارے محبوب محمد ﷺ، ہم تیرے ذریعے اپنے رب سے دعا کرتے ہیں، کہ ہم پر شفاعت فرمائے، اے عظیم رسول۔ اے اللہ! ہمیں ان کے وسیلے سے شفاعت عطا فرمائے، اور ہمیں بہترین درود اور سلام میں شامل کرے، جو تیرے قریب ہیں اور تیرے سامنے حاضر ہوتے ہیں، جو تیرے محبوبین ہیں۔ ہمیں جنت میں لے جائے، بغیر کسی مشقت اور حساب کتاب کے۔ ہمیں تیرے غصے سے محفوظ رکھے، اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو معاف فرمائے۔)

٩٠) اللهم إني أسألك بنور وجهك العظيم، الذي ملأ أركان عرش الله العظيم، وقامت به عوالم الله العظيم، أن تصلي على سيدنا محمد ذي القدر العظيم، وعلى آل نبي الله العظيم، بقدر عظمة ذات الله العظيم، في كل لمحة ونفس عدد مافي علم الله العظيم، صلاة دائمة بدوام الله العظيم، تعظيمًا

لحقك يا مولانا يا محمد يا ذا الخلق العظيم، وسلم عليه وعلى آله مثل ذلك، واجمع بيني وبينه كما جمعت بين الروح والنفس ظاهرًا وباطنًا يقظة ومنامًا واجعله يا رب روحًا لذاتي من جميع الوجوه في الدنيا قبل الآخرة يا عظيم.

(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عظیم چہرے کے نور کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، وہ نور جو اللہ کے عظیم عرش کے ارکان کو بھر دیتا ہے، اور جس سے اللہ کی عظیم مخلوقات قائم ہیں۔ اے اللہ، عظیم اخلاق کے مالک حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے۔ اور مجھے آپ ﷺ اور ان کی آل کی جماعت میں دنیا و آخرت میں ہر وقت شامل فرمائے۔)

(سيدي أحمد بن إدريس المغربي)

٩١) عليك يا رسول الله من صلوات الله وتسليماته وتحياته وبركاته في كل لحظة ما يُماثل فضلك العظيم، ويُعادل قدرك الفخيم، و يجمع لك فضائل جميع أنواع الصلاة والتسليم.

(اے رسول اللہ ﷺ! اللہ کی بے شمار درودوں، سلاموں، تحیات وبرکات پر، جو تیری عظمت کے مطابق ہر لمحے تجھ پر بھیجی جاتی ہیں، اور جو تیری عظمت اور قدر کے برابر ہیں، جو تمام قسم کی درودوں اور سلاموں کی فضیلتوں کو جمع کرتی ہیں۔)

٩٢) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد الفاتح لما أُغلق والخاتم لما سبق والناصر الحق بالحق والهادي إلى صراطك المستقيم، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه حق قدره ومقداره العظيم.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود جو ان کی عظمت اور مرتبے کے مطابق بھیجئے، جو ہر بند دروازے کو کھولنے والے ہیں، جو خاتم الانبیاء ہیں، جو حق کو حق کے ساتھ مدد دینے والے ہیں، جو ہمیں تیرے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والے ہیں۔ اور ان کے آل و اصحاب پر درود بھیجئے۔)

٩٣) اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه وزوجاته، مُنتهى مرضاة الله تعالى ومرضاته...

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور ان کے آل و اصحاب اور بیویوں پر درود بھیجئے، جو اللہ کی رضا کی مکمل علامت ہے)

٩٤) اللهم صلِّ على سيدنا محمد عدد ما في علم الله صلاة دائمة بدوام مُلك الله، اللهم بسره لديك وبسيره إليك لا تجعلني مفتونًا بنفسي ولا محجوبًا بحسي واكشف لي عن كل سرٍ مكتوم يا حي يا قيوم، سبحان الملك الخلّاق إن يشأ يُذهبكم ويأت بخلق جديد وما ذلك على الله بعزيز.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، اتنی تعداد میں جتنی تیرے علم میں ہے، جیسے تیرے ملک کی سلطنت دائمی ہے۔ اے اللہ! تیرے راز کے مطابق، اور تیرے ہدایت کے مطابق، مجھے خود سے فریب نہ دے، اور نہ ہی میری حس سے پردہ ڈال، اور میرے لیے ہر چھپے ہوئے راز کو ظاہر کر دے۔ اگر اللہ چاہے تو تمہیں ختم کر دے اور نیا تخلیق کرے، اور یہ اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔)

٩٥) اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله

بقدر ما تعلمه من حبك له،

اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله

بقدر ما تعلمه من حبه لك،

اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله

بقدر ما تعلم من قدره لديك،

اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله

بقدر ما تعلم من قدرك لديه،

اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله

بقدر ما تعلم من أنوار جماله،

اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله

بقدر ما تعلم من أسرار جلاله،

اللهم صلِّ وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله

بقدر ما تعلم من تمام كماله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر درود بھیجئے، اتنی مقدار میں تُو جانتا ہے کہ آپ ﷺ سے تیری محبت، تجھ سے آپ ﷺ کا محبت، تیری عظمت، آپ ﷺ کی عظمت، آپ ﷺ کی خوبصورتی کی روشنی، آپ ﷺ کے جلال کی اسرار اور کمال کی تکمیل کتنی ہیں۔)

٩٦) اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة عبدٍ صلى عليه في بدايته وختمه، فرزقته السر والبركة في قراءته وفهمه. اللهم افتح علينا من غيب أسرارك المخزونة المكنونة ما تشرح به صدورنا،

حتى لا تتحرك ذرة في دار الملك والملكوت إلا أعطيتنا منها علمًا يا فتاح، يا فتاح، يا فتاح، يا فتاح.

اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله صلاة تفتح لنا بها كل باب وتيسر لنا بها جميع الأسباب وتلهمنا بها الحكمة والصواب إنك أنت الكريم الوهاب.

اللهم صلِّ على سيدنا محمد وعلى آله صلاة تفتح لنا بها أبواب اليُسر والتيسير وتغلق عنا أبواب الشر والتعسير إنك على كل شيء قدير.

اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة تُخرجنا بها من ظلمات الوهم، وتكرمنا بنور الفهم حتى توضح لنا ما أُشكل حتى يُفهم، فإنك تعلم ولا نعلم وأنت علام الغيوب. اللهم ثبّت جناني وأدر الحق على لساني وافتح علي فتح العارفين بك.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ایسے درود بھیجئے جیسے ایک عبد نے ان پر اپنی ابتداء اور اختتام میں درود بھیجا۔ اے اللہ! ہمیں اپنے چھپے ہوئے رازوں میں سے وہ علم عطا کر جس سے ہمارے سینے کھل جائیں، اے فتّاح، اے فتّاح، اے فتّاح، اے فتّاح۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر درود بھیجئے، ایسا درود جو ہمیں ہر دروازہ کھول دے، اور ہر سبب کو ہمارے لیے آسان کرے، اور ہمیں حکمت اور صحیح راستہ کی رہنمائی دے، یقیناً تو ہی بخشنے والا اور عطا کرنے والا ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر درود بھیجئے، ایسا درود جو ہمیں ہر آسانی کے دروازے کھول دے اور برائی اور تنگی کے دروازے بند کر دے، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر درود بھیجئے، ایسا درود جو ہمیں وہم کی تاریکیوں سے نکالے، اور ہمیں سمجھ کی روشنی سے سرفراز کرے۔ کیونکہ تو سمجھتا ہے، اور ہم نہیں سمجھتے، اور تو ہی تمام غیوب کا جاننے والا

ہے۔ اے اللہ! میرے دل کو ثابت قدم رکھئے، اور میری زبان پر حق جاری کرے، اور مجھے عارفین کے علم کا دروازہ کھولے۔)

(سيدي محمد المرون)

٩٧) اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة العبد الحائر المحتاج الذي ضج، من كل ضيق وحرج، والتجأ إلى باب الكريم ففتحت له ألف باب من الفرج،

اللهم صلِّ على سيدنا محمد الحبيب المحبوب شافي العلل ومُفرّج الكروب.

اللهم صلِّ على سيدنا محمد الحبيب المحبوب الكريم الشفيع، الرؤوف الرحيم، الذي أخبر عن ربه الكريم، بأن لله تعالى في كل نفس مائة ألف فرج قريب.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، ایسا درود جو ایک حاجت مند عبد کی دعا کی طرح ہو، جو ہر تنگی اور پریشانی میں پکار رہا ہو، اور جب وہ اللہ کے دروازے کی طرف رجوع کرتا ہے، تو اس کے لیے ہزاروں دروازے کھل جاتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو آپ ﷺ کی برکت اور مقام کے واسطے ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں شفا دیتا اور کرب دور کرتا ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، آپ ﷺ محبوب، معافی دینے والے، شفاعت کرنے والے اور مہربان ہیں۔)

(سيدي محمد المرون)

٩٨) اللهم صلِّ على سيدنا محمد القاضي لجميع الأغراض.

اللهم صلِّ على سيدنا محمد الشافي لجميع الأمراض

اللهم صلِّ على سيدنا محمد الدافع لجميع الأعراض وعلى آله وصحبه حق قدره ومقداره العظيم.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، ایسا درود جو ہر مقصد کو پورا کرنے والا، تمام بیماریوں کو شفا دینے والا، ہر پریشانی کو دور کرنے والا ہے۔ اور ان کے آل اور صحابہ پر درود بھیجئے، جو آپ ﷺ کی عظیم شان کے مطابق ہیں۔)

(سيدي محمد المرون)

٩٩) اللهم صلِّ على سيدنا محمد، البرزخ بين الأحدية والواحديّة، وبين البطون والظهور، سرُّ التجلي الأعظم، أحمد البداية والبِشارة، محمّد النهاية والهداية، محمود السيرة والسريرة، مصطفى العناية والرعاية، وعلى آله وسلّم، عدد كمالك وكما يليق لكماله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو واحدیت اور اَحَدِیَّت کے درمیان برزخ ہیں، جو ظہور اور باطن کے درمیان سرِ تجلی ہیں، جو ابتدا میں احمد اور بشارت دینے والے ہیں، جو انتہاء میں محمد اور ہدایت دینے والے ہیں، جو سیرت اور سرِیرت میں محمود ہیں ، جو عنایت اور رعایت میں مصطفیٰ ہیں۔ اور ان کے آل پر درود بھیجئے، آپ ﷺ کی تکمیل کے کمال کے مطابق اور جیسا کہ ان کے مقام کے شایان شان ہو۔)

(سيدي يسري جبر)

١٠٠) اللهم صلِّ على سيدنا محمد، مجلى الرُبُوبية بقول: "وما أرسلنَاك إلا رحمة للعالمين" ومُفتتح النُبُوة بقول: "وإنك لتُلقى القرآن من لدن حكيم عليم"، وتجلي الألوهية الأعظم بقول: "وإنك لتهدي إلى صراطٍ مستقيم"، صاحب الخلق العظيم، والنهج القويم، والصراط المستقيم،

الرؤوف الرحيم، وعلى آله وسلم بقدر ما وضعته فيه من أسرارك واجعله لنا منه أوفر نصيب من العناية والرعاية يا الله يا مُجيب.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو تیری ربوبیت کی ثبوت ہیں، جیسا کہ قرآن میں ذکر کیا: ﴿اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے﴾۔ اور آپ ﷺ کی نبوت کی ثبوت ہیں، جیسا کہ قرآن میں ذکر کیا: ﴿اور تم کو قرآن (خدائے) حکیم وعلیم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے﴾۔ اور تیری الوہیت کی ثبوت ہیں، جیسا کہ قرآن میں ذکر کیا: ﴿اور بے شک (اے محمد ﷺ) تم سیدھا رستہ دکھاتے ہو﴾۔ آپ ﷺ عظیم اخلاق کے مالک، سیدھے راستے کے رہنما، راہِ مستقیم کے داعی، نہایت مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔ اے اللہ، ہمیں آپ ﷺ کی عنایت اور نگہبانی میں بہترین حصہ عطا فرمائے، اے اللہ! اے مجیب!)

(سيدي يسري جبر)

١٠١) اللهم صلِّ على سيدنا أحمد الأولية والرسالة، وسيدنا محمد الآخِرية والنُّبوة والهداية، المُتَخلِّق بالعبودية، والقائم بحقوق الربوبية والألوهية على أكمل وجه، وعلى آله وصحبه وسلم كما هو أهله بما أنت أهله، وأنلنا منه وعلى يديه أوفر نصيب من القرب والتخصيص، يا كريم يا مجيب يا ودود يا الله يا الله يا الله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو اولیت اور رسالت کے حامل ہیں، اور حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو آخری نبوت اور ہدایت کے حامل ہیں، جو بندگی کی حالت میں ہیں، اور ربوبیت اور الوہیت کے تمام حقوق کو

مکمل طور پر ادا کرنے والے ہیں، اور ان کے آل و صحابہ پر درود بھیجئے، اور ہمیں ان کے ذریعے قربت اور خصوصی نظرِ کرم عطا فرمائے۔ اے کریم، اے مجیب، اے ودود، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ۔)

(سيدي يسري جبر)

١٠٢) اللهم صلِّ على سيدنا محمد صلاة تُنجينا بها من جميع الأهوال والآفات، وتقضي لنا بها جميع الحاجات، وتُطهرنا بها من جميع السيئات، وترفعنا بها عندك أعلى الدرجات، وتبلغا بها أقصى الغايات من جميع الخيرات، في الحياة وبعد الممات، وعلى آله وصحبه وسلم وبارك.

(اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، ایسا درود جو ہمیں تمام خوفناک آفات سے نجات دے، اور ہمارے تمام حاجات کو پورا کرے، اور ہمیں تمام برائیوں سے پاک کرے، اور ہمیں تیرے بلند ترین درجات پر فائز کرے، اور دنیا اور آخرت میں ہمیں تمام بھلائیوں تک پہنچائے، اور ان کے آل اور صحابہ پر درود بھیجئے۔)

١٠٣) اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد أفضل مخلوقاتك، صاحب العلامة والغمامة، الأبهى من الشمس والقمر، عبدك الذي جمعت به شتات النفوس، ونبيك الذي جليت به ظلام القلوب، وحبيبك الذي اخترته على كل حبيب.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد الذي جاء بالحق المبين، وأرسلته رحمة للعالمين، النبي المليح، صاحب المقام الأعلى واللسان الفصيح.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد الرسول الكريم، المُطاع الأمين، عين العناية، وزين القيامة وكنز الهداية، وطِراز الحُلة، وعروس المملكة، ولسان الحُجة، وشفيع الأمة، وإمام الحضرة، ونبي الرحمة. وعليه وعلى آله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو تیری سب سے عظیم مخلوق ہیں، جو سورج اور چاند سے زیادہ جمیل ہیں، وہ تیرا بندہ جس کے ذریعے تُو نے دلوں کی پریشانیوں کو دور کیا، اور وہ تیرا نبی ہیں جن کے ذریعے تُو نے دلوں کے اندھیروں کو روشن کیا، اور وہ تیرے محبوب ہیں جنہیں تُو نے ہر محبوب پر فوقیت دی۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو حقِ مبین کے ساتھ آئے، جنہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، جو سب سے خوبصورت نبی ہیں اور جن کی زبان فصیح ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو کریم رسول، ایماندار اور خصوصی عنایتوں کا مرکز ہیں، جو قیامت کے دن زینت بنیں گے، جو ہدایت کا خزانہ، حجت کی زبان، امت کے شفیع اور رحمت کے نبی ہیں، اور ان کے آل و صحابہ پر درود بھیجئے۔)

(سيدي الشوني)

١٠٤) اللهمَّ صلِّ على منْ منهُ انشقتِ الأسرارُ ، وانفلقتِ الأنوارُ ، وفيهِ ارتقتِ الحقائقُ ، وتنزلتْ علومُ آدمَ عليهِ السلامُ فأعجزَ الخلائقَ ، ولهُ تضاءلتِ الفهومُ فلمْ يدركهُ منا سابقٌ ولا لاحقٌ ، فرياضُ الملكوتِ بزهرِ جمالهِ مونقةٌ ، وحياضُ الجبروتِ بفيضِ أنوارهِ متدفقةٌ ولا شيءَ إلا وهو بهِ منوطٌ ، إذْ لولا الواسطةُ لذهبَ –كما قيلَ- الموسوطُ ، صلاةً تليقُ بكَ منكَ إليهِ كما هو أهلهُ. اللهمَّ إنهُ سِرُّكَ الجامعُ الدالُّ عليكَ ، وحجابكَ الأعظمُ القائمُ لكَ بينَ يديكَ. اللهمَّ ألحقني بنسبهِ وحققني بحسبهِ ، وعَرِّفْنِي إياهُ معرفةً أسلمُ بها منْ مواردِ الجهلِ ، وأكرعُ بها منْ مواردِ الفضلِ ، واحملني على سبيلهِ إلى حضرتِكَ حملاً محفوفاً بنصرتِكَ واقذفْ بي على الباطلِ فأدمغَهُ ، وزُجَّ بي في بحارِ الأحديةِ وانشلني منْ أوحالِ التوحيدِ ، وأغرقني في عينِ بحرِ الوحدةِ حتى لا أرى ولا أسمعَ ولا أجدَ ولا أحسَّ إلا بها. واجعلِ الحجابَ الأعظمَ حياةَ روحي ، وروحهُ سِرَّ حقيقتي وحقيقتهُ جامعَ عوالمي بتحقيقِ الحقِّ الأولِ (يا أولُ يا آخرُ يا ظاهرُ يا باطنُ) اسمعْ ندائي بما

سمعتَ بهِ نداءَ عبدكَ زكرياءُ عليهِ السلامُ (وانصرني بكَ لكَ وأيدني بكَ لكَ ، واجمعْ بيني وبينكَ وحُلْ بيني وبينَ غيركَ) (ثلاثاً) ، اللهُ ، اللهُ ، اللهُ "

(إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلى مَعَادٍ) (رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا) (ثلاثاً)

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

اے اللہ! اُس ذاتِ مقدس ﷺ پر درود بھیجئے، جن سے راز ظاہر ہوئے، نور کے چشمے پھوٹے، اور حقائق ان کی ذات سے بلندی کو پہنچے۔ وہی جن ﷺ پر حضرت آدم علیہ السلام کا علم نازل ہوا، جو تمام مخلوقات کو عاجز کر دینے والا ہے۔ اے اللہ! آپ ﷺ پر درود بھیجئے، ایسا درود جو تیری شان کے لائق۔ اے اللہ! مجھے آپ ﷺ کے نسب سے جوڑ دے، آپ ﷺ کے حسب میں میرا حصہ عطا فرمائے، اور مجھے آپ ﷺ کی معرفت عطا کرے۔

اے اللہ! مجھ سے ہر وہ چیز دور کر دے جو میرے ایمان کو متزلزل کرے اور مجھے تیرے سوا ہر چیز سے بے نیاز کر دے۔ اے اول! اے آخر! اے ظاہر! اے باطن! میرے دعا کو سنے، جیسے تو نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام کی دعا کو سنا تھا۔ "اے اللہ! اپنی مدد سے میری تائید فرمائے، اپنی رحمت عطا کرئے، اور مجھے اپنے قرب میں لے جائے" (تین بار) اللہ، اللہ، اللہ۔

﴿ (اے پیغمبر) جس (خدا) نے تم پر قرآن (کے احکام) کو فرض کیا ہے وہ تمہیں بازگشت کی جگہ لوٹا دے گا﴾۔

﴿اے ہمارے پروردگار ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے کام درستی (کے سامان) مہیا کر﴾ (تین بار)

﴿خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو﴾

١٠٥) اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد النور المدد السند، أتم أنوار الله، عبدك عبد الله عبد الصمد وعلى آله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جو نور اور مدد ہیں، جو اللہ کی تمام انوار کا مکمل مظہر ہیں، جو تیرے بندے، عبد اللہ اور عبد الصمد ہیں، اور ان کے آل پر درود بھیجئے۔)

خاص درودوں کی صیغے

صلاة المُراد (درود مراد) :

اللهم صل على سيدنا محمد صلاة تهب لنا بها أكمل المُراد، وفوق المُراد، في دار الدنيا ودار المعاد، وعلى آله وصحبه وبارك وسلم عدد ما علمت وزِنة ما علمت وملء ما علمت.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، ایسا درود جو ہمیں دنیا و آخرت میں تمام مراد، بلکہ اس سے بھی زیادہ دے۔ اور آپ ﷺ کے آل و اصحاب پر درود وسلام بھیجئے ۔)

صلاة الإنقاذ (درود نجات) :

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد صلاة تحل بها عُقدتي وتفرج بها كُربتي، وتنقذني بها من وحلتي، وتقيل بها عثرتي، وتقضي بها حاجتي.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، ایسا درود جس سے میری مشکلات حل ہوں، میرے غم دور ہوں، مجھے ہر پریشانی سے نجات ملے، اور میری حاجت پوری ہو۔)

الصلاة الطبية (شفائي درود) :

اللهم صل على سيدنا محمد طب القلوب ودوائها، وعافية الأبدان وشفائها، ونور الأبصار وضيائها، وقوت الأرواح وغذائها، وعلى آله وصحبه وسلم وبارك في كل لمحة ونفس عدد ما وسعه علم الله.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، ایسا درود دلوں کی دوا اور ان کی شفاء، جسموں کی صحت اور شفایابی، آنکھوں کا نور اور روشنی، روحوں کی طاقت اور غذا ہو، اورآپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجئے ۔)

صلاۃ المحبۃ (درود محبت) :

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد بقدر حبك فيه، وزدنا يا الله حبًّا فيه، وفرّج عنا يا ربنا بحبه ما نحن فيه.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد بقدر حبك فيه، وزدنا يا الله حبًا فيه، واكشف عنا يا ربنا بحبه ما نحن فيه.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد بقدر حبك فيه، وزدنا يا الله حبا فيه، وعافنا يا ربنا بحبه مما نحن فيه.

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جتنی آپ ﷺ سے تیری محبت ہے، اور ہمیں اس محبت میں اضافہ دے، اور اپنی محبت کے وسیلے سے ہمارے حالات بہتر کر دے۔

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جتنی آپ ﷺ سے تیری محبت ہے، اور ہمیں اس محبت میں اضافہ دے، اور ہماری پریشانیوں کو دور کر دے۔

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے، جتنی آپ ﷺ سے تیری محبت ہے، اور ہمیں اس محبت میں اضافہ دے،

اور ہماری بیماریوں سے شفاء دے۔

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وعلی آلہ

اختتام

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بات ختم کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے، کیونکہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ صرف چند سطور ہیں ان کتابوں کا جو آپ ﷺ کی زندگی، اخلاق، سیرت، احادیث، آداب، شمائل اور خصائص کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔

یہ چند سطور ہیں جو آپ ﷺ کی مدح اور تعریف میں لکھی گئی ہیں اور آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ بتاتی ہیں۔

جب تم ان سطور کو پڑھتے ہو، تو میری دعا ہے کہ اللہ تمہارے دل میں اپنے نبی ﷺ کی محبت کھول دے، اور تم اس محبت میں مزید تحقیق کریں، کیونکہ جو شخص محبت کرتا ہے، وہ ہمیشہ مزید تلاش کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت کی کوئی انتہا نہیں ہے، کیونکہ یہ تم کو اللہ کی محبت تک لے جاتی ہے۔ اور جب اللہ تم سے محبت کرتا ہے، تو اس کا رسول ﷺ بھی تم سے محبت کرتا ہے، اور جب رسول ﷺ تم سے محبت کرتے ہیں تو اللہ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔

یہ سطور صرف ایک قدم ہیں، میری دعا ہے کہ اللہ ہمیں مزید اپنی محبت اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کی معرفت دے۔

اے اللہ! ہمیں اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کی محبت کی نعمت سے محروم نہ فرمائے۔

اے اللہ! ہم پر آپ ﷺ کی محبت، رضا اور قربت کی انوار کے مدد کی بارش فرمائے، جو ہماری محبت کو آپ ﷺ کے لیے خالص کرے، آپ ﷺ کی پیروی میں اضافہ کرے، اور ہمیں صالحین، بخشے ہوئے لوگوں اور جنت نعیم میں تیرے نورانی چہرے کے دیکھنے والوں میں شامل فرمائے۔ اے رب العالمین!

اے، مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے ہمارے مقاصد تک ہمیں پہنچا دے اور ہمارے گزشتہ گناہوں کو معاف فرمائے، اے اللہ بے حد کرم والے ہے۔

اور اللہ سچ فرماتا ہے اور وہی سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

منصات

نور المحبين

Noor Al-mohebin

تطبيق

سيدنا الحبيب

Sayedna El-habeeb

Available on the App Store

GET IT ON Google Play

مسلمانوں کے لیے اللہ کی مراد کا رہنما

سمجھئے کہ محبت کا مقام سب سے اعلیٰ مقام اور حالت ہے، اور یہ تمام مقامات و حالات میں جاری و ساری ہے۔ جو بھی مقام یا حال اس سے پہلے ہوتا ہے، وہ محبت کی طرف لوٹتا ہے، اور جو مقام یا حال اس کے بعد آتا ہے، وہ محبت ہی سے استفادہ کرتا ہے۔ کیونکہ محبت ہی وجود کی اصل اور اس کا سردار ہے، اور یہی عالم کا آغاز اور اس کی مددگار ہے۔ یہ مقام حضرت محمد ﷺ کا ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب بنایا، جس طرح دوسروں کو اپنا خلیل بنایا۔ آپ ﷺ کی حقیقت سے تمام حقائق بلند و پست تفرق پا گئے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سب سے اعلیٰ مقام، یعنی محبت، تمام موجودات کی اصل، یعنی حضرت محمد ﷺ کو عطا فرمایا۔

محمد عبد الصمد کے بارے میں:

- قاہرہ یونیورسٹی کے ماس کمیونیکیشن کی فیکلٹی میں اشتہار اور عوامی تعلقات کا مضمون پڑھایا گیا۔

- وہ 2002 سے ٹیلی ویژن پروڈکشن کے شعبے میں کام کر رہے ہیں۔

- اس کے لکھے ہوئے کتابیں شائع ہو چکی ہیں: نور 2015، حبیبہ 2017 اور رؤی 2020۔